خادم نے رہ ہیں تھک کے کہا اب کریں گے کیا
شرما نے مسکرا کے کہا - ہاں - بڑھے چلو !

بڑھے چلو

ترجمۂ کتاب گیٹنگ اون مصنفۂ اوری سن سویٹ مارڈن

از

پنڈت بھگت رام شرما بی - اے
ڈپٹی ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم ریاست العالیہ پٹیالہ

لاہور
رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز
ایجوکیشنل پبلشرز

بار دوم
۱۹۳۱ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
١	دستور شکن	١
٢	موقع نہیں ملا	١٢
٣	تمہیں کس نے روکا ؟	٢٥
٤	تمہاری قسمت تمہارے ہاتھ میں ہے۔	٣٥
٥	شاد باش ۔ آباد باش	٤١
٦	ہر دلعزیزی کا گُر	٤٨
٧	قوت جسمانی اور کامرانی	٦٥
٨	در کارِ خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست	٨١
٩	پُل عبور پُل دور	٨٥
١٠	غیر متوقع باتوں سے ہی لیاقت کا موازنہ ہوتا ہے	٩٨
١١	اپنا کام ۔ اپنا نام	١١٥
١٢	شکست مہمیز فتح ہے	١٢٤
١٣	نرمی اور گرمی کا مقابلہ	١٢٩
١٤	با خلق ثابت قدمی کے معجزے	١٣٩
١٥	سریع الحسی کی زیادتی کامیابی میں سدّ راہ ہوتی ہے۔	١٤٣

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱۶	ہمت مردانہ کے سر سہرا بندھنا ہے	۱۵۱
۱۷	کام میں نظام	۱۶۴
۱۸	لاپروائی بپتا لائی	۱۷۶
۱۹	مشق فوقیت	۱۸۰
۲۰	اپنے کام میں نئی جان ڈال دو	۱۸۸
۲۱	تعطیل نفع کا سودا ہے	۱۹۴
۲۲	وقت کا خون کرنے والے	۲۰۸
۲۳	تنخواہ یا دلخواہ	۲۲۱
۲۴	قابلیت فروشی	۲۲۵
۲۵	روپیہ کما لینا ہی کامیابی نہیں	۲۳۴

باب اول

دستور شکن

زمانہ گر بدلتا ہے رواج اپنا بھی تم بدلو
یہی دستور ہے دنیا میں عمرانی ترقی کا

کوئی چالیس برس ہوئے ہیں۔ کہ ہارورڈ یونیورسٹی کی میڈیکل فیکلٹی کے ایک جلسہ میں ایک ممبر نے خشمگیں لہجہ میں کہا "میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیوں آج یہ تجویز کی جا رہی ہے۔ کہ میڈیکل سکول کے کاروبار کے طریقہ میں تبدیلی کی جاوے۔ جبکہ میڈیکل فیکلٹی اسّی سال سے اپنا انتظام اچھی طرح چلا رہی ہے۔" نوجوان مسٹر ایلیٹ نے جو اس جلسہ کے صدر تھے۔ انجمن کو مخاطب کر کے کہا "میں ڈاکٹر صاحب کے سوال کا جواب دے سکتا ہوں۔ اور جواب صرف اتنا ہے کہ پریذیڈنٹ نیا ہے"۔

نیا پریذیڈنٹ پینتیس ۳۵ سال کا نوجوان شخص تھا۔ اس میں دلیری۔ خود اعتمادی اور بیباکی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور وہ کسی بات کی وقعت صرف اس لئے نہیں کرتا تھا۔ کہ وہ بات پرانی ہے۔ یا قبل ازیں ہو چکی ہے۔ یونیورسٹی کے نظم و نسق کے متعلق اس کے خیالات بالکل نرالی قسم کے تھے۔ اور ان خیالات کو عمل میں لانے کی اگر اس میں قابلیت تھی تو دلیری بھی موجود تھی۔ اس نے مصمم ارادہ کر لیا تھا

کہ پُرانے دار العلوم میں جس کا وہ صدر بنایا گیا تھا۔ نئی جان ڈال دے اور نیا خون بھردے۔ اس بات کی اسے پرواہ نہیں تھی۔ کہ کیا کیا پُرانی رسوم اس کو توڑنی پڑینگی اور کس کس کے خیالات کی مخالفت کرنی پڑیگی +

نوجوان ایلیٹ نے معلوم کر لیا تھا۔ کہ ہارورڈ یونیورسٹی کے نظم و نسق۔ تعلیم و تہذیب میں بہت سی فروعات شامل ہوگئی تھیں۔ مگر وہ اس قدر قابل تھا۔ اور اس قدر دلیر تھا۔ کہ ان روایتی باتوں کو توڑ ڈالے۔ چنانچہ جس دار العلوم میں اس کے صدارت سنبھالنے کے وقت صرف چارسو طالبعلم تھے۔ وہی دار العلوم اس کی سرکردگی میں دنیا کی سب سے بڑی اور اعلےٰ درجہ کی ترقی کرنے والی یونیورسٹیوں میں سے ایک بن گیا اور جب یہ شخص صدارت سے علٰحدہ ہُوا۔ تو بیت العلوم میں چھ ہزار طالبعلم تھے اور استاد اور ادیب اتنے تھے۔ کہ شروع میں طالب علم بھی اتنے نہیں تھے۔ شاید ہی امریکہ کا کوئی شخص زمانہ حال میں اتنا بڑا آدمیوں کا بنانے والا۔ تعلیمی طریقوں میں انقلاب پیدا کرنے والا۔ اور تعلیمی رواجات اور زمانہ وسطیٰ کی مثالوں کو توڑنے والا ہُوا ہو + پُرانے رواجات۔ رسوم اور تمثیلوں نے کالجوں اور یونیورسٹیوں کو مفلوج بنا دیا تھا +

جو لوگ دنیا میں سرکردہ اور رہنما ہوتے ہیں وہ ضرور رواج شکن تھے۔ جو آدمی بزدل ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی قابل کیوں نہ ہو۔ لیڈر نہیں بن سکتا۔ ترقی کے دلدادہ لوگ ہمیشہ بے دھڑک اور نرالی طرز والے ہوتے ہیں۔ وہ پرانی باتوں کی صرف ان کے پُرانے ہونے کی وجہ سے قدر نہیں کرتے۔ جو سوال ان کے دل میں ہمیشہ جاگزین رہتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ آگے کی طرف بڑھیں۔ سابقہ باتوں میں کچھ ترقی دکھائیں۔ یہ نہیں کہ جو باتیں رائج ہیں۔ غلاموں کی طرح سے ان کی پیروی کرتے چلے جائیں۔ جن شخصوں نے تہذیب کے نئے رستے نکالے ہیں۔ وہ رواج

شکن ہوتے ہیں۔ صرف وہی آدمی ایسے کام کر سکتا ہے۔ جو اوروں نے نہ کئے ہوں اور صرف وہی آدمی اپنے زمانہ پر مہرِ سرکردگی لگا سکتا ہے۔ جو اپنے خیالات پر یقین رکھتا ہو۔ جو بغیر لوگوں کے سہارے کے اپنی رائے قائم کرکے اس پر عمل کر سکتا ہے۔ جو کسی معاملہ میں اکیلا ہونے سے نہیں ڈرتا۔ جو دلیری۔ ندرت اور ہر قسم کے ذرائع کو کام میں لانے کی طاقت رکھتا ہے۔ جو ایسی جگہ جانے کی دلیری رکھتا ہے جہاں اس سے پہلے کوئی نہیں گیا جو ایسے کام کر سکتا ہے۔ جو اس سے پہلے کسی نے نہ کئے ہوں +

جو کام چارلس ڈبلیو ایلیٹ نے تعلیمی دنیا کی خاطر کیا۔ ویسا ہی شاندار کام **مارشل فیلڈ۔ وینامیکر۔ جیمز جے ہل۔ کارنیگی** جیسے اشخاص نے تجارتی دنیا کے لئے کیا ہے +

مارشل فیلڈ نے ابتدائے زندگی میں ہی ٹھان لیا تھا۔ کہ گاہک جب اس کی دکان پر آویں تو ہر بات میں کچھ نہ کچھ نرالا پن ان کو دکھائی دے۔ کوئی ایسی بات ان کو ہر کام میں نظر آئے جو انہوں نے پہلے کبھی نہ دیکھی ہو۔ اس نے پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ کہ ہر کام میں اپنی شخصیت کی جھلک دکھا دیگا۔ اپنے ذاتی نرالے پن کو قائم رکھیگا۔ اور کسی دوسرے سوداگر کی خواہ وہ کتنا ہی کامیاب کیوں نہ ہو نقل نہ کریگا۔ اس نے اپنے کام کا پروگرام بنا لیا تھا۔ اور اپنی رائے پر اعتبار کرنے سے کبھی نہیں ڈرتا تھا۔ وہ ماں کے پیٹ سے ہی سرکردہ بن کر آیا تھا۔ اور سرکردگی کرنے سے اس کو ڈر معلوم نہیں ہوتا تھا۔ نہ ہی دوسرے سوداگروں سے نرالی راہ پر چلنے سے اس کو گھبراہٹ ہوتی تھی +

اے۔ ٹی سٹوارٹ۔ گو امریکہ کے سوداگروں میں سب سے بڑھا چڑھا تھا۔ مگر جان **وینامیکر** نے کبھی اس بات کا خیال نہ کیا۔ کہ وہ اس سوداگروں

کے بادشاہ کی تقلید کرے ؎

گزرگاہِ ترقی میں کسی کی پیروی کرنا
ہمیشہ پیچھے رکھنا ہے غلاموں کی طرح خود کو

ایک ہی زمانہ میں ان دونو شخصوں نے بڑی قابل قدر ترقی حاصل کی۔ مگر ان کے طرزِ عمل میں بڑا بھاری فرق تھا۔ جیسے کہ **وینا میکر** اور **مارشل فیلڈ** کے طرزِ عمل میں تھا۔

نرالا ہونے سے ڈرو نہیں۔ اپنے باپ۔ اپنے دادا یا اپنے پڑوسی کی نقل مت بنو۔ یہ سخت بے وقوفی ہے۔ بنفشہ کا پھول گلاب کا پھول نہیں بن سکتا۔ ہر شخص دنیا میں خاص کام کے لئے پیدا ہؤا ہے۔ اگر کسی اور شخص کی نقل کرنے کی وہ کوشش کریگا۔ تو ناکامیابی لازمی ہے۔ بڑے آدمی کبھی ایک دوسرے کی تقلید نہیں کرتے۔ نفوس علوی کسی خاص نمونہ یا مقررہ کام کے مطابق نہیں بنائے جاسکتے چمکارہائے نمایاں مضبوط طبیعت والا آدمی کرتا ہے۔ وہ اس کی اپنی ذات اور اپنے شخصی خیالات کا عکس ہیں۔ اس کی دستکاری۔ اس کی خرید و فروخت۔ اس کا انصرام کاروبار۔ اس کی لکھی ہوئی کتاب۔ اس کی بنائی ہوئی تصویر۔ اس کا دیا ہؤا لیکچر کیا چیزیں ہیں؟ یہ دنیا کے روبرو صرف اس جنس کا اظہار ہیں۔ بلکہ اس خاصیت کا اقرار ہیں جو محض اس کے اندر ملفوف پڑی تھی۔ اور کسی دوسرے کے اندر نہیں ؂

چونکہ **جنرل گرانٹ** لڑائی کے رواجی معاملات مندرجۂ کتب جنگی کی پروا نہیں کرتا تھا۔ اس لئے باقی جرنیل اس کے خلاف تھے۔ مگر اس نے وہ کام کر دکھایا۔ جو اور کسی جرنیل سے نہ بن پڑا۔ یعنی اس نے لڑائی کو ختم کردیا۔ یورپ کی فتح میں **نپولین** نے تمام سابقہ رواجات جنگ کو توڑ دیا۔ اور کسی رسم کی پروا

نکی - زور دار طبیعت والے - نیا کام کر دکھانے والے اشخاص ہمیشہ رسوم و رواج کے توڑنے والے ہوئے ہیں - کمزور - بزدل - بے جان اشخاص کیا توڑینگے اور کیا بنائینگے +

امریکہ کے بڑے بڑے پریذیڈنٹ جتنے ہوئے ہیں - وہ سب رواج شکن تھے **واشنگٹن - جیفرسن - جیکسن - لنکن - روس ویلٹ** یہ سب اس قسم کے اشخاص تھے جنہوں نے جنگلوں کو کاٹ کر اور بنجروں کو سینچ کر قابل کاشت بنایا - نئے رستے بنائے - لوگوں کی لگاتار سرکردگی کی - اور اپنی زور دار شخصیت سے ترقی کے راستے پر ان کی رہنمائی کی - جو شخص لکیر کے فقیر ہوں - جن کے دل میں یہ ڈر ہو کہ لوگ ہماری پروا نہیں کریں گے - جن کو یہ خوف ہو - کہ جن لوگوں کی وساطت سے ہم طاقت پکڑ گئے ہیں - کہیں وہ لوگ ہم سے خفا نہ ہو جائیں - جن میں مقررہ رواجات سے انحراف کرنے کی دلیری نہیں - ایسے شخص دنیا کے حافظہ پر متمکن نہیں رہ سکتے +

وائٹ ہاؤس کے رواجات یا پولیٹکل رسوم کا روز ویلٹ کی نظر میں کچھ فائدہ نہیں تھا - ہر حیثیت میں بطور پولیس کمشنر - بطور گورنر - بطور وائس پریذیڈنٹ اور بہ حیثیت پریذیڈنٹ وہ ہمیشہ اپنی ذات کے ظاہر کرنے پر تُلا رہتا تھا - اور کبھی کسی اور کی تقلید کا خیال نہیں کرتا تھا - اس نے نقل کرنے کی کبھی کوشش نہ کی اس کی ذاتی طاقت کا بڑا سرچشمہ صرف اس بات میں تھا - کہ وہ ہمیشہ اپنی خودی کو قائم رکھتا تھا

جوزف جیفرسن نے نئے ایکٹروں کو مخاطب کر کے کہا تھا - کہ ناکامیابی کا نہایت ہی یقینی راستہ یہ ہے - کہ تم کسی دوسرے کی نقل کرنے کی کوشش کرو +

نقال نقل کر کر کے نئے کام کی طاقت کو کھو بیٹھتا ہے - اس کی نئی اُپج کی قابلیت زائل ہو جاتی ہے - اس کی قوت ایجاد اور نئے ذرائع سوچنے کی طاقت بالکل نہیں بڑھ سکتی - اس کی کام کرنے کی قابلیت - اس کی نئی نئی باتیں کر دکھانے کی استعداد بالکل زائل ہو جاتی ہے - اور اس کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے - کہ وہ بجائے

اپنی طاقت ایجاد استعمال کرنے کے اور لوگوں کی تقلید پر تُلا رہتا ہے +

کوئی شخص دنیا میں ایسا نہیں ہُوا - جس نے دوسروں کی نقل کر کے کامیابی حاصل کی ہو - خواہ وہ نمونہ جس کی اس نے نقل کی ہے کتنا ہی عالیشان اور کامیاب کیوں نہ ثابت ہُوا ہو - کامیابی کی نقل سے کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی - کامیابی توبذات خود نرالی اور واحد شے ہے - یہ تو ذاتی طاقت کا ظہور ہے - جتنا کوئی آدمی اپنی ذات سے دور جائیگا - اتنا ہی ناکامیاب ہو گا +

جس وقت ہنری وارڈ بیچر اور فلپس بروکس اوج شہرت پر تھے - سینکڑوں نوجوان پادریوں نے ان کے طرز ان کے اطوار - ان کے طریقۂ اظہار - ان کی عادات اور ان کے اعضا کی جنبش وغیرہ کی نقل کرنے کی کوشش کی - مگر وہ لوگ ان ہر دو مشہور اشخاص کی طاقت کے حصول سے اتنے ہی دور رہے جتنا کہ ایک معمولی تصویر ساز ایک بڑے پایہ کے مصوّر سے دور رہتا ہے - ان نقالوں میں سے کوئی بھی کسی قدرو قیمت کا آدمی نہ بنا - جب تک کہ اس نے نقل کرنا نہ چھوڑا - اور خود اپنی بنیاد پر مکان بنانا شروع نہ کیا - بہت سے پادری آج کل صرف ان مشہور وعظوں اور ایڈریشوں کو دُہرایا کرتے ہیں - جو انہوں نے پڑھے ہیں یا پڑھ کر جذب کئے ہیں - بہت سی کتابیں سابقہ کتابوں کی نقلیں ہیں - اور ان کے مُصنّفوں نے پہلے مصنّفوں کے مضامین اور طرز تحریر کو ہی دُہرایا ہے - ایسی کتابوں میں کوئی جان کوئی طاقت کوئی اصلیت نہیں ہے - ان سے پڑھنے والوں یا سننے والوں کے خون میں جوش یا دل پر اثر پیدا نہیں ہوتا - نقل کیا ہُوا اور دُہرایا ہُوا خیال مثل اس روٹی کے ہے جو باسی ہو - مگر گرم کر لی گئی ہو - اس میں تازی روٹی جیسی خوشبو اور خستہ پن نہیں ہوتا جو مصوّر کہ رفائل یا ملیٹ کی بالکل ٹھیک طور سے نقل کر سکتا ہے - وہ ہرگز مشہور نہیں ہو گا - بلکہ وہ مصوّر شہرت حاصل کریگا جو ایسی تصویر بناتا ہے جو

اس سے پہلے صفحۂ قرطاس پر نہیں بنائی گئی - جو مصوّر اپنے معراج کو اپنے رنگوں اور اپنے خاص طریقوں میں ظاہر کر سکتا ہے - اور کوئی نئی بات پیدا کر سکتا ہے - وہی اپنے فن کا ماہر ہو سکتا ہے - ہزارہا آدمی عمر بھر معمولی سے بھی کم درجہ پہی پڑے رہتے ہیں - سبب یہ ہے - کہ وہ کبھی اپنی ذات کا اظہار نہیں کر سکتے - ان کو نئی بات کرنے سے ڈر لگتا رہتا ہے - وہ اپنی قوّت فیصلہ کا استعمال نہیں کرتے - اس طرح سے یہ قوّت ہی ان میں سے جاتی رہتی ہے - وہ اوروں کے سہارے پر رہتے ہیں - اوروں سے صلاح مشورہ لینے کے لئے بھاگے پھرتے ہیں - اور ہمیشہ ایسے رستہ پر چلتے ہیں - جو اوروں نے بنایا ہو - ایسے شخص محض آواز بازگشت کی طرح پہلے بنے ہوئے رستوں پر چلنے والے ہوتے ہیں +

رہنمائی کرنے والا شخص ایک ہوتا ہے - اس کے پیچھے لگنے والے ہزاروں شخص ہوتے ہیں - مگر صرف وہی شخص بازی لے جاتا ہے - جو جمگھٹے میں سے نکل کر کوئی غیر معمولی - کوئی نرالا اور کوئی واحد کام کر دکھاتا ہے - فی زمانہ جو شخص کوئی قابل قدر کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے - اس میں دلیری - خود اعتباری - قوّت ایجاد و اختراع کا ہونا ضروری ہے +

جس شخص کے دماغ میں کوئی خاص خیال بھرا ہُوا ہے - دنیا اس کے واسطے راستہ چھوڑ دیتی ہے - اس کی ہر جگہ ضرورت ہے - سہارا ڈھونڈنے والے - دوسروں سے معطوف ہونے والے - اور بنے بنائے رستوں پر چلنے والے لوگوں کے لئے دنیا میں بہت کم جگہ ہے - دنیا کو تلاش ہے (اور ایسی تلاش اس کو پہلے کبھی نہ تھی) ایسے شخصوں کی جن میں اصلی زور ہو - جو بنی ہوئی سڑکوں کو چھوڑ کر نئے میدانوں میں نکل پڑیں - ان حکیموں ان سرجنوں کی تلاش ہے - جن میں اپنے پیشہ کے ہم پیشہ لوگوں کے اطوار و طرز عمل سے اختلاف کرنے کی جرأت ہے - اس وکیل کی دنیا

کو ضرورت ہے۔ جو مقدمہ کی پیروی نرالے ڈھنگ سے کرتا ہے۔ معلّم ایسا درکار ہے جو کمرۂ تعلیم میں نئے خیال نئے طریقے عمل میں لاتا ہے۔ پادری وہ چاہئے۔ جو کسی اور کے کتابی صورت میں آئے ہوئے پیغام لوگوں کو نہیں سناتا پھرتا۔ بلکہ اپنے خاص پیغام کو لوگوں تک پہنچاتا ہے +

جس طاقت کی مدد سے تمہیں اپنی منزل مقصود پر پہنچنا ہے۔ وہ تمہارے اندر تمہاری ہمّت۔ تمہاری دلیری۔ تمہارے حوصلے۔ تمہارے ارادے۔ تمہاری جدّت اور تمہاری عادات کی شکل میں پوشیدہ ہے۔ یہ طاقت کسی اور میں نہیں ہے۔ بلکہ خود تمہارے اندر تمہارے حکم کے ماتحت ہے۔ جتنی جلدی تم خواب خرگوش سے بیدار ہو جاؤ۔ اور باہر سے کسی بڑی مدد کی امید کے خیال کو ترک کر کے اپنی ذاتی طاقت پر اعتماد کرنا شروع کر دو اتنا ہی اچھا ہو گا۔ دنیا میں دوسرے لوگوں کے خیالات۔ تجاویز اور طرز اطوار مستعار لیتے پھرنا۔ دوسرے لوگوں کی قوّت فیصلہ پر بھروسہ کرتے ہوئے ان سے مشورہ لینے کے لئے دوڑتے پھرتے رہنا۔ اور اپنی طاقت۔ خود مختاری۔ اور خود اعتباری کو نہ بڑھانا بڑا ہی قابل رحم نظارہ ہے ؎

خود تری تخمیر میں مضمر ہے۔ از خواجگی
خضر کی تقلید میں راہ جنوں پیما نہ ہو

ہر جگہ کاروباری کوٹھیوں میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہی پرانے اور بوسیدہ طریقے کام کے جاری ہیں۔ وہی پٹے بڑے بہی کھاتے۔ دیرینہ قسم کے آلات کاروبار رائج ہیں۔ وجہ کیا ہے؟ ان کوٹھیوں کے مالک بُری طرح سے لکیر کے فقیر بنے ہوئے رسم و رواج کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ زمانہ کی رفتار کے مطابق چلنے والے کاروباری آدمی ہمیشہ پرانے طریقوں اور رواجوں کو جو پُشتہا پُشت سے چلے آتے ہیں توڑتے رہتے ہیں۔ ترقی کرنے والا آدمی جانتا ہے۔ کہ دنیا ہر روز نئی ہوتی جاتی

ہے۔ اور اس کو نئے سلوک اور نئے طریقے کی ضرورت ہے۔ ایسا شخص روشنی کی طرف نگاہ رکھتا ہوا اپنے نفس کو کھلا رکھتا ہے۔ اس کو اس بات کی پروا نہیں۔ کہ کتنے شخص اس سے پہلے کام کر چکے ہیں۔ یا کس طریقے سے کر چکے ہیں۔ یا جس کام کو وہ کر رہا ہے۔ اس کے متعلق کیا کیا خیالات ناجائز چمٹے ہوئے ہیں۔ وہ تو کام کرتا رہتا ہے۔ اور خاص اپنے طریقہ سے کرتا رہتا ہے۔ دنیا کی ترقی کی جو موجودہ صورت ہے وہ کس بات کا نتیجہ ہے۔ وہ صرف اس طرح ظہور میں آئی ہے۔ کہ زمانۂ سابق کی باتوں کو توڑا گیا۔ ناکارہ طرز و اطوار کو الوداع کہا گیا۔ نکمے خیالات۔ احمقانہ رواجات۔ کورانہ تعصبات اور بوسیدہ طریقوں کو خیرباد کہا گیا۔ کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ سلطنت انگلستان نے اکتیس جنگی جہاز جو موجودہ ضروریات کے مطابق ڈیڑھ کروڑ ڈالر کی لاگت سے بنے ہوئے تھے۔ لاگت سے پچانوے فیصدی کمی پر فروخت کر دئے۔ ان جہازوں سے بہت تھوڑا عرصہ خدمات لی گئی تھیں۔ مگر چونکہ جہاز سازی کے فن میں بہت تیزی کے ساتھ ترقی ہو گئی تھی اس لئے یہ جہاز ضروریات کے لئے کافی خیال نہیں کئے گئے۔ جو کلیں آج رائج ہیں۔ اور نہایت کارآمد و ضروری خیال کی جاتی ہیں۔ ان کو پانچ سال کے عرصہ میں ترقی کرنے والے لوگ نیلامی کی دکانوں کے سپرد کر دینگے +

زمانہ حال کی ٹھیک ٹھیک کرنے والی تقریباً انسانی شکل کی ہو۔ نامی چھاپنے کی مشین کاغذات کو مکمل طور پر چھاپ چھاپ کر اتنی جلدی پھینکتی جاتی ہے۔ کہ ایک آدمی ان کو گن نہیں سکتا۔ اور کاغذ کے بڑے بڑے مٹھے اتنی تیزی کے ساتھ اس میں سے نکلتے آتے ہیں جیسے گھوڑا سرپٹ دوڑ رہا ہو۔ پچاس سال پہلے جو کلیں چھاپنے کی تھیں ان کی کافی تعداد اور زمانہ حال کی ایک مشین جتنا کام نکالنے کے لئے نیویارک کے بڑے سے بڑے سر فلک مکان میں نہیں سما سکتی +

ہر جگہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ نئی نئی چیزیں جمع ہو کر پرانی چیزوں کو دنیا سے نکال رہی ہیں گویا آب آمد تیمم برخاست۔ جو کلیں آج مکمل خیال کی جاتی ہیں۔ اور جو برقی ایجادات زمانہ حال کے عجوبے خیال کئے جاتے ہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں یہ سب عجائب خانوں میں بطور عجائبات کے رکھ دئے جاوینگے ❊

ترقی کے راستہ میں جو شخص رکاوٹیں ثابت ہو رہے ہیں۔ وہ نئی باتوں کی مذمت کرنے والے ہیں۔ وہ زمانہ سلف سے چمٹے ہوئے اس کی پرستش کر رہے ہیں اور ان کو یقین نہیں ہوتا۔ کہ جو بات پہلے نہیں ہوئی۔ وہ اب ہو سکتی ہے ❊

لکیر کے فقیر لوگ مشکل باتوں کو ناممکن خیال کرتے ہیں۔ رواج کے غلام ہمیشہ یہی صدا اٹھاتے رہتے ہیں۔ کہ فلاں کام ہو ہی نہیں سکتا۔ فلاں کام ناممکن ہے لیکن لکیر کے فقیروں اور رواج کے غلاموں کو دنیا فراموش کر دیتی ہے اور جہاں کہیں تہذیب کا سورج چمکتا ہے۔ دنیا رواج شکن لوگوں کے نام پر یادگاریں کھڑی کرتی ہے۔ سابقہ اور حالیہ رواج شکنوں کی دنیا کیا کچھ مرہون منت نہیں۔ اگر ایسے اشخاص کے نام دنیا سے نکال دئے جاویں۔ تو کون شخص دنیا کی تاریخ پڑھنے کی پروا کریگا؟

قوت برق کے عجوبے۔ بے تار برقی۔ ہوائی جہاز۔ خود بخود حرکت کرنے والی سواریاں چھاپنے کی کلیں۔ اور انسان کی ایجاد کی ہوئی اور مشینیں۔ تمام ایجادات اور اختراعات جن کے طفیل بنی نوع انسان محنت شاقہ سے آزاد ہوا ہے۔ اور جن کی بدولت اس کی خراب حالت درست ہوئی ہے۔ یہ سب ایسے اشخاص کی پیدا کردہ ہیں۔ جو اپنے آبا و اجداد کے بنائے ہوئے رستوں پر چلتے رہنے پر قانع نہیں تھے۔ بلکہ جنھوں نے انبوہ سے الگ ہو کر بنی نوع انسان کے لئے نئے راستے قائم کر دئے ❊

موجودہ زمانہ کی جو جو آرام۔ آسائش اور عیش و عشرت کی باتیں ہیں۔ وہ ایسے اشخاص کے دماغ میں پیدا ہوئی تھیں۔ جنہوں نے پرانے رسوم و رواجات سے انحراف

کیا - اور بسا اوقات مشکلات - مخالفت اور تمسخر کے باوجود ایک نیا اور بہتر طریقہ قائم کر دکھایا - جس سے دنیا ہزار ہا سال کے لئے ترقی کے رستہ پر پڑ گئی +

ہو - فیلڈ - سٹیونسن - فلٹن - بیل - مورس - ایلیٹ - ایڈیسن - مارکونی رائٹ اور دیگر ہر زمانہ اور ہر ملک کے رواج شکن لوگ ہی تہذیب کو آگے کی طرف اور اونچائی کی طرف لے جانے والے ہوتے ہیں +

بیرن راتھس چائلڈ کا زندگی بھر یہ ماٹو رہا " آگے بڑھنے کی دلیری کرو " جن جن شخصوں نے دنیا پر اپنا نشان چھوڑا - وہ بھی اسی ماٹو کے قائل تھے - اپنے خیالات سے ڈرو نہیں - اپنے آپ پر یقین رکھو - اور اپنی شخصیت کا اظہار کرو +

جب امیر البحر ڈوپانٹ شہر چارلس ٹن کے اوپر قبضہ نہ کر سکنے کے متعلق امیر البحر فیراگٹ کے روبرو عذر بیان کر رہا تھا - تو موخر الذکر سخت مزاج امیر البحر بولا - ایک اور وجہ بھی ہے - جو تم نے بیان نہیں کی - اور وہ یہ ہے کہ تم کو یقین نہیں تھا - کہ اس شہر پر قبضہ کرنے کا کام تم کر سکتے ہو +

جس شخص کو یہ یقین نہیں - کہ جو کام پہلے نہیں ہوا - وہ اب ہو سکتا ہے - یاد رکھو وہ کبھی اس کام کو کر بھی نہیں سکتا - اس کو چاہیئے - کہ ناممکن کے لفظ کو لغات سے خارج کر دے - اور شک و شبہ کو فرہنگ میں سے نکال دے +

صدائے بازگشت - نقلیں وغیرہ کچھ کام نہیں کر سکتیں - پہل کرنے والے نڈر - اپنی ذات کا اظہار کرنے والے - اور قائم مزاج آدمی ہی انبوہ سے نکلنے کی جرأت کر کے اپنا پروگرام بنا سکتے ہیں - اور دوسروں کے خیال اور رائے کی پروا نہ کرتے ہوئے اس پروگرام پر عملدرآمد کر سکتے ہیں - صرف ایسے ہی اشخاص دنیا میں بازی جیت سکتے ہیں ۔

لیا جس نے کچھ بیج بو کر لیا ہے
مثل ہے کہ کرنے کی سب بویا ہے

باب دوئم

موقعہ نہیں ملا

عزم قوی ہو دل میں تو ہر کام سہل ہے
بالکل غلط جو کہتے ہیں موقع نہیں ملا

منی سوٹا کے گورنر جان اے جانسن کا حال "میرا مقصد یہ تھا۔ کہ جس شہر میں میں پیدا ہؤا ہوں۔ وہاں نیکی کروں۔ اپنی اور دوسرے لوگوں کی حالت بہتر بناؤں۔ اور میں نے ایسا ہی کیا" ان مختصر اور سادہ الفاظ میں جان اے جانسن نے بحالت گورنری منی سوٹا اپنی زندگی کی سیدھی سادی کہانی بیان کر دی ہے ۔
نوجوان افلاس میں پیدا ہوا۔ فلاکت و احتیاج میں پلا۔ ہر طرف سے ظاہرا نا قابل علاج رکاوٹوں سے گھرا رہا بے یار و مددگار تھا۔ کسی قسم کی تعلیم و ترقی کا کوئی موقع اس کو میسر نہیں تھا۔ مگر اس نے ان بے وسیلہ امریکن لڑکوں کی شاندار فرد میں ایک نام اور اضافہ کر دیا۔ جنہوں نے فلاکت پر فتح پا کر اعزاز و افتخار حاصل کیا تھا اس شخص نے ثابت کر دکھایا۔ کہ دنیا مصمم ارادہ والی روحوں کے آگے سے راستہ چھوڑ دیتی ہے۔ کامیابی آدمی کے اندر سے پیدا ہوتی ہے موقعوں سے نہیں ہوتی ۔
منی سوٹا میں ہزاروں لڑکے لڑکیاں ایسے ہونگے۔ جن کے لبوں پر یہ شکایت رہتی ہوگی کہ ہائے ہم کو اعلے و وسیع تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہیں۔ ہائے ہم کو زندگی کی ابتدا کرنے کے لئے کوئی بڑا موقع میسر نہیں ہؤا۔ مگر لڑکا جانسن اس بوجھ کو اٹھا

کر چلنے کی جد و جہد کر رہا ہے۔ جو اس کے "ساون ہرے نہ بھادوں سوکھے" باپ نے اس کے اور اس کی ماں کے کندھوں پر ڈال دیا تھا۔ یہ بوجھ کیا تھا۔ تمام کنبہ کی روزی مہیا کرنے کا بوجھ تھا۔ یہ آٹھ نو سال کی عمر کا لڑکا کپڑے دھونے کے کام میں اپنی ماں کا ہاتھ بٹایا کرتا تھا۔ جب اس کی عمر تیرہ سال کی ہوئی۔ تو اس نے ماں کو غیروں کی خدمت سے سبکدوش کر دیا۔ خود دن بھر گاؤں کی دکان میں کام کرتا۔ اور شام کو مقامی مطبع میں مصروف رہتا۔ گاؤں سے باہر کے گھروں میں ڈاک اور پارسل پہنچاتا۔ اپنے آرام کا ذرا خیال نہ کرتا۔ اور اتنی ایثار نفسی صرف اس لئے کرتا تھا۔ کہ ماں کا بوجھ ہلکا ہو۔ پانچ چھوٹے بہن بھائیوں کو کھانا کپڑا میسر ہو۔ اور وہ تعلیم پا سکیں۔ یہ سب باتیں اس شخص کی زندگی کی قابل قدر تفصیلات ہیں۔ اگرچہ مفلسی کے ساتھ اس لڑکے کو سخت جنگ کرنا پڑا۔ مگر اس نے دلیری اور خود اعتمادی کو ہاتھ سے نہ دیا۔ ان تمام باتوں میں اس کو اعلےٰ زندگی کا شاندار موقع دکھائی دیتا تھا۔ جہاں اوروں کو اپنی زندگی اوسط درجہ کی یا ذلیل درجہ کی دکھائی دیتی ہے۔ وہاں اس لڑکے کو بڑی باتوں کے لئے موقعہ دکھائی پڑتا تھا۔ رکاوٹوں کی اس کو کیا پروا تھی۔ اس کو تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ خواہ کچھ بات بھی میرے راستہ میں حائل ہوتی ہے۔ میں اس سے بڑھ کر ہوں۔ جب کپڑوں کی کمی کی وجہ سے جاڑے میں تھر تھر کانپتا ہوتا۔ اور کنبہ کا بوجھ اس کے کندھوں پر بہت بھاری معلوم ہوتا۔ تب بھی اس لڑکے کے ارادہ میں جنبش نہ ہوتی تھی۔ وہ آگے کی طرف قدم اٹھاتا۔ اور بہتر بننے کی کوشش کرتا۔ کسی قسم کی ذمہ واری سے اس کو ڈر معلوم نہیں ہوتا تھا۔ ضرورت اس کو اگر تھی تو موقعہ کی تھی اور اس نے موقعہ کا انتظار نہیں کیا بلکہ موقعہ خود بنا لیا ؂

نہ پیچھے ہٹا یا قدم کو بڑھا کر اگر دم لیا بھی تو منزل پہ جا کر

کامیاب اشخاص۔ جن اشخاص کی ترکیب ٹھیک اجزا سے ہوئی ہوتی ہے وہ حیل و حجت نہیں کرتے۔ بلکہ کام کیا کرتے ہیں۔ ان کو بڑبڑانا اور شکایت کرنا نہیں آتا۔ وہ تو آگے کی طرف بڑھتے رہنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ وہ اس بات کا انتظار نہیں کرتے۔ کہ کوئی آدمی آکر ان کی مدد کرے۔ وہ اپنی مدد خود کیا کرتے ہیں۔ وہ موقعہ کے لئے چشم براہ نہیں رہتے۔ بلکہ موقعہ خود نکال لیتے ہیں۔ جو لوگ شکایت کرتے رہتے ہیں۔ کہ ہم کو موقع نہیں ملتا۔ وہ گویا اپنی کمزوری اور اپنی ناقابلیت کا اقرار کرتے ہیں۔ وہ اپنے حال سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ جو موقعہ ان کے آگے آپڑا ہے۔ وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور جو رکاوٹ ان کے راستہ میں حائل ہے۔ وہ اس کو عبور کرنے کے قابل نہیں ہیں +

ناکامیاب اشخاص۔ "ہائے مجھے موقعہ نہیں ملا"۔ یہ بہانہ صرف وہ لوگ کیا کرتے ہیں جو کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ ناکامیاب اشخاص کی فوج کی فوج سے ملاقات کرو۔ بہت سے ان میں سے تم کو بتائینگے۔ کہ ان کو دوسروں کی طرح موقعہ نہ ملا۔ کوئی ان کا مددگار نہ تھا۔ کسی نے ان کو سہارا نہ دیا۔ وہ تم سے اس بات کا بھی ذکر کرینگے۔ کہ اچھی اسامیاں سب پُر ہو چکی تھیں۔ کسی پیشہ کسی کاروبار میں کہیں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ ان کے لئے کوئی موقعہ نہیں تھا۔ تمام اچھے اچھے موقعے پیشتر اس کے کہ وہ کسی ایک کو قابو میں لاتے ختم ہو چکے تھے +

موقعہ ملنا اور موقعہ بنانا۔ سکندر نے ایک مہم فتح کی۔ کسی نے اس سے دریافت کیا۔ کہ اگر موقعہ ملے۔ تو کیا آپ کا ارادہ اگلا شہر فتح کرنے کا بھی ہے۔ جواب میں سکندر نے گرج کر کہا "موقعہ کیا ہوتا ہے۔ موقعہ تو میں خود بنا لیا کرتا ہوں"۔ جو شخص موقعہ بنا لیا کرتے ہیں۔ ان کی ہی دنیا میں ہر جگہ ضرورت ہے +

موقعوں کا انتظار کرنے کا عادی ہو جانا خطرناک بات ہے۔ مشکل کام

کرنے کی ہمت اور شوق انتظار میں ہی ضائع ہو جاتا ہے۔ جو شخص نکمّے بیٹھے رہتے ہیں۔ یا موقعہ کی تلاش نامناسب جگہ میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کو موقع نظر ہی نہیں آتا۔ ہمت سے کام کرنے والے آدمی جو موقع کے لئے چاک چوبند رہتے ہیں۔ وہی موقعہ کو دیکھ سکتے ہیں +

موقعہ بینی کی عادت۔ بعض لوگ موقعہ بینی کی عادت یہاں تک کھو بیٹھتے ہیں۔ کہ ان کو کہیں بھی موقعہ دکھائی نہیں دیتا۔ ایسے لوگ سونے کی کان میں پھر آتے ہیں۔ مگر ان کو سونا نظر نہیں آتا۔ لیکن دیگر لوگوں کو ناکارہ اور راستہ سے دور جگہوں میں موقعے دکھائی دے جاتے ہیں۔ بنین کو بیڈفورڈ کے جیل خانہ میں ہی مشہور تمثیلی قصہ لکھنے کا موقعہ دکھائی دے گیا۔ جو کاغذ کہ دودھ کی بوتلوں پر ڈاٹ لگانے کے کام آتا تھا۔ اس پر ہی اس نے یہ قصّہ لکھ ڈالا تھیوڈور پارکر اور لوسی سٹون جیسے اشخاص کو بیر اکٹھے کرتے کرتے کالج میں جانے کا موقعہ دکھائی دے جاتا ہے۔ کئی لڑکے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اگر ان کو لکڑیاں کاٹنے۔ دسترخوان پر خدمت کا کام انجام دینے۔ خط پتر لے جانے کا موقعہ مل جاوے۔ تو اسی میں ان کو اپنی عالی حوصلگی کا راستہ دکھائی دے جاتا ہے۔ حالانکہ دوسرے لڑکوں کو وہاں کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ کئی شخصوں کو بچے کھچے وقت میں۔ شام کی فرصت میں اور تعطیلات میں تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ دکھائی دے جاتا ہے۔ یہ اوقات دوسرے لوگ یونہی ضائع کر دیا کرتے ہیں ؎

فوز منزل کے لئے ہر وقت موقع ہے مگر
اک ذرا انسان میں چلنے کی عادت چاہئے

موقعہ کے نہ ہوتے ہوئے کامیاب اشخاص کیا کچھ کر دکھاتے ہیں

جب تم یہ کہ کر وقت ضائع کر رہے ہو "ہائے میرے لئے کوئی موقع نہیں۔ میں

یہ کام نہیں کر سکتا"۔ اس وقت تمہارے ملک کے ہزاروں لڑکے لڑکیاں جن کو تمہارے جیسا کوئی موقعہ نصیب نہیں۔ ناممکن اور محال کے الفاظ کو اپنی لغات میں سے مٹا رہے ہیں۔ جب تم یہ خیال ہی کر رہے ہوتے ہو۔ کہ اگر تم کو کالج کی تعلیم اور کچھ تھوڑا سا روپیہ کام کرنے کے لئے مل جاوے۔ تو تم بڑے بڑے کام کر دکھاؤ۔ اس وقت تم سے کم خوش قسمت لوگ ایسی رکاوٹوں کو توڑ توڑ کر آگے کی طرف ترقی کر رہے ہیں۔ اس قسم کے بہت سے غریب لڑکے لڑکیاں نہ صرف بے یار و مددگار۔ بغیر روپیہ۔ رسوخ اور کسی قسم کی امداد کے آگے بڑھ رہے ہیں۔ بلکہ علاوہ ان مشکلات کے ان کے کندھوں پر کنبہ کا بوجھ بھی ہوتا ہے۔ یا کسی قسم کی جسمانی کمزوری بھی ان کو ستاتی ہوتی ہے۔ مگر یہ لڑکے اور لڑکیاں ان تقدیری معاملات کا جو تم کو پیچھے ہٹائے رکھتے ہیں۔ مقابلہ کرتے رہتے ہیں+

ایک قصبہ کا حال۔ آرام طلبی اور محنت کشی کا مقابلہ۔ نیو انگلینڈ میں ایک چھوٹا سا ماہی گیروں کا قصبہ ہے۔ جہاں گھاس ہی گھاس اگا ہوا ہے وہاں کے باشندے کاہل الوجود سے ہیں۔ کسی وقت یہاں کے گھاٹوں پر بڑی چہل پہل رہا کرتی تھی۔ مگر اب وہاں رونق بالکل نہیں۔ اس قصبہ میں ایک بہادر جد و جہد کرنے والا آدمی رہتا ہے۔ یہ شخص لولا لنگڑا ہے۔ مگر اپنی زندگی سے بیسیوں توانا اور طاقتور جسم والے آدمیوں اور لڑکوں کو شرمندہ کر رہا ہے۔ جن کو سوائے اس کے اور کوئی کام نہیں۔ کہ محلہ کی دکان کا چکر لگا آئیں۔ گلیوں بازاروں میں سیر گشت کر آئیں اور یہ شکایت کرتے رہیں۔ کہ اس خدا مارے زندہ در گور شہر میں کوئی موقعہ کسی کو حاصل نہیں۔ یہ لوگ تو ہاتھ جیبوں میں ڈالے آوارہ پھرتے ہیں اور انتظار کرتے رہتے ہیں۔ کہ کوئی بات ایسی وقوع

ہیں آئے۔ جس سے ان کے دن پھریں۔ مگر لولے لنگڑے نوجوان نے اتنا کام جمع کر لیا ہے۔ کہ اس کو ختم کرنا اس کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ یہ شخص ایک سکول میں چوکیداری کا کام انجام دیتا ہے۔ ریل گاڑیوں اور کشتیوں پر ڈاک پہنچاتا ہے۔ آگ کے کارخانوں کی حفاظت کرتا ہے۔ گاہکوں کے ہاں اخبارات پہنچاتا ہے۔ علاوہ ان سب کاموں کے ہفتہ میں ایک دو دفعہ پاس کے شہر میں جا کر گاؤں کے خوش حال لوگوں کے ہاں چٹھی رسانی کا کام بھی کرتا ہے۔ اور وہاں سے سودا سلف لے آتا ہے۔ یہ شخص اپنی ماں۔ دو بہنوں اور چھوٹے بھائی کی پرورش اور روٹی ٹکڑے کا انتظام کرتا ہے۔ اور اپنی کمائی سے کچھ پس انداز بھی کر لیتا ہے۔ کہ وقت آنے پر بطور خود کوئی کام چلا سکے +

ابراہم لنکن کی زندگی سے سبق - آجکل کے شکایتوں کے دفتر کھول بیٹھنے والے نوجوان کیا خیال کرینگے۔ اگر ان کی زندگی کے موقعے چھوٹے ابی لنکن سے تبدیل کر دئے جاویں۔ وہ ابی لنکن جس کو جنگلی بچہ کہا جاتا تھا۔ اگر ان نوجوانوں کو ایک ان گھڑسی لکڑی کی کوٹھڑی میں رہنا پڑے۔ جس میں نہ دریچے ہیں نہ فرش ہے۔ جو اُجاڑ بیابان میں واقع ہے۔ سکول۔ گرجاؤں۔ اور ریل کی سڑک سے دور پڑی ہے۔ جہاں نہ اخبارات ہیں۔ نہ کتابیں۔ نہ روپیہ۔ معمولی سے معمولی آرام بھی جہاں نہیں ملتا۔ زندگی کی ضروریات تک بھی جہاں میسر نہیں ہوتیں۔ ایسی کوٹھڑی میں وہ اپنے آپ کو کیسا پائینگے۔ اگر ان کو نو میل روزانہ چل کر سکول میں جانا پڑے جو ایک دیہاتی مکان کی کوٹھڑی میں لگتا ہے۔ تو وہ کیا خیال کرینگے اپنی تعلیم و تربیت کے موقعہ کی نسبت ان کے دل میں کیا حوصلہ پیدا ہوگا۔ اگر ان کو پچاس میل پا پیادہ چل کر کچھ کتابیں مستعار لینے کے لئے جانا پڑے۔ اور سارا دن سخت محنت کرکے یہ کتابیں لیمپ کی نہیں بلکہ ایندھن کی روشنی میں

پڑھنی پڑیں۔ اگر ان کو مجبور کیا جاوے۔ کہ صرف ایک سال کی تعلیم کے بعد زندگی کا کاروبار شروع کریں۔ تب ان کا دل کیا کہے گا۔ ان سب حالات کو ہمارے نوجوان سخت مصائب و مشکلات خیال کرینگے۔ مگر یاد رہے۔ کہ ابی لنکن ایسی سخت حالت ہی سے نکل کر امریکہ کا سب سے بڑا پریذیڈنٹ بنا تھا۔ اور ان ناخوشگوار حالات میں ہی آدمیت کا اعلےٰ نمونہ بنا تھا۔ جو دنیا نے کبھی نہیں دیکھا تھا ؎

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا
سَو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

افلاس کا اثر۔ کسی نے کہا ہے۔ کہ جب خدا کی مرضی کسی شخص کو تعلیم دینے کی ہوتی ہے۔ تو وہ اس کو لطف و مہربانی کے مدرسے میں نہیں بھیجتا۔ بلکہ سختی و احتیاج کے سکول میں بھیجتا ہے۔ اکثر اوقات مفلسی کی سختی سے ان لیاقتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ جو اور طرح کبھی بھی ظہور پذیر نہ ہوتیں۔ غیر معمولی موقعے نہیں۔ آرام و آسائش نہیں۔ دولت و سامان عشرت نہیں۔ بلکہ افلاس ہی قوم کے لئے بڑا دار العلوم ثابت ہوا ہے۔ اور کامیاب گریجوئیٹوں کی بہت بڑی تعداد افلاس کو ہی اپنی پرورش کنندہ ماں یعنی کالج یا یونیورسٹی خیال کہہ چکی ہے۔ اس افلاس کی یونیورسٹی کے کمروں سے کیسے کیسے مدبّر۔ فصیح۔ نوع انسان کی بھلائی کرنے والے۔ فاضل۔ اعلےٰ درجہ کے نغمہ نواز اور کاریگر پیدا ہوئے ہیں +

خوش قسمتی کی نوازش سے بہرہ اندوز لوگوں نے دنیا میں کارہائے نمایاں نہیں کئے۔ بلکہ قاعدۂ کلیہ یہ رہا ہے۔ کہ غریب لڑکوں نے جن کو موقعے نصیب نہیں تھے۔ دنیا میں نام پیدا کیا ہے۔ تہذیب و شائستگی کو بلند کرنے والے شخص کون ہوئے ہیں۔ فلٹن جیسے جن کو دودکش کے پہیے چلانے پڑتے تھے۔

مائیکل فیراڈے جیسے جس نے پُرانی بوتلوں اور ٹین کے پیالوں کی مدد سے دوائی فروش کی دکان کے دبکہ میں تجربات کئے۔ ہیوئنی جیسے جس نے جنوبی حصہ ملک میں ایک تہ خانہ کے اندر چند اوزاروں کی مدد سے اپنی معلومات میں ایزادی کی۔ ہو جیسے جس نے ان گھڑ سی سوئیوں اور نلیوں کی مدد سے سینے کی مشین بنا لی۔ پروفیسر بیل جیسے جس نے غریبی کی وجہ سے صرف سادہ آلات کی مدد سے تجربے کئے۔

تاریخ امریکہ میں کوئی اور بات اتنی دلآویز نہیں جتنی دلآویز کہ مشکلات کے اندر ترقی حاصل کرنے کی عجیب حکایت ہے۔ یہ حکایت ہم کو بتاتی ہے۔ کہ جن لوگوں نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں کر دکھائے انہوں نے زندگی کی ابتدا کس طرح کی تھی۔ کس طرح شروع شروع میں وہ تاریکی میں پوشیدہ رہے۔ مگر کس طرح وہ فتحیاب ہوئے۔ کیا کیا جد وجہد انہوں نے کی۔ کس طرح افلاس وغریبی میں ان کو انتظاریاں کرنی پڑیں۔ کس طرح رکاوٹوں پر کامیابی حاصل کر کے انہوں نے فتح حاصل کی۔ یہ حکایت ایسے مردوں اور عورتوں کی ہے۔ جنہوں نے معمولی موقعوں سے فائدہ اٹھا کر ان کو بڑا بنایا۔ جو معمولی لیاقت کے آدمی تھے۔ مگر انہوں نے مغلوب نہ ہونے والی قوت ارادی اور جنبش نہ کھانے والے مقصد کی مدد سے کامیابی حاصل کی +

افلاس اور فلاکت سے مقابلہ۔ اس سے بڑھ کر قابل دید کیا چیز ہے۔ کہ جو باتیں کسی کو زیر کرنے کی کوشش میں رہتی ہیں۔ ان کی مدد سے ہی ایک مضبوط آدمی سخت مضبوط ہو جاتا ہے۔ وہ ایسا شخص ہوتا ہے۔ جو اپنی جگہ پر بغیر لرزنے اور ہلنے کے کھڑا رہتا ہے۔ سر سیدھا رکھتا ہے۔ اور دل میں کسی قسم کے ڈر کو جگہ نہیں دیتا۔ ہر قسم کی مشکلات کے مقابلہ کے لئے تیار رہتا ہے۔ قسمت کی

سختیوں کا مقابلہ کرتا ہے۔ رکاوٹوں کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے۔ وجہ یہ کہ ان رکاوٹوں کا مقابلہ کرتے کرتے اس نے اپنی مردمی کی اعلےٰ طاقت کو نشوونما دے لی ہے۔ اور عادات کی وہ طاقت حاصل کر لی ہے۔ جس سے وہ ان باتوں پر قادر ہو گیا ہے +

جس شخص کے دل میں کوئی بڑا مقصد جوش مار رہا ہے۔ اس کو کوئی تقدیر کوئی قسمت روک نہیں سکتی۔ اس مضبوط نمونے کے ہزاروں نوجوان ہر سال ان بندشوں اور رکاوٹوں کو توڑتے ہیں۔ جن بندشوں میں کمزور۔ متزلزل اور بہانہ ساز لوگ جکڑے پڑے رہتے ہیں +

جو بات کہ زندگی کا مقصد اعلےٰ بن جاتی ہے۔ یا جو دل پر سوار رہتی ہے۔ وہ عموماً کسی نہ کسی طرح سہل الحصول ہو جاتی ہے۔ مگر یہ یاد رہے۔ کہ گرمجوشی اور سرگرم خواہش میں بڑا فرق ہے۔ انجن کی پسٹن کو چلانے کے لئے بھاپ کی ضرورت ہے۔ گرم پانی سے چکروں اور پہیوں کی گردش نہیں ہو سکتی۔ جو خواہشات کہ پوری نہیں ہوتیں۔ وہ ایسی ہوتی ہیں۔ جو عموماً درجۂ عمل کی سرگرمی سے نچلے درجہ کی ہوتی ہیں +

ایک ظاہرا بدنصیب معذور شخص کا حال۔ تھوڑے عرصہ کی بات ہے کہ ایک نوجوان شخص جو کئی سالوں تک بیمار رہا تھا۔ لکڑیوں اور بیساکھیوں کے سہارے میرے دفتر میں آیا۔ اس نے مجھے بتایا۔ کہ وہ نہ صرف اپنے سکول کے خرچ ادا کر کے کالج کی تیاری کر رہا ہے۔ بلکہ کئی لڑکے اور لڑکیوں کو حصول تعلیم میں مدد دیتا ہے۔ تم کہوگے۔ کہ وہ نوجوان کسی خاص قابلیت کا نوجوان تھا۔ نہیں اس میں کوئی خاص قابلیت نہیں تھی۔ وہ صرف دھن کا پکا تھا۔ اور وہ ارادہ کئے ہوئے تھا۔ کہ دنیا میں ضرور کچھ بن کے دکھاؤنگا۔ بڑا مقصد پیش نظر رکھنے کی طاقت عظمےٰ کا یہ ایک راز ہے۔ کہ جو رکاوٹ تمہارے مقصد کے راستہ میں سب سے بڑھ کر زبردست ہے

یا تمہارے ارادے سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ تم کو حصول مقصد یا تکمیل ارادہ سے باز رکھ سکتی ہے۔ مگر سوال صرف اتنا ہے۔ کہ تم رکاوٹوں سے بڑے ہو یا رکاوٹیں تم سے بڑی ہیں۔ جب تک رکاوٹیں خطرناک معلوم ہوتی ہیں جب تک تم ان کے شاکی ہو۔ اور اپنے اوپر ان کی طاقت کو تسلیم کرتے ہو۔ تم رکاوٹوں سے بڑے نہیں۔ لیکن جب تم اپنے تخت پر اجلاس فرماتے ہو۔ جب تم اپنی طاقت کو سمجھ جاتے ہو۔ اور جب تم کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ تم رکاوٹوں سے بڑے بنائے گئے ہو۔ اس وقت تم سہل انگاری چھوڑ دیتے ہو۔ اور ایسی قوت ارادی سے کام کرنا شروع کر دیتے ہو۔ جس کو کبھی شکست ہو ہی نہیں سکتی ؎

موقعہ موجود ہے۔ "کوئی موقع نہیں"! یاد رکھو۔ اس ساعت اور اس منٹ تم بغیر جانے بوجھے بڑے بڑے رازوں کی بالائی سطح پر چل رہے ہو۔ اور تم میں وہ طاقتیں اور قوتیں ہیں۔ جن کی اگر نشو و نما ہو جائے۔ تو تہذیب کی ترقی کو آگے کی طرف جانے میں بڑی بھاری مدد ملے۔ اور نسل انسان کی مشکلات حل ہونے لگیں جو زمین تمہارے پاؤں تلے ہے۔ جس پُرانے کھیت کو تم اب کسی کام کا خیال نہیں کرتے۔ وہی زمین اور وہی کھیت شاندار موقعے پیش کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کا راز معلوم کرنے اور ان میں اپنا دماغ لڑانے کا علم تم کو حاصل ہو جائے۔ اس شخص کے لئے درحقیقت کوئی موقع نہیں۔ جو بیسیوں سال سے اسی قطعہ زمین میں آلو یا غلہ بو رہا ہے۔ اور تبدیلئے فصل سے زمین کو آرام ملنے کا موقعہ نہیں دیتا ؎

بسا اوقات ایسا ہُوا ہے۔ کہ ایک شخص اعزاز و دولت کے دور راز کا رخواب دیکھتا رہا ہے۔ حالانکہ وہ اپنے بڑے موقعہ کے بالکل پاس پاس تھا۔ اس نے اس بڑے موقعہ کو پہچانا نہیں۔ کیونکہ وہ اس کی تلاش کسی اور جگہ کرتا رہا۔ نیو انگلینڈ کا وہ کسان جو یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے کھیت کی طاقت زائل ہو چکی ہے۔ بالکل بے تدبیر کسان

ہے - وہ ہمیشہ یہی سوچتا رہتا ہے - کہ کسی طرح اگر مغرب کی طرف چلا جاؤں جہاں زمین ہموار - زرخیز اور پتھروں سے صاف ہے - تو کمال کر دکھاؤں وہ تو دور دراز کار ممکنات کے خواب دیکھتا رہتا ہے - لیکن اس کا ہمسایہ اسی ازکار رفتہ زمین پر عقل سے کام کرتا ہوا کافی گذارہ مہیا کر کے بہت کچھ پس انداز بھی کر لیتا ہے +

موقعہ بین کے لئے ہر جگہ ہر وقت موقعہ موجود ہے - قسمت آزمائی اور حصول دولت کے لئے کسی اور ملک - کسی اور ریاست - یا کسی اور شہر میں بھاگ کر جانے کی ضرورت نہیں - تمہارا بڑا موقعہ جہاں تم ہو وہیں ہو سکتا ہے - گورنر جانسن نے اپنا موقعہ اپنے چھوٹے سے گاؤں سینٹ پیٹر واقع منی سوٹا میں ہی پا لیا تھا چند ماہ کی مدت کے سوا وہ ساری عمر اپنی جائے پیدائش کے خراب خستہ مکان کے پاس ہی پاس رہا - فریڈ ڈگلس نے اپنا موقعہ غلاموں کی بستی میں پا لیا تھا - گارفیلڈ نے اپنا موقعہ کشتی رانی میں پایا - اور لنکن نے اجاڑ بیابان کی چوبی کوٹھڑی میں بھی موقعہ ڈھونڈ نکالا +

مشکل یہ ہے کہ ہم لوگ اپنے موقعہ کی تلاش بہت بلندی پر اور بہت دور کرتے ہیں ہمیں یہ یاد نہیں رہتا کہ بڑی بڑی باتیں بہت ہی سیدھی سادی ہوتی ہیں - گلاب کے پھولوں کی تلاش میں ہم نرگس کے پھولوں کو پاؤں تلے روند ڈالتے ہیں - ہمارے نزدیک جو موقعے اور برکتیں موجود ہیں - وہ ہم کو اس واسطے دکھائی نہیں دیتیں - کیونکہ ہم ان سے بہت پرے نظر دوڑاتے ہیں - ساری بات منحصر ہے نفس کی طاقت پر - جس سے موقعے دیکھے جاتے ہیں - آنکھ کی خوبی یہ ہے - کہ وہ موقع کو دیکھ لے - قوت ارادی سے اس کو قابو میں لا کے اس سے ہر ممکن فائدہ اٹھا لے - اور اس انتظار میں نہ رہے - کہ نیکی کرنے کا کوئی عمدہ سا موقعہ ہاتھ آوے +

اس بات کا یقین جانو - کہ تمہارے نزدیک ہی کوئی شخص موجود ہے - جو اسی جگہ میں

سے جہاں تم کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ نام حاصل کر لیگا۔ اور اچھا گذارہ کما لیگا۔ ایسے غریب لڑکے اور لڑکیاں موجود ہیں۔ جو اس وقت اور موقعہ سے جن میں تمہاری آنکھ کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ کالج کی اعلےٰ تعلیم حاصل کر لیتے ہیں۔ تم خیال کرتے ہو۔ کہ موقعہ کوئی بڑی اور غیر معمولی چیز ہے۔ لیکن اصلی بات یہ ہے۔ کہ اوپر کی جگہ پر پہنچنے کا زینہ اسی کام میں ہے۔ جو تم کر رہے ہو۔ صرف طریقے کا فرق ہے۔ جو کام تم کر رہے ہو وہ کس حیثیت کا ہے۔ اس بات کا کچھ مضائقہ نہیں +

اکثر اوقات لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ لڑکوں کے لئے جو اچھے موقعے پہلے تھے۔ اب نہیں رہے۔ اس بات سے تم گمراہ نہ ہو جانا۔ ویبسٹر اور چوٹ کے وقت میں بھی نوجوان اشخاص کی یہ رائے تھی۔ ویبسٹر سے کسی نے کہا تھا۔ کہ جو موقعے تم کو اور چوٹ کو نصیب ہیں ایسے موقعے آئندہ طالب علمان قانون کو نہیں مل سکیں گے۔ مگر یاد رکھو۔ ان اعلیٰ درجہ کے قانون دانوں کو بڑے بڑے اور دیر تک چلنے والے مقدموں میں اتنی فیسیں نہیں ملی تھیں جو آج کل کے وکیلوں کو صرف اپنے دفتر میں مشورہ دینے سے مل جاتی ہیں۔ آجکل کے معمولی حکیم اور سرجن ان فیسوں کی مقدار سن کر ہنس پڑینگے جو پچاس سال پہلے ان کے ہم پیشہ لوگوں کو ملتی تھیں۔ زمانہ حال میں بہت سے کام ایسے ہیں۔ جن کے لئے ضرورت ہے ایسے اشخاص کی جو اسامیوں پر مقرر ہو کر دس ہزار ڈالر سالانہ سے لے کر پچاس ہزار ڈالر سالانہ تک کمائیں +

جہاں تم کھڑے ہو۔ شاید وہاں اتنا انبوہ لوگوں کا ہو۔ جہاں تل دھرنے کو بھی جگہ نہ ہو۔ مگر اس جگہ سے ذرا اوپر کافی جگہ ہے۔ ہزارہا عورتیں اور مرد بے روزگار پڑے پھرتے ہیں۔ مگر ہر پیشہ کے دروازے پر ایک مستقل اشتہار لگا ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ "ضرورت ہے آدمی کی"۔ تمام دنیا بہتر تربیت یافتہ مردوں اور عورتوں کی بہتر منتظموں کی۔ اور بہتر رہنماؤں کی تلاش میں ہے۔ آئندہ زمانے کے فاتح آدمی اور عورتوں کے لئے

بڑی بڑی تنخواہیں بڑے بڑے انعام انتظار کر رہے ہیں +

کون کامیاب ہو سکتا ہے - جس شخص میں موقع کو گرفت کرنے اور جدوجہد کر کے اپنی روٹی کمانے کی ہمّت ہے - اس کے انتظار میں بڑی شان دار کامیابی بیٹھی ہوئی ہے - یاد رکھو کہ تمہارے لئے بڑا موقع تمہارے اندر ہے - جب تک تمہارا یہ خیال رہتا ہے - کہ موقع کسی اور جگہ یا کسی اور آدمی میں ہے - اس وقت تک تم کو سوائے ناکامیابی کے کچھ نہیں مل سکتا - تمہارا موقع تمہاری ذات کے اندر ملفوف پڑا ہے - جیسے کہ شاہ بلوط کا بڑا درخت چھوٹے سے بیج میں بند پڑا ہے - اسی طرح تمہاری کامیابی کی طاقت تمہارے اندر مخفی ہے - تمہاری کامیابی کیا ہے - وہ تمہاری ذات کا اظہار - انکشاف اور بالیدگی ہے - ہم لوگ ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں - جبکہ عجیب وغریب نشو ونما اور ہمّت وحوصلہ کے کام ہو رہے ہیں - بیسویں صدی زبان حال سے پکار رہی ہے - کہ اوپر چلو - جن زینوں سے تم کو اوپر جانا ہے - وہ تمہارے ارد گرد ہیں - دنیا میں کوئی شہر کوئی گاؤں ایسا نہیں - جہاں بڑی لیاقت - بڑی ہمت والے نوجوان مردوں اور عورتوں کی ضرورت نہ ہو - کہ وہ ان شاندار موقعوں اور ممکنات پر قابو پائیں - جوان کا انتظار کر رہے ہیں - نئی تہذیب نئے سے نئے اور بہتر سے بہتر انعامات پیش کر رہی ہے - لیکن ان انعاموں کو جیتے گا وہی شخص جس کے پاس سابق سے بہتر ساز وسامان اور بہتر تعلیم وتربیت ہے - اگر انعامات پہلے سے بڑے ہیں تو ان کے واسطے بڑی تیاری کی بھی ضرورت ہے - صرف وہی شخص کامیاب ہونے کی امید کر سکتا ہے - جو اپنے موقعے کے لئے کیل کانٹے سے لیس ہے ؎

کامیابی کا اسی شخص کے سر سہرا ہے
جو کہ مصروف بہمہ تن رہے موقعے کے لئے

باب سوم

تمہیں کس نے روکا ؟

کیا کوئی سدِّ راہ ہوتا ہے   تم جو بڑھتے نہیں اگر آگے

اگر کوئی تندرست۔ تنومند اور تعلیم یافتہ نوجوان آدمی اس سرزمین میں کہ جہاں عمدہ موقعے بکثرت ہیں۔ اس بات کی شکایت کرے۔ کہ زمانہ بُرا ہے۔ تو اس سے بڑھ کر حسرت ناک نظارہ اور کونسا ہوگا۔ کیا کوئی ایسا ملک ہے یا کوئی زمانہ تاریخ دنیا میں ایسا آیا ہے۔ جہاں موقعے اس سے زیادہ اور وقت اس سے بہتر تھا؟

اس ملک میں ہزاروں نوجوان ایسے ہیں۔ جو اپنی ناکامیابی کی یا کوئی کار نمایاں نہ کر سکنے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ سوسائٹی میں نقص ہیں۔ سیاسی حالات عجیب ہو رہے ہیں۔ لوگوں کی زیادہ تعداد کو کام کرنا اور بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔ اور معدودے چند نکمّے اور سُست اشخاص روپیہ اور اچھی اچھی چیزیں اڑائے لئے جا رہے ہیں۔

بہت سے نوجوان مرد اور عورتیں اس انتظار میں کہ کوئی بات ان کے حق میں واقع ہوگی یا کوئی آدمی ان کو سہارا دیگا۔ اپنی زندگی۔ سستی اور کاہلی میں گذار دیتے ہیں جبکہ اور لڑکے اور لڑکیاں جن کو اول الذکر لوگوں کی نسبت نصف بھی موقعے نصیب نہیں ہوتے۔ اپنی تعلیم خود کرتے ہوئے افلاس و غریبی سے اپنے آپ کو نکال کر بلندی پر پہنچ جاتے ہیں ؎

یارانِ تیز گام نے منزل کو جالیا   ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

اس سے بڑھ کر اور کونسا ناقص خیال ایک نوجوان آدمی کے دماغ میں داخل ہو سکتا ہے۔ کہ اچھے موقعے صرف زمانہ گذشتہ میں تھے۔ اور اب بغیر کسی شخص کی مدد کے زندگی کی ابتدا کرنی مشکل ہے÷

تمہاری گھڑی کی بڑی کمانی گھڑی کے غلاف سے باہر نہیں۔ کوئی بیرونی طاقت یا قوت تمہاری گھڑی کا وقت درست نہیں رکھ سکتی ہے۔ جس طرح ٹھیک ٹائم رکھنے والی بڑی کمانی گھڑی کے اندر ہے۔ اسی طرح جس طاقت کی مدد سے تم کو منزل مقصود پر پہنچنا ہے۔ وہ کسی اور میں نہیں وہ طاقت اگر کہیں ہے۔ تو تمہارے اندر ہے۔ ایک ادھیڑ عمر کا شخص نیویارک کے ایک کارخانہ میں ملازم تھا۔ اس کو وہاں سے علیحدہ ہونا پڑا۔ کیونکہ اس نے اپنی تنخواہ میں دو صد ڈالر سالانہ کا اضافہ طلب کیا تھا۔ اس شخص نے مجھے خط میں لکھا۔ کہ اس کارخانہ میں اس نے بائیس سال ملازمت کی۔ اور دوران ملازمت میں ہمیشہ ایمانداری سے محنت کرتا رہا۔ اور ہر طرح سے اس بات کی کوشش کرتا رہا۔ کہ کارخانہ کے کام میں ترقی ہو۔ لیکن بائیس سال تک ملازمت کرنے پر بھی اس کی تنخواہ صرف ایک ہزار ڈالر سالانہ ہی رہی۔ اس شخص کو اس بات کی شکایت ہے۔ کہ کارخانہ نے اس کی ترقی میں رکاوٹ ڈالی۔ اور اس کے ساتھ بے انصافی کی۔ آج کل یہ شخص نیویارک میونسپل کمیٹی میں بمشاہرہ بارہ ڈالر فی ہفتہ ملازم ہے۔ ظاہرا طور پر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بائیس سالہ ملازم کو برطرف کر دینے کا کام کارخانہ کی جانب سے بڑی سختی اور بے رحمی کا کام تھا۔ لیکن یہ الزام کہ کسی نے اس کو ترقی کرنے سے روکے رکھا۔ بالکل دیگر معاملہ ہے۔ بڑی بات تو یہ ہے کہ اگر یہ شخص اپنی خدمات کو بیش قیمت بنا دیتا تو کارخانہ کے لئے اس کو برطرف کرنا سخت بے وقوفی کا کام تھا۔ اور کارخانہ کس طرح ایسے شخص کی خدمات کو خود بخود ضائع کر دیتا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اس عرصہ بائیس سال [illegible] بیسیوں آدمی جو اس کارخانہ میں ملازم تھے ترقی پا گئے۔ جتنے

وقت میں یہ شخص ایک ہزار ڈالر سالانہ تک پہنچا۔اس کے رفیقوں میں سے بعض پانچ
ہزار اور بعض اس سے بھی زیادہ تک پہنچ گئے۔ ان میں کئی ایک ایسے بھی تھے۔جو
اس شخص سے بہت نچلے درجہ پر ملازمت شروع کرنے کے باوجود سپرنٹنڈنٹ یا
منیجر یا کارخانہ کے حصہ دار بن گئے۔کیا کوئی صاحب ہوش و حواس یہ کہ سکتا ہے۔کہ
جتنی ترقیاں اور لوگوں کو ملیں وہ بہ سبب رعایت و پاس داری دی گئیں۔اور لیاقت
کا خیال نہیں رکھا گیا۔کیا کوئی سرکار یا کارخانہ دار ملازم رکھنے میں اپنے مفاد کا خیال
نہیں کیا کرتا اور کیا یہ لوگ اپنے نفع و نقصان کی باتیں نہیں سمجھتے +

بات دراصل یہ معلوم ہوتی ہے۔کہ یہ شخص اپنی ترقی میں خود حارج رہا۔اس
کی ناکامیابی کا موجب خود اس میں موجود تھا۔نہ کہ کارخانہ میں۔یہ شخص یہ خیال کرکے
کہ اس کو ترقی کرنے سے روکا گیا۔اور اور لوگوں کو ترقی کرنے میں امداد دی گئی۔اطمینان
قلب حاصل کر سکتا ہے۔مگر اُس کا یہ خیال صداقت اور حقیقت سے کوسوں دور ہے۔
بہت لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔کہ کوئی بیرونی حالت ایسی موجود ہے۔جو ان کو پستی و
ضلالت میں رکھتی ہے۔اور یہ کہ اگر وہ ان حالات سے بچے رہیں تو وہ ضرور کچھ کر
دکھائیں۔مگر کوئی طاقت ان کو کارنمایاں کرنے سے روکے رکھتی ہے۔اکثر اوقات
میرے پاس نوجوان مردوں اور عورتوں کے خطوط آتے رہتے ہیں۔جو اس بات کی سخت
شکایت لکھتے رہتے ہیں۔کہ حاسد حریف ان کو بڑھنے اور ترقی کرنے نہیں دیتے۔
ایک دواخانہ کا نوجوان کلرک مجھے لکھتا ہے۔کہ دس ڈالر ہفتہ وار تنخواہ پر وہ بُری
طرح سے اڑا ہوا ہے۔اور آئندہ ترقی کا کوئی ذریعہ اسے دکھائی نہیں دیتا۔کتخدا
مردوں سے یہ شکایت سننے میں آتی ہے۔کہ شادی سے پہلے جو ان کی آمدنی تھی۔
وہی اب ہے۔اور بڑھے ہوئے اخراجات ان کی ترقی میں حارج ہو رہے ہیں۔اور
بعض یہ لکھتے ہیں۔کہ ان کو چھوٹے چھوٹے شہروں میں ناموافق طبع ملازمت کرنی

پڑتی ہے۔ جہاں ترقی کرنے یا آگے بڑھنے کا کوئی موقعہ یا گنجائش نہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ سخت محنت کرنے کے باوجود صرف اس قدر کما سکتے ہیں۔ جس سے شکم پُری ہو سکے۔ کئی لوگ اس بات کے شاکی ہیں۔ کہ ان کو بیمار رشتہ داروں کی مدد کرنی پڑتی ہے۔ کئی یہ گلہ کرتے ہیں۔ کہ پرانے قرضوں کی ادائیگی کا بوجھ ان کو دبا رہا ہے۔ ان سب کو دنیا میں ترقی نہ کرنے کی کوئی نہ کوئی خاص وجہ دکھائی دیتی ہے۔ بعض حالات میں تو خط لکھنے والے اس بات کا پتہ ہی نہیں دے سکتے۔ جو ان کو ترقی کرنے سے روکتی ہے۔ لیکن وہ یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ کوئی نہ کوئی بات ان کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہو رہی ہے۔ اور وہ اس کا نام قسمت رکھ دیتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ سب سے زیادہ گلہ شکوہ کرتے رہتے ہیں۔ ایک اور قسم کے لوگ ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ جن بندھنوں سے وہ بندھے ہوئے ہیں اگر وہ کاٹ دئے جاویں۔ تو وہ عجیب و غریب کام کر دکھائیں اگر وہ ان بیڑیوں کو توڑ سکیں۔ جو ان کو ناموافق طبع کاموں میں جکڑے رکھتی ہیں۔ یا ان کو دوسروں کی مدد کے لئے مجبور کرتی ہیں۔ جن کی وجہ سے ان کو کھیتوں میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اور شہروں میں جہاں بڑے بڑے موقعے ملتے ہیں۔ جانا نہیں ملتا اور اگر یہ مخالف حالات دور کر دئے جاویں۔ تو وہ ایسے کارہائے نمایاں کر دکھائیں۔ جن سے دنیا بے حد متعجب ہو۔ ایسے لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اگر رکاوٹیں ان کے رستہ سے دور ہو جاویں اور ان کی ترقی میں حارج ہونے والے اسباب نہ رہیں۔ تو وہ ایک ایسے عقاب کی طرح جو پنجرے سے آزاد ہو کر فضائے آسمان میں بلند پرواز ہوتا ہے۔ بڑے بڑے موقعوں کی صاف ہوا میں اُڑا اُڑ کر اپنی زندگی کو زیادہ شاندار اور مکمل بنا سکتے ہیں +

اس خیال کو دل میں جگہ دے کر خواب خرگوش میں نہ پڑے رہو۔ کہ کوئی تم کو پستی میں رہنے پر مجبور کر رہا ہے۔ ایسی بیہودہ بات زبان پر کبھی نہ لانا۔ کوئی سمجھدار آدمی اس کا یقین نہیں کریگا۔ اگر ایسی بات کہو گے۔ تو لوگ تمہارا مذاق اڑائینگے۔ صرف ایک بات تمہارے

راستہ میں رکاوٹ ہے۔اور وہ تمہاری اپنی ذات ہے۔غالباً کہیں نہ کہیں تمہارے اندر کچھ نہ کچھ نقص ہے۔اس میں شک نہیں کہ کئی آقا اپنے ملازموں کے ساتھ ناانصافی کا سلوک کرتے ہیں۔اور بجائے ترقی دینے کے ان کا تنزل کرتے ہیں۔مگر کلیہ قاعدہ یہ ہے۔کہ ایسی باتیں صرف عارضی ہوتی ہیں۔اور ملازموں کو عموماً ان کے حسب حال جگہ کہیں نہ کہیں ضرور مل جاتی ہے +

ترقی کرنے والے کارخانوں کے مالک ہمیشہ چیدہ آدمیوں اور عورتوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ایسے چیدہ مردوں اور عورتوں کی جستجو ان کو رہتی ہے۔جو عوام سے الگ ہو کر کوئی نرالی طرز کا کام کر دکھاتے ہیں۔یا کام کرنے کے عملوں میں کفایت شعاری کا کوئی ایسا طریقہ رائج کر دیتے ہیں کہ جس سے کام میں آسانی پیدا ہو جائے۔کارخانے والے ایسے ملازموں کی تلاش میں رہتے ہیں۔جن میں سرگرمی اور اعلےٰ لیاقت کے نشان موجود ہوں۔ان کو جستجو رہتی ہے۔ترقی کرنے والے ملازموں کی۔جن میں بہبودی کا خیال ہو۔اور ان کے کام کو خاطر خواہ بنانے میں مدد دے سکیں۔ان کو اچھی طرح سے معلوم ہے۔کہ مشین کی طرح کام کرنے والے آدمیوں کی کوئی کمی نہیں۔ایسے لوگ گروہ در گروہ ملتے ہیں۔جن کو اگر کسی اسامی پر مقرر کر دیا جاوے تو وہ اس اسامی کا کام چلاتے رہیں گے۔ایسے ٹکے چال چلنے والے آدمیوں کی کوئی کمی نہیں۔مگر ضرورت ہے نرالے پن کی۔امتیازی شخصیت کی۔اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق طرز و اطوار عمل کی۔ان کو ضرورت ہے ایسے ملازمین کی جو زور و ہمت کو کام میں لا سکیں۔نہ چیخیں نہ چلائیں نہ شکوے شکایت زبان پر لائیں۔نہ حیلہ بہانہ بناویں۔اور نہ ہر بات میں سوال پوچھنے کی ان کو ضرورت ہو۔ایسے ملازم کی ترقی میں کوئی بات سد راہ نہیں ہو سکتی۔کوئی شخص ان کی ترقی میں ہارج نہیں ہو سکتا +

اتفاقاً اگر کوئی شخص تمہارے عروج اور تمہاری ترقی کے راستہ میں کسی خود غرضی سے

ہارج ہو۔ تو تم کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ کوئی تم کو پستی میں رکھنا چاہتا ہے۔ اور اس بات سے آگے بڑھنے کے لئے تم میں زیادہ جوش پیدا ہونا چاہیئے۔ یہ تو بڑی اچھی علامت ہے۔ کہ اس شخص کے خوف کے لئے کوئی وجہ ہے۔ اور تمہارے اندر اچھی اسامی پر جانے کا مصالحہ موجود ہے۔ اس بات سے تمہارا حوصلہ بڑھنا چاہیئے۔ اور تم کو دُگنی محنت سے کام کو زیادہ خوبی سے کرنا چاہیئے۔ جس کام کو تم ہاتھ لگاؤ۔ اس پر عمدگی کی مُہر لگا دینی چاہیئے۔ اور جو شخص تم کو نیچے رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کی نسبت زیادہ نفاست سے کام کو انجام دینا چاہیئے۔ زیادہ خوش دلی عمل میں لانی چاہیئے۔ اور آدمیت کی زیادہ خوبیوں کا اظہار کرنا چاہیئے۔ تاکہ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ اسامی جس کے لئے تم کوشش کر رہے ہو۔ یا اس سے بہتر کوئی اور جگہ تم کو مل جاوے ؎

عمل ہو خوش دلی پر اور ہو اظہار خوبی کا

تو پھر مشکل نہیں دنیا میں اچھا مرتبہ ملنا

لنکن کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ وہ ہر ایک موقع کو بڑا موقع بنا لیتا تھا۔ اس کے دل میں یہ خیال رہتا تھا۔ کہ کون جانے؟ کوئی شخص کسی بڑی اور بہتر بات کے لئے اس کا اندازہ لگا رہا ہو۔ کوئی شخص ہو۔ اس کے کاروبار زندگی شروع کرنے وقت کوئی بات بھی حقیر و خفیف اور نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہوتی۔ جو نوجوان ترقی کر رہا ہے۔ اس کے لئے کوئی بات بھی خفیف نہیں۔ کیونکہ ایک ذرا سی لغزش سے وہ قعرِ ضلالت میں گر سکتا ہے جب کوئی لڑکا کوئی پیغام لے جاتا ہے۔ یا کسی دفتر میں داخل ہو کر کسی شخص کے ہاتھ میں جس کو ملازم کی ضرورت ہے۔ کوئی خط دیتا ہے۔ تو اس کو معلوم نہیں ہوتا۔ کہ میرے طرز عمل سے میرے مستقبل کا اندازہ اس شخص کی نظر میں کیا لگیگا۔ جب وہ کوئی کام کر رہا ہے تو ممکن ہے کہ کوئی شخص بازار میں اس کو غور سے دیکھ رہا ہو۔ اس لڑکے کے مُنہ سے نکلی ہوئی بات۔ اس کا طرز خرام۔ رستہ میں اس کی کاہل الوجودی کا اظہار۔ دریچوں میں

سے جھانکنے کی عادت یا کام کو جلدی، اور اچھی طرح سے کرنے کے خیال سے جلدی جلدی چلنا۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں اس کے لئے اسامی کے حاصل کرنے میں مفید یا ناقص ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کوئی لڑکا معمولی سے کام کے کرنے میں بھی کسی قسم کی فروگذاشت بغیر نقصان اٹھائے نہیں کر سکتا۔

ہر کام کو اچھی طرح سے انجام تک پہنچاؤ۔ کوئی شخص ہو۔ اگر اس بات کو اپنی زندگی کا طرزِ عمل بنالے۔ وہ کبھی ناکامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ کسی بات کو بھی معمولی یا خفیف سمجھتا ہے۔ یا یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ اوہ یہ تو کچھ بھی نہیں۔ اس میں دھرا ہی کیا ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے۔ کہ ایسی حقیر سی بات میں اپنی ہمت و طاقت صرف کروں۔ تو وہ اپنے آپ میں ایک ایسی عادت پیدا کر لیتا ہے۔ جس سے اس کے تمام کام خراب ہو جائینگے وہ بعد ازاں اگر ان کے کرنے کی کوشش بھی کریگا۔ تو وہ کوشش رائگاں جائیگی۔

اگر تم کسی دکان میں نوکر کی حیثیت سے میز کے پیچھے کھڑے ہو کر کام کرتے ہو۔ اور تمہاری خواہش ہے کہ تم اس کام سے ترقی کر جاؤ۔ تو ضروری ہے۔ کہ محنت کرو۔ خوش خُلق بنو۔ اور لوگوں کو ممنونِ احسان بنانے والے کام کرو۔ جو لوگ یہ شکایت کیا کرتے ہیں۔ کہ ان کو اعلےٰ عہدے نہیں ملتے۔ ان میں نقص یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ کہ اعلےٰ عہدے پر پہنچنے کے لئے موجودہ کام اور موجودہ کام کو کرنے کا طریقہ ایک زینہ ہے۔ اور ترقی کرنے کا موقعہ اس بات میں ہے۔ کہ موجودہ اسامی کے فرائض کو مستعدی سے اچھی طرح اور قابلیت کے ساتھ سرانجام کیا جاوے۔

دو کلارک ہیں۔ ایک ہی کارخانہ میں اکٹھے کام کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کی تنخواہ کا بہترین حصہ وہ چک نہیں۔ جو اس کو ہفتہ بعد یا مہینے بعد ملتا ہے۔ بلکہ وہ موقع ہے۔ جس سے فائدہ اٹھا کر وہ کام سیکھ سکتا ہے۔ یا اس میں سے کامیابی کا راز معلوم کر لیتا ہے۔ اور راز بھی ایسا۔ جس کے معلوم کرنے کے

لئے کارخانہ کا مالک اپنی تمام زندگی اور بہت سا روپیہ لگا دیتا۔ یہ کلارک چشم دل اور گوش ہوش کھول کر کام کرتا ہے۔ ہر وقت نئے نئے طریقے کام کے سوچتا رہتا ہے۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ کہ وہ آخر کار نوکر سے مالک بن جاتا ہے۔ برخلاف اس کے دوسرے کلارک کو اپنے کام میں سوائے تھکا دینے والی محنت اور دوامی کلارکی کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا +

ہمارا ایک نامہ نگار بیان کرتا ہے۔ کہ اس کے پاس ایک سو ایکڑ زمین ہے۔ اور چار آدمیوں کی پرورش کا بار اس کے ذمہ ہے۔ اسی طرح اگر تمہارے پاس بھی اتنی زمین ہو۔ اور اتنے ہی آدمیوں کی پرورش کا بار تمہارے ذمہ ہو۔ تو بشرطیکہ تمہارے اندر ہمت و حوصلہ۔ سمجھ بوجھ اور ترقی کا خیال ہو تو تم نہ صرف اپنے دست نگر لوگوں کی پرورش کر سکتے ہو۔ بلکہ تم اپنے واسطے اچھی تعلیم کا بندوبست بھی کر سکتے ہو کیونکہ جن کتابوں کی تم کو ضرورت ہے۔ وہ تم خرید سکتے ہو۔ اور اگر تم کو کام کا انتظام کرنا اور کاروبار کو طریقے سے چلانا آتا ہے۔ تو تم کو ان کتابوں کے پڑھنے کے لئے وقت بھی کافی مل سکتا ہے +

اگر تمہارے اندر وہ باتیں ہیں۔ جو کامیابی کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ تو کوئی شخص تم کو زندگی کی دوڑ میں پیچھے نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ اگر موجودہ اسامی پر تم کو ترقی کا موقع نہیں ملتا۔ تو کسی نہ کسی جگہ ضرور مل جاویگا۔ یہ بات یاد رہے۔ کہ ترقی تمہاری اتنی ہی ہو سکتی ہے۔ جتنا تمہارا ارادہ ہے۔ اس سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ جب تک تم کو یہ خیال لگا رہیگا۔ کہ تم جکڑے ہوئے ہو۔ اور حرکت نہیں کر سکتے۔ تو تم نہ اُٹھ سکتے ہو اور نہ ہی آگے بڑھ سکتے ہو۔ جو شخص اپنے دل میں یہ مانے بیٹھا ہے۔ کہ میں سدا کلارک ہی رہونگا۔ جب تک وہ اپنے خیالات کو نہیں بدل دیتا۔ وہ کبھی بھی مالک یا مینیجر نہیں بن سکتا۔ ایسے شخص کو جکڑے رکھنے والی زنجیر اس کی کم اعتقادی اور

کم حوصلگی ہے۔ اور کوئی بات نہیں +

جس طرح پتھر کو اوپر پھینکیں۔ تو وہ تھوڑی دیر بعد زمین پر گر پڑتا ہے۔ اسی طرح جس چیز کو ہمارا دل چاہتا ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے ہم لگاتار کوشش کرتے ہیں۔ وہ چیز قدرتی طور پر ہم کو مل جانی چاہئے۔ پتھر کی حالت میں جو کام کشش زمین کرتی ہے۔ وہی کام ہماری خواہش۔ ہماری طلب۔ ہماری ترقی کی تمنا۔ اور مقصود کے حاصل کرنے کی سعی و کوشش مطلوبہ نتیجہ پیدا کرنے میں کرتی ہے +

ہم اوپر دوائی خانہ کے ایک کلارک کا ذکر کر چکے ہیں۔ اگر آج یہ کلارک مصمم ارادہ کرلے کہ میں اپنے پیشہ کی چوٹی تک ضرور پہنچونگا۔ اور فرصت کے وقت میں وہ دل لگا کر علم کیمیا سیکھنا شروع کر دے۔ ہر بات میں ترقی کے خیال کو دل میں جگہ دے۔ ضرورت زمانہ کے مطابق کام کے طریقے عمل میں لاوے۔ اور اپنے مالک کے دل میں یہ خیال پیدا کر دے۔ کہ اس کا ارادہ محنت کرکر کے دوائی ساز بننے یا کسی دوائی خانے کے مالک بننے کا ہے۔ تو بہت عرصہ نہیں لگیگا۔ کہ یہ شخص اپنی دس ڈالر ہفتہ وار مشاہرہ والی اسامی سے ترقی کر جائیگا۔ کام سیکھنے کے دوران میں یہ شخص اپنی تھوڑی تنخواہ سے کئی گنا زیادہ کما سکتا ہے۔ یہ کمائی روپیہ پیسہ کی صورت میں گو نہ ہو۔ مگر اس کو اپنے پیشہ کے بہت سے راز معلوم ہو جائیں گے۔ کارخانہ کا مالک اس علم کے حاصل کرنے میں رکاوٹ ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور تجربہ اور کوشش سے جو ہوشیاری لیاقت اور چستی حاصل ہوتی ہے۔ ان کے حصول میں کوئی چیز سد راہ نہیں ہو سکتی +

گلے اور شکووں سے لبریز میرے دوست! کیا تم کو معلوم ہے۔ کہ دنیا میں قابل حصول کامیابی کس طرح حاصل کیا کرتے ہیں۔ اور کامیابی کی قیمت کس طرح ادا کیا کرتے ہیں۔ کامیابی کے لئے تم نے کیا کچھ کوشش کی ہے۔ کیا

کبھی تم نے زور سے مٹھیاں باندھ کر دانت بھینچ کر اور پیچھے نہ ہٹنے کا مصمم ارادہ کر کے کامیابی اور اقبال مندی کا رخ کیا ہے۔اور یہ دل میں ٹھان لیا ہے۔ کہ خواہ کچھ ہو۔تم اپنے ارادے سے باز نہیں آؤگے۔سیدھے وہاں پہنچو گے۔ دائیں بائیں نہیں جاؤ گے۔اگر ایسا ارادہ نہیں کیا۔تو تم کو کامیابی کی کمی کی شکایت بھی نہیں کرنی چاہیئے ؎

جس انعام کا تم انتظار کر رہے ہو۔اس کو چابک دست مصمم ارادے سے آگے بڑھنے والے اور ہمت و حوصلے والے آدمی حاصل کر لیتے ہیں۔خوش بختی کبھی بھی بالکل تمہارے پاس نہیں آتی۔تم کو چاہیئے۔کہ اس کے استقبال میں آدھا راستہ آگے بڑھو۔جب تک تم اس کی طرف حرکت نہیں کرتے۔وہ بھی تمہاری جانب نہیں بڑھتی۔تم کو پہل کرنی چاہیئے۔بغیر مصمم ارادے اور لگاتار کوشش کے تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔اگر تم موقع کو صرف انگلیوں کے سروں سے پکڑو۔ تو تم کبھی بھی کوئی قابل قدر کام نہیں کر سکتے۔تم کو چاہیئے۔کہ کوٹ اتار دو۔ آستینیں چڑھا لو۔اور مقصد کے حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگی کی تمام طاقت اس میں لگا دو ؎

خُدا نے بھی کبھی اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

اگر ہر شخص اپنی ملازمت میں اپنی ضمیر کے مطابق کام کرے۔تو صرف ایک سال میں تہذیب و شائستگی میں انقلاب عظیم پیدا ہو جاوے ؎

تو در زیر درختاں ہمچو طفلاں آشیاں بینی
بہ پرواز آ کہ سیرِ مہر و ماہے مے توان کردن

باب چہارم

تمہاری قسمت تمہارے ہاتھ میں ہے

ے نہیں قسمت کسی دیگر کے قبضے میں ارے ناداں
اگر کچھ لینا چاہے گا تو لے کر ہی اُٹھے گا
ے نہ رکھو کاتب تقدیر پر الزام قسمت کا
تمہارے ہاتھ میں اے دوستو قسمت تمہاری ہے

ادھیڑ عمر کے کوئی سے دس آدمی لے لو - اور ان سے سوال کرو - کہ کیوں وہ اب تک بڑی مشکل سے صرف اپنا گذارہ ہی کر سکتے ہیں - ان میں سے ۹ جواب دینگے کہ ہم کو موقع نہیں ملا - ہماری ترقی کے راستہ میں رکاوٹیں تھیں - حالات ہمارے مخالف تھے - اور لڑکوں کی طرح ہم کو موقعے نہ ملے - ہماری تعلیم و تربیت ٹھیک طرح نہ ہوئی - غرضیکہ اس قسم کا کوئی نہ کوئی بہانہ پیش کر دینگے ؛

ہماری رائے میں غالباً عالم شباب یا عنفوان شباب میں ضرور ایک دفعہ سے زیادہ ان کو موقعے ملے ہونگے - مگر ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں تھا - کہ اچھے موقع کے معنی کیا ہیں - اور یہ پتہ نہیں تھا - کہ جو کام کیا جائے - خوشدلی سے پھرتی سے اور خوش اسلوبی سے کرنا چاہئے ؛

جب یہ لوگ لڑکے تھے - تو انہوں نے اس بات کو نہیں سمجھا ہوگا - کہ ہر کام میں خوش اخلاقی - چستی و چالاکی - ہمت و حوصلہ کا موقعہ ہوا کرتا ہے - سکول کا ہر ایک سبق - کامیابی کی تعمیر میں بنیادی پتھر کا کام دیا کرتا ہے - ان لوگوں نے

یہ نہیں سوچا ہوگا۔ کہ کاہلی اور بے چارگی میں صرف کیا ہُوا وقت اخلاق پر بُرا اثر ڈالتا ہے۔ اور ان دونوں بُری عادتوں کا تانا بانا زندگی کو ہمیشہ کے لئے خراب کر دیتا ہے۔ اور آدمی کو لعنت و ملامت کا ہدف بنا دیتا ہے۔ انھوں نے اس بات کو نہیں سمجھا ہوگا۔ کہ مالک کو گستاخی سے دیا ہُوا جواب اور کام میں کی ہوئی بےپروائی اور سستی، آنے والے زمانے میں ڈراؤنی شکلیں اختیار کر کے ان کی کامیابی اور مسرت کا ستیاناس کر دینگی۔ ان لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہوگا۔ کہ فرض سے کنارہ کشی اور کام کے وقت میں سے اڑائی ہوئی فرصت بڑی فائدہ کی چیزیں ہیں۔ ان کے خیال میں یہ نہیں آیا ہوگا۔ کہ یہ باتیں جو ظاہرا بالکل بے ضرر معلوم ہوتی ہیں۔ آخرکار بڑے بھاری نقص بن جائینگے۔ اور ان کی آئندہ کامیابی کو ملیامیٹ کر دینگے یہ بات انھوں نے کبھی نہیں سوچی ہوگی۔ کہ ان کے بیہودہ فضول طریقے۔ ان کی بے پرواہی۔ ان کی بات بات میں جھگڑا پیدا کرنے والی عادات۔ ان کی آئندہ کامیابی کے راستے میں بڑی رکاوٹیں ثابت ہونگی۔ اور منزل مقصود تک پہنچنے میں ہارج ہو جائینگی۔ یہ بات ان کی عقل میں آئی ہی نہ ہوگی۔ کہ جوانی کی ظاہرا معمولی معمولی باتیں۔ ان کو ہمیشہ کے لئے پاسبانی۔ کلارکی یا کھیت پر کام کرنے والے مزدوروں کی حیثیت میں رکھیں گی۔ اور بالغ ہونے پر عالم شباب کے نقص دور کرنے ناممکن ہو جائینگے۔ ان کو اس بات کا یقین آنا ہی مشکل ہے۔ کہ عالم شباب کی یہی وہ باتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ اب تک دس یا پندرہ ڈالر ہفتہ واری تنخواہ پر پڑے سڑ رہے ہیں ؛

ہزاروں نوجوان آدمی اچھے موقعوں کی تلاش میں سرگردان پھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے دل میں یہی خیال معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوائے اچھا موقع دریافت کر لینے کے اور کوئی کام انہیں کرنا ہی نہیں ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ خواہ تم کہیں ہو

مرد ہو یا عورت ہو۔ تمہارے آباؤ اجداد کچھ ہی کیوں نہ رہے ہوں۔ تم نے خواہ کسی کالج یا سکول میں تعلیم پائی ہو۔ تم کو مدد دینے والا خواہ کوئی شخص ہو دراصل تمہارا بہترین موقع تمہارے اندر ہے۔ جو مدد تم کو اوروں سے ملتی ہے۔ وہ تمہارے سے باہر ہے۔ قابل لحاظ بات یہ ہے کہ تم کیا ہو۔ اور خود کیا کرتے ہو +

خود اعتمادی کی عادت اور اپنے اندر سے ذرائع ترقی معلوم کرنے کا ارادہ یہ دو باتیں طاقت کو نشوونما دیتی ہیں۔ لاٹھی اور بیساکھی لنگڑے لولوں کے واسطے ہوتی ہے۔ قابل کار جسم والے نوجوانوں کے لئے نہیں۔ جو شخص دوسروں کی عقل کی لاٹھی اور بیساکھی کے سہارے زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ بہت دور تک نہیں چل سکتا۔ اور نہ کافی طور پر کامیاب ہو سکتا ہے +

ہنری وارڈ بیچر کا قول ہے۔ کہ آدمی کو اس بات کا خیال نہیں چاہئے۔ کہ مجھے کیا ملتا ہے۔ بلکہ اس کو سوچنا چاہئے۔ کہ میں کیا ہوں۔ اس بات کا مضایقہ نہیں۔ کہ تم کیسے عالی نسب ہو؟ کتنی دولت تمہارے پاس ہے؟ کون کون شخص تم کو سہارا دینے والے ہیں؟ سوسائیٹی میں تمہارا کتنا کچھ رسوخ ہے۔ خواہ یہ سب باتیں تم میں موجود ہیں۔ لیکن اگر تمہارے اندر وہ بات نہیں۔ کہ تم سہاروں اور آسروں کے بغیر چل سکو۔ تو ہرگز تم کو کسی بڑی حد تک کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی +

کامیابی کے مندر میں داخل ہونے کے لئے کوئی چوپٹ کھلا دروازہ موجود نہیں جو شخص اندر داخل ہوتا ہے۔ وہ دروازہ کھولنے کے لئے کنجی خود بناتا ہے۔ ایک آدمی دوسرے کے لئے اس مندر میں داخل ہونے کا انتظام نہیں کر سکتا۔ جہاں سے وہ داخل ہؤا ہے۔ وہاں سے اس کے بیٹے پوتے بھی داخل نہیں ہو سکتے۔ جس کنجی سے تمہارا بڑا موقع تمہارے لئے کھل سکتا ہے۔ وہ کنجی تمہیں خود بنانی پڑیگی کوئی خارجی طاقت یا اثر رشتہ داروں یا دوستوں کی مدد اس کنجی کو نہیں بنا سکتی +

نوجوان لنکن نے جب باتیں کرتے کرتے یہ کہا - کہ شاید میں کسی دن پریذیڈنٹ بن جاؤں - تو مسٹر کرافورڈ اس کی اس مذاقیہ گفتگو پر ہنس پڑے - تب لنکن بولا - "ہنسنے کی کیا بات ہے - میں مطالعہ و محنت کرکے تیاری کرونگا - شاید ہے - کہ پریذیڈنٹ بننے کا موقعہ مل جائے" کیا تم خیال کرتے ہو - کہ اگر یہ لڑکا اپنی طاقتوں کی اچھی طرح سے غور و پرداخت نہ کر لیتا - اور اپنی متمائز قابلیت کی نشو و نما اچھی نہ کرتا - تو کوئی زمینی طاقت اس غریب بھدے دیہاتی صحرا نشین لڑکے کے لئے وائٹ ہاؤس کا دروازہ کھول سکتی +

یہ قاعدہ کی بات ہے - کہ جو نوجوان شخص موقعہ کا دروازہ کھولتا ہے - اور دنیا میں اپنی حیثیت قائم کرتا ہے - وہ ضرور جد و جہد کرتا ہوا اپنی روٹی کما سکتا ہے - جو کام دوسرے لوگ اس کی خاطر کرتے ہیں - وہ کام اس کے اپنے کئے ہوئے کام کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہوتے - ناز و نعمت میں پلا ہوا نوجوان جس کو کبھی کام کرنا نہیں پڑا - اور جس کی طاقت کبھی استعمال میں نہیں آئی - اس کو شاذ ہی پتہ لگتا ہے - کہ میرے اندر کیا طاقت ہے - جن لڑکوں کو دھکے ملتے ہیں - جن کو ڈنٹیں پڑتی ہیں - جن کو دست و پا باندھ کر نکال دیا جاتا ہے - وہی اکثر دنیا میں کچھ بن دکھاتے ہیں - جن کی خوب خاطر تواضع ہوتی ہے - وہ مودھو ہی رہ جاتے ہیں ؎

سر شمع کا کٹا تو بڑھی اور روشنی

پنہاں فروغ زیست جفائے عدو میں تھا

پکے ارادہ اور ہمت و حوصلہ والے نوجوان کو کامیابی حاصل کرنے سے تم روک نہیں سکتے - اس کے راستہ میں روکاٹیں ڈال دو - وہ ان رکاوٹوں کو ہی ترقی کا زینہ بنا لیگا - اس سے روپیہ پیسہ چھین لو - وہ اپنی غریبی کو کامیابی کا تازیانہ بنا لیگا - اجاڑ بیابان میں کٹڑی کی کوٹھڑی میں اس کو ڈال دو - تو بھی تم اس کو

وائٹ ہاؤس تک پہنچا ہوا پاؤ گے ؞

اگر تمہارے اندر کامیابی حاصل کرنے کا ارادہ موجود ہے۔ تو اس بات کی پروا نہیں۔ کہ تم جھونپڑی میں پیدا ہوئے یا محل میں۔ تم اپنے موقعہ کو دریافت کر لوگے اگر دریافت نہ کر سکے۔ تو موقعہ بنا لوگے۔ تم موقعہ یا قسمت کی مدد کے انتظار میں نہ پڑے ہوگے۔ تمہارے دل میں یہ خیال نہیں ہوگا۔ کہ ساز و سامان مکمل ہو۔ تو کام شروع کیا جاوے۔ زمانہ گذشتہ میں جن لوگوں نے کارہائے نمایاں کئے۔ انہوں نے ساز و سامان، آلات اور اوزاروں کا انتظار نہیں کیا۔ فی زمانہ جو شخص بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کبھی اس بات کا خیال نہیں کیا کہ کوئی شخص یا کوئی بات ان کے راستہ کو صاف کرے۔ اور تمام مشکلات کو دور کرے۔ تو کام شروع کریں۔ انہوں نے تو جس کام کو ہاتھ لگایا۔ اس کو کر دکھایا۔ جو اوزار آلات ان کو مل سکے ان ہی کو استعمال کر لیا ؞

جب نوجوان فیراڈے عطار کی دکان میں ملازم تھا۔ اور سائنس کے تجربوں کے خواب دیکھا کرتا تھا۔ اگر وہ اس وقت اپنے دل میں کہتا۔ کاش اگر مجھے تجربے کرنے کے لئے ساز و سامان سے مکمل لیبریٹری مل جاتی۔ تو میں کیا کیا عجیب کام کر دکھاتا۔ لیکن نہیں اس نے بیہودہ خواہشات میں اپنا وقت ضائع نہیں کیا۔ چھوٹے چھوٹے اوزاروں کی مدد سے دکان کے ایک دبکہ میں اس نے وہ وہ عجیب تجربات کئے اور وہ ترقی کی۔ کہ سر ہمفری ڈیوی کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اگر یہ عطار کا ملازم ساز و سامان کے انتظار میں رہتا۔ تو کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ سر ہمفری ڈیوی جیسا ماہر سائنس دان شخص یہ دریافت کئے جانے پر کہ اس کی سب سے بڑی سائنس کی دریافت کیا ہے۔ یہ جواب دیتا کہ میری سب سے بڑی دریافت مائیکل فیراڈے ہے ؞

ایک اور مائیکل نام مشہور شخص مائیکل انجلو ہوا ہے۔ جس نے داؤد کا عجیب وغریب بت بنانے کا موقعہ سنگ مرمر کے اس ٹکڑے میں پایا۔ جس کو اور کاریگروں نے ناکارہ سمجھ کر پھینک دیا تھا۔

غریب لوہار کے لڑکے ایلی ہوبرٹ نے یہ انتظار نہ کیا کہ اپنے گاؤں سے باہر جانے کا موقعہ ملے یا گھر پر پڑھانے کے لئے استاد ملیں۔ تو غیر ملکوں کی زبانیں سیکھوں فرصت کے وقت کا ٹھیک استعمال کرتے کرتے اور جو سامان ہاتھ آیا اس سے فائدہ اٹھاتے اٹھاتے وہ کئی زبانوں کا ماہر بن گیا۔ آدمی کو نامور بنانے کے لئے اعلیٰ قسم کے اوزار شاندار مواقع بارسوخ دوست یا بڑی دولت کی ضرورت نہیں۔ ناموری اگر آدمی کے اندر نہیں تو کہیں بھی نہیں۔ جس سنہری موقع کی تم کو تلاش ہے وہ تمہارے اپنے اندر ہے۔ تمہاری گرد و نواح کی چیزوں میں نہیں۔ قسمت۔ موقع یا دوسروں کی مدد میں ناموری نہیں۔ یہ صرف تمہارے اندر ہے۔ اگر یہ تمہارے اندر ہے۔ تو کوئی تم کو کامیابی کے حاصل سے روک نہیں سکتا۔ اگر تمہارے اندر نہیں تو کوئی تمہاری مدد کر کے تم کو کامیابی حاصل کرا نہیں سکتا۔ میری بات مانو یہ تمہارے اندر ہے۔ کیونکہ خالق نے ہوش و حواس والے ہر شخص کے اندر موقع ودیعت فرمایا ہے۔ لیکن یہ ہر شخص کا فرض ہے کہ موقع کا دروازہ کھولنے والی چابی خود دریافت کرے ؎

نہ ضائع کرو عمر نادانیوں میں
گزارو نہ اوقات حیرانیوں میں

نہ الجھاؤ دل کو پریشانیوں میں
شکم پروری میں تن آسانیوں میں

بڑھاؤ رگوں میں ترقی کی تیزی
ارادوں میں قوت مزاجوں میں چستی (خادم)

باب پنجم

شاد باش آباد باش

زندگی زندہ دلی کا نام ہے ✣ مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

خوش مزاجی ایک ایسا وصف ہے۔ کہ اس سے متصف شخص زیادہ تعداد گاہکوں کی اپنی طرف کھینچ سکتا ہے۔ زیادہ مال فروخت کر سکتا ہے۔ اور زیادہ کاروبار بہت کم تکلیف کے ساتھ کر سکتا ہے۔ اتنا کام کسی اور وصف کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ ہر بات میں بہتری دیکھنے والا شخص دنیا میں بہت بڑا کام۔ بہت بڑی تجارت کرکے بڑا نام حاصل کر سکتا ہے۔ افسردہ دلی سے کبھی کوئی کام نہیں ہوا۔ سوائے اس کے کہ خوشدلی سے کئے ہوئے کام کا اس کی بدولت ستیاناس ہو جائے ✣

خوشدلی سے بڑے بڑے کام ظہور میں آتے ہیں۔ اس سے آدمی کی چستی و لیاقت بڑھتی ہے۔ اور قواء عقلی وجسمانی کی ترقی ہوتی ہے۔ خوشدل آدمی کے ہزاروں آدمی دوست بن جاتے ہیں۔ اور اس عادت کی مدد سے آدمی محفل میں پسندیدہ اور ہر دلعزیز بن جاتا ہے ✣

دفتر میں۔ کاروبار میں۔ محفل و مجلس میں۔ ہر جگہ خوشدل آدمی ہمیشہ ہر دلعزیز ہوتا ہے۔ خوش اخلاق اور خوش مزاج آدمی اپنی طاقت کو اتنی جلدی ضائع نہیں کرتے۔ جتنی جلدی کہ بڑبڑانے والے اور غم و فکر میں رہنے والے آدمی۔ ایسے لوگوں کو اپنے کاموں میں بہت کم رگڑا جھگڑا کرنا پڑتا ہے۔ خوش مزاجی ایک قسم کی چکناہٹ ہے

جس سے زندگی کی کلوں کو تیل مل جاتا ہے۔ شیکسپیر کا قول ہے۔ کہ خوشدل آدمی تمام دن چلتا رہتا ہے۔ اور تھکتا نہیں۔ غمگین آدمی ایک میل میں ہی چور ہو جاتا ہے ہر حالت میں خوش رہنے کی عادت اتنا اطمینان اور تسکین بخشتی ہے۔ جتنا کوئی اور عادت نہیں بخشتی۔ اگر ابتدا میں ہی خوشدلی کا مصمم ارادہ کر لیا جاوے۔ تو اس عادت کے پیدا ہونے میں کوئی مشکل نمودار نہیں ہوتی۔ یہ عادت تکلیف اور مایوسی سے آدمی کی بڑی حفاظت کرتی ہے۔ بعض آدمیوں کی یہ عادت ہوتی ہے۔ کہ جب کوئی بات خلاف مزاج وقوع میں آئی۔ وہ ڈانواں ڈول ہو جاتے ہیں۔ ان میں یہ طاقت نہیں ہوتی۔ کہ رکاوٹوں کو مغلوب کر کے تکلیفوں کے ہوتے ہوئے بھی کام کر سکیں +

جب ہر ایک بات سکھ اور چین سے ہو رہی ہو۔ اور کوئی تکلیف نہ ہو۔ تو ہر ایک آدمی کام کر سکتا ہے۔ لیکن انسان وہ ہے۔ جو کمزور لوگوں کو ڈرانے والی اور رنج دینے والی باتوں سے بالاتر ہو۔ اور تکالیف کے ہوتے ہوئے بھی کام کرتا چلا جائے۔ درحقیقت بڑائی اور عظمت کی پرکھ یہی ہے +

اصل بات تو یہ ہے۔ کہ ہر زمانے میں بڑے بڑے کام انہی مردوں اور عورتوں نے کئے ہیں۔ جن کے خیالات کو لوگوں نے نہیں سمجھا۔ اور خوب ان کی نکتہ چینی کی ہے لیکن ان مردوں اور عورتوں میں یہ وصف تھا۔ کہ وہ ان تمام باتوں سے بالاتر تھے۔ اور ان کے ہوتے ہوئے بھی کام کرنے سے باز نہیں آئے +

بہت کم لوگ درد اور دکھ مایوسی وغیرہ کو مغلوب کر سکتے ہیں۔ زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو ان معاملات پر رشتہ گفتگو کو دراز کرتے کرتے اپنے منحوس سایہ سے تمہاری فضا کو تاریک کرتے ہیں۔ اور اپنے بادلوں سے تمہاری دھوپ کو روک دیتے ہیں۔ ایسے شخصوں کی بیماریاں۔ بدبختیاں اور تکلیفیں ان کو بہت بڑی معلوم دیتی ہیں +

جس آدمی میں یہ طاقت نہیں - کہ تکالیف - دُکھ درد - یاس و نا امیدی کو مغلوب کر کے زندگی کے بڑے مقصد کے مقابلہ میں ان کو ہیچ بنا دے - وہ شخص دنیا میں کوئی بڑا کام نہیں کر سکتا +

اچھے تربیت یافتہ اشخاص یعنی اصلی شریف آدمیوں اور عورتوں میں قانون رائج ہے - جو تحریر میں کہیں نہیں آیا - اسی قانون کو عمل میں لاتے ہوئے یہ لوگ اپنی تکلیفوں بیماریوں - رنج و الم - نقصانات وغیرہ کو اپنے تک ہی محدود رکھتے ہیں - یہ قانون آدمی کو خوب ادب قواعد کے اندر رکھتا ہے - اسی سے عادات اچھی بنتی ہیں اور زندگی پُرلطف ہو جاتی ہے - جب ان باتوں کی مردانگی سے برداشت نہیں کی جاتی - تو عادات خراب ہو جاتی ہیں - اور ان کے بھدّے نشان چہرے پر نمایاں ہو جاتے ہیں - ان کی خوفناک شکلیں طرز و اطوار سے بھی ظاہر ہو جاتی ہیں - اور تمام زندگی بے زیب و بدشکل ہو جاتی ہے - جو دھواں تمہارے اندر سے اٹھتا ہے - اس کو خود دبانا سیکھو - اگر تم کو دکھ، درد، بیماریاں اور تکلیفیں ستاتی رہیں - تو ان کو اپنے تک ہی محدود رکھو - ان کو اپنے اندر ہی دباؤ - جن شخصوں کو پتہ ہے - کہ تم کو کیا کیا تکالیف ہیں - وہ تمہارے اس طریقہ سے خوش ہو کر تم سے بہت زیادہ پیار اور محبت کرنے لگ جائینگے - اگر تمہارا دل مضبوط ہو اور تمہاری خوشدلی استقلال والی ہو - تو تم ان کی مدد سے اپنی تمام تکالیف کا اچھی طرح سے مقابلہ کر سکتے ہو +

ذرا غور کرو - کہ تمہارا چہرہ مہرہ عام طور پر کس شکل کا رہتا ہے - کیا تمہارے بشرے سے ترشروئی - سڑیل مزاجی - نحوست - حقارت - تنگدلی تو نہیں ٹپکتی - تمہاری شکل و صورت بُل ڈوگ جیسی تو نہیں - جس سے لالچ اور حرص و طمع کا اظہار ہوتا ہے - تم اپنے ملازمین اور ماتحتوں کے درمیان کیا شکل بنا کر جاتے ہو - کیا اس وقت تمہاری صورت سے کڑکنے والے بادل کی طرح غم و الم اور یاس تو نہیں برستی - اگر تمہاری چال ڈھال سے

چمکنے والی دھوپ کی طرح خوشدلی اور جانفزا امید ظاہر ہوتی ہے۔ تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تمہارے اندر دوسروں کی بہتری اور دستگیری کا خیال موجزن ہے۔ جب تم لوگوں کے درمیان جاتے ہو۔ تو کیا وہ تم کو دیکھ کر مسکراتے اور خوش ہوتے ہیں۔ یا تمہارا سایہ دیکھتے ہی وہ ڈر جاتے ہیں۔ اور سہم کر کانپنے لگ جاتے ہیں۔ تمہاری شکل و صورت۔ تمہارے طرز و اطوار تمہارے لئے اور تمہارے زیر اثر آنے والے لوگوں کے لئے بڑے پرمعنی اور پُرزور ہیں +

میں ایک دفعہ ایک شخص کے ہاں ملازم رہا۔ وہ ہمیشہ مسکراتا رہتا تھا۔ اور یہ اس کی مسکراہٹ اس کے لئے لاکھوں روپے کی چیز ثابت ہوئی۔ اندر سے وہ شخص خواہ کتنا ہی غصہ سے پُر ہو۔ مگر اس کی شکل سے ذرا بھی غصہ کا اظہار نہیں ہوتا تھا۔ کوہ آتش فشاں کی طرح خواہ اس میں غیظ و غضب کا مادہ مخفی ہو۔ مگر اس کے بشرے پر ہمیشہ وہی شانتی۔ خوشی اور قانعانہ تبسم نظر آتا تھا۔ اس کے منہ کا ایک کنارہ ضرور اس طرح سے خم کھائے رہتا تھا۔ گویا کہ اس کے پاس کوئی بڑی خوشخبری آئی ہے۔ اور وہ اس فکر میں ہے۔ کہ جلدی سے تم کو بھی وہ خوشخبری سنا دے۔ بہت لوگ اس کی کامیابی پر تعجب کرتے تھے۔ کیونکہ اس کی کامیابی۔ اس کی لیاقت سے بہت بڑھ چڑھ کر تھی۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ بہت سا حصہ اس کی کامیابی کا صرف اس لاجواب مسکراہٹ کی بدولت تھا۔ جو اس کے چہرہ سے کبھی جدا نہیں ہوتی تھی۔ اس مسکراہٹ کی بدولت اس کے سینکڑوں دوست بن گئے تھے۔ اور اس کی دکان پر گاہک پر گاہک چلے آتے تھے ؎

خوشدلی تیرا سہارا چاہئے + میں نہ چھوڑوں گا کبھی دامن تیرا

خواہ تمہارے دل میں کچھ کی کچھ توڑ پھوڑ جنگ و جدل ہو رہی ہو۔ لیکن اگر تم خوشدل رہیے۔ اور نرم مزاج۔ حلیم اور مہربان طبع بننے کی کوشش کرتے رہتے ہو۔

تو تمہاری زندگی بدل جاویگی ؛

میں ایک خاتون کو جانتا ہوں۔ اس نے اپنی یہ عادت بنا لی ہے۔ کہ جہاں کہیں جاتی ہے۔ مسکراہٹ کی روشنی اپنے ساتھ لے جاتی ہے۔ وہ کہا کرتی ہے کہ مسکراہٹ پر کچھ لاگت خرچ نہیں ہوتی ؎

تیغ و خنجر کی نہیں کوئی ضرورت ہرگز
ہم کو کافی ہے فقط ایک تبسم تیرا

اس کی اس عادت کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ جو کوئی بھی شخص اس کا کوئی کام کرتا ہے وہ اُلٹا اس کا مرہون منت ہوتا ہے۔ کیونکہ کام کے عوض میں اس کو پختہ امید ہے۔ کہ اس خاتون کی خندہ لبی اور شیریں مسکراہٹ ضرور ملیگی ؛

کیا یہ امر ایک عظیم الشان اطمینان اور سکون قلب کا موجب نہیں۔ کہ تم جہاں جاؤ مایوسی کی بجائے امید۔ پست ہمتی کی بجائے حوصلہ دکھلاؤ۔ اور تم کو یہ محسوس ہو۔ کہ اخبار فروشوں۔ بوٹ پر روغن کرنے والوں۔ گاڑی چلانے والوں۔ دفتروں کے چپڑاسیوں۔ غرضیکہ ہر قسم کے ادنےٰ ادنےٰ لوگوں پر تمہارے پر امید تبسم کا تھوڑا بہت جانفزا اثر ہوتا ہے۔ اس میں تمہارا کیا خرچ ہوتا ہے۔ اگر اخبار خرید کر۔ بوٹ پر روغن کرا کر۔ گاڑی کا کرایہ دے کر تم ذرا سی مسکراہٹ بھی ظاہر کر دیتے ہو۔ اور ان لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا کر دیتے ہو۔ کہ تمہارے دل میں مہربانی اور دوسروں کی بہبودی کا خیال ہے تو اس قسم کی ناچیز سی باتیں بہ نسبت بڑی بڑی باتوں کے بہت زیادہ اثر رکھتی ہیں۔ ان باتوں کو اگر زندگی کا کریانہ کہا جائے۔ تو بجا ہے۔ کھلے دل سے ان کو صرف کرو۔ جس قدر زیادہ انہیں خرچ کروگے۔ اتنے ہی زیادہ تم امیر ہوتے جاؤ گے ؛

تم اپنی زندگی میں خواہ کیسے ہی عظیم الشان کارہائے نمایاں کر دکھاؤ اور خواہ کتنے ہی دولتمند بن جاؤ۔ لیکن اگر تم میں خوشدلی اور خوش مزاجی نہیں۔ اور تم افسردہ دل ہو۔ تو

تمہاری زندگی سے کچھ حاصل نہیں ہو سکیگا - اور تم متابعتاً ناکامیاب رہو گے +

اس بات کا مصمم ارادہ کر لو - کہ خواہ کچھ ہی ہو - کامیابی حاصل ہو یا ناکامی - روپیہ کماؤ یا گنواؤ - مگر تم خوشدل - خوش مزاج پُر اُمید بنے رہو گے +

ہر جگہ افسردہ دل اور اداس چہرہ والے آدمی دکھائی دیتے ہیں - یہ وہ لوگ ہیں - جنہوں نے لطف اٹھانے والی قابلیت بالکل ہی ضائع کر دی ہے - وجہ یہ ہے - کہ خسارہ و نقصان - رنج و الم - خوف و خطر اور محرومیوں اور ناکامیابیوں نے ان لوگوں کی زندگی کی ساری حلاوت و شیرینی کو رفتہ رفتہ چوس لیا ہے +

اس بات کا کوئی فکر نہیں کہ تم نے بہت کچھ مال کمایا ہے یا نہیں - لیکن یہ بات بہت ہی قابل غور ہے - کہ تم خوشدل بھی رہتے ہو - کہ نہیں - تمہاری زندگی کا کا غذ داغ دار تو نہیں ہے - اور تمہاری زندگی چمکیلی ہے یا اس کے برعکس +

تمام دنیا کی تاریخ پڑھ جاؤ - تم کو پتہ لگ جاوے گا - کہ بعض بڑے بڑے آدمی روپیہ کمانے کے لحاظ سے تو بالکل ناکامیاب رہے - مگر عادات کی خوبی و شرافت میں - زندگی کی صفائی میں مقصد و مدعا کی باطنی استواری و استقلال میں اور طبیعت کی حلاوت میں وہ کامیاب اور فائز المرام تھے +

مَیں ایک شخص کو اچھی طرح سے جانتا ہوں - اس کو عمر بھر بڑے بڑے رنج و الم - مایوسی - ناکامیابی اور نقصانات ہوتے رہے ہیں - لیکن میں نے اس کے برابر خوش طبع شائستہ چست اور دوسروں کی مدد کرنے والا شخص کوئی اور نہیں دیکھا - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ تکالیف و مصائب نے اس کی عادات کو پختہ اور خوبصورت بنا دیا ہے - اس کے رنج و الم نے ایسا آگ کا کام دیا ہے - اور اس کے اندر سے مواد ردیہ سب جل گیا ہے - اور خالص سونا باقی رہ گیا ہے - اس وقت یہ شخص بالکل سن رسیدہ ہو گیا ہے - دنیاوی ساز و سامان میں سے کچھ بھی اس کے پاس نہیں - لیکن جو شخص اس

کو جانتے ہیں۔ ان کے دلوں میں اس کی محبت اور تعریف کی یادگار قائم ہے۔ اس نے کبھی خوشی کی مسکراہٹ کو اپنے سے علیحدہ نہیں ہونے دیا۔ اور نہ ہی حلاوت طبع اور سکون قلب سے جو مصیبت و تکلیف کا مقابلہ کرتے ہیں۔ کبھی کنارہ کیا ہے۔ اس نے کبھی خوشنما موزونیت کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ اور اسی موزونیت کی بدولت تکالیف و نقصانات کے ہوتے ہوئے بھی اس کی ہمت و حوصلہ بنے رہے ہیں۔ زندگی بھر اس شخص نے تکلیفیں اٹھائیں۔ ورسخت جد و جہد کی۔ اس کے گھر کا گھر بھی نہیں۔ اس کے کنبہ کے لوگ سب مر چکے ہیں۔ جائداد تلف ہو چکی ہے۔ اقبالمندی نے ساتھ نہیں دیا۔ مگر کبھی اس شخص کی زبان سے کوئی کلمہ شکایت کا یا کوئی گلہ ناسازگاری زمانہ کا نہیں سنا گیا۔ برخلاف اس کے یہ شخص اپنے ملنے والوں سے مسکرا مسکرا کر باتیں کرتا رہتا ہے۔ اور خوب گرمجوشی اور ہمدردی سے ان کے ساتھ ہاتھ ملاتا ہے۔ شاذ ہی وہ اپنی تکالیف کا ذکر کرتا ہے۔ اس کے دل میں کسی قسم کی تلخی معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کو محبت و ہمدردی کی طاقت کا راز جلدی ہی معلوم ہو گیا تھا +

زندگی مختصر اور وقت قیمتی ہے۔ اتنی فرصت کہاں کہ اس مختصر سی زندگی میں تم سڑیل مزاجی۔ بے اطمینانی اور تیرگئی طبع کو دل میں راہ دے سکو۔ جو شخص ایسا کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں کچھ کام نہیں کر سکتے۔ وہ کوئی قیمتی باتیں پیدا نہیں کر سکتے تیرہ دلی ہمیشہ چیزوں کی زائل کرنے والی اور تباہ کرنے والی ہوتی ہے۔ پیدا کرنے والی کبھی نہیں ہوتی +

ہر روز تم کو ایک نئی سڑک پر چلنا ہوتا ہے۔ تم کو چاہیئے۔ کہ اس سڑک پر چلتے جاؤ۔ اور حوصلہ مندی۔ خوشدلی۔ خندہ جبینی کے آثار اپنے راستہ میں بکھیرتے جاؤ۔ پھر اس سڑک پر چلنا تم کو نصیب نہیں ہوگا۔ پس مناسب نہیں۔ کہ دوسروں کے راستہ میں۔ کانٹے۔ افسردگی اور شکستہ دلی چھوڑ جاؤ +

باب ششم

ہر دلعزیزی کا گُر

ڈی بلووٹز کا قول ہے۔ کہ اگر تم بادشاہوں اور وزیروں سے اپنے دل کی تمنا پوری کرانی چاہتے ہو۔ تو تم کو لازم ہے۔ کہ مناسب آدمیوں کے ساتھ کھانے میں شریک ہو۔ اس شخص یعنی ڈی بلووٹز میں ایک ایسی دل لبھانے والی طاقت تھی۔ اور اس کے طرز و اطوار ایسے پسندیدہ و دلآویز تھے۔ کہ اس مشہور اخبار نویس نے دعوتوں۔ ملاقاتوں اور ناچ رنگ کی محفلوں میں وہ بڑے بڑے کام کر دکھائے۔ جو یورپ کا کوئی اور اخبار نویس سفارشی خطوط۔ رسوخ اور خاص خاص لوگوں کی مدد کے ہوتے ہوئے بھی نہیں کر سکا۔ اس کی ہر دلعزیزی۔ اس کی دوسروں کو خوش کرنے اور اپنے کام کی طرف مائل کرنے کی طاقت یہی دو چیزیں اس کی بیش بہا پونجی اور اس کا گرانقدر سرمایہ تھیں +

ایورن برّ کے طرز و اطوار میں وہ زبردست جادو کا اثر تھا۔ کہ جب کبھی وہ کسی سیب فروش بڑھیا کی دکان پر کھڑا ہو جاتا۔ تو اس عورت کے دل میں خیال پیدا ہوتا۔ کہ گاہک کی رائے میں وہ بڑھیا نہیں۔ بلکہ ایک بڑی خوبصورت اور حسین عورت ہے۔ بیگموں اور شہزادیوں کے روبرو جو دلاویزی اور پسندیدگی اس شخص میں پائی جاتی تھی۔ وہی ایک ادنےٰ سے ادنےٰ ملازم کے ساتھ برتاؤ میں لائی جاتی تھی +

چارلس جیمز فوکس ایک بڑا مدبّر انگلستان میں ہؤا ہے۔ یہ شخص بڑا پکا جواری۔

اخلاق سے گرا ہؤا اور دہادت شرابی تھا۔ مگر ہر دلعزیزی میں بہت ہی بڑھا ہؤا تھا۔ اور تو اور پاکباز متقی۔ ایڈمنڈ برک بھی اس شخص کی خوش طبعی کشادہ دلی۔ آمیزگاری اور خوش اطواری سے ایسا محظوظ ہؤا۔ کہ اس کے جادو کے اثر سے بچ نہ سکا۔ اور کئی سال تک اس شخص کا بڑا پیارا دوست بنا رہا +

وکالت کے پیشہ میں کئی شخص ایسے ہو گذرے ہیں۔ جن کے دل لبھانے والے طرز و اطوار کا اثر عدالت اور جیوری پر ایسا ہوتا تھا۔ جیسے دنیا کی کوئی مشہور خوبصورت عورت عدالت میں موجود ہو۔ یہاں تک دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض وقت صدر عدالت اور جیوری کے ممبر ایسے وکیلوں کی خاطر انصاف تک کا خون کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں +

جہاں صرف خوبصورتی یا صرف دولت کی پروا نہیں کی جاتی۔ وہاں کسی خوش طبع شخص کی موجودگی اس کی دل لبھانے والی شخصیت اس کے شستہ اور دلاویز طرز و اطوار بڑا اثر دکھاتے ہیں۔ اور لوگ اس کو خوش آمدید کہنے پر آمادہ ہوتے ہیں اور ان باتوں کا اثر بہ نسبت اعلےٰ تعلیم یا بڑی قابلیت کے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص میں خاص قسم کی کشش ہے۔ تو خواہ اس میں قابلیت کی کوئی بڑائی نہ ہو۔ پھر بھی وہ شخص خاص لیاقت اور بڑی قابلیت والے آدمیوں کی نسبت بہت ترقی کر جاتا ہے۔ دلکش شکل و شباہت میں ہمیشہ بڑی تاثیر دیکھی جاتی ہے۔ لوگ اس کو اصلی قیمت سے زیادہ پر خریدنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ کوئی کاروباری آدمی ہو۔ اس کا جی یہی چاہتا ہے۔ کہ دل خوش کن اشخاص اور پسندیدہ طرز والے آدمی اس کے ارد گرد ہوں۔ ان خوبیوں کو بڑا سرمایہ خیال کیا جاتا ہے +

یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک شخص تو ایک کام میں ممتاز حیثیت پر فوراً پہنچ جاتا ہے۔ اور بغیر کسی مشکل کے اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔ اور دوسرا اس سے اعلےٰ قابلیت رکھنے والا شخص اس مطلب کے لئے کوشش کر کے بھی کامیاب نہیں ہوتا۔

بات یہ ہے۔ کہ ہر جگہ مقناطیسی طاقت والی شخصیت کامیاب ہوتی ہے +

آئے دن دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جب کسی نوجوان مرد یا عورت کو کوئی اعلیٰ درجہ کی آسامی پیش کی جاتی ہے۔ تو وہ حیران رہ جاتے ہیں۔ اُن کی حیرانی کا سبب یہ ہے۔ کہ جن خوبیوں اور خصوصیتوں مثلاً شستہ اطواری۔ خوش خلقی۔ خوش مزاجی۔ مہربان طبعی اور دوسروں کی دستگیری وغیرہ کی وجہ سے وہ اسامیاں اُن کو ملتی ہیں ان کا انہوں نے پہلے کبھی کچھ زیادہ خیال نہیں کیا تھا +

میں ایک نوجوان سے واقف ہوں۔ وہ سہل انگار طبیعت کا آدمی ہے۔ دوسروں کی نسبت کام کرنے میں کوشش بھی کم کرتا ہے۔ لیکن سب جگہ دروازے اس کے لئے کھلے ہوئے معلوم دیتے ہیں۔ محفل ہو یا کوئی کارخانہ جہاں کہیں وہ جاتا ہے۔ سب جگہ اس کی آؤ بھگت ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس کے اطوار کی دلآویزی اور اس کی شخصی خوبیاں بہت زبردست ہیں۔ اس کو دیکھتے ہی مخالف خیالات لوگوں کے دلوں سے دور ہو جاتے ہیں۔ سوائے مہربانی آمیز سلوک کے ان سے کچھ اور بن نہیں آتا۔ لوگ قدرتاً اس کی طرف کھچے جاتے ہیں +

لوگ عموماً تعجب کرتے ہیں کہ اس قسم کا شخص کیونکر ہر بات کا آسانی سے انتظام کر لیتا ہے۔ اور وہ کیونکر سب کا پیارا بنا ہُوا ہے۔ یہ بات ان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ شخصی خوبیوں کی دلآویزی ہی اس کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ کسی آدمی کی شخصیت کا اندازہ لگانا ہو۔ تو اس کی ایک بات سے نہ لگاؤ۔ بلکہ مجموعۂ تمام خوبیوں کو خیال میں لاکر اندازہ لگاؤ۔ ترقی کرنے کی جو لیاقت ہے اس کا اندازہ صرف دماغی قابلیت سے نہیں لگانا چاہئے۔ بلکہ دوسروں کو اپنی طرف راغب کرنے کی طاقت۔ لوگوں کو خوش کرنے اور کسی خاص کام میں دلچسپی لینے کی طرف مائل کرنے کی طاقت اور اپنی باتوں میں یقین پیدا کرانے کی طاقت وغیرہ سے اندازہ لگانا چاہئے

آدمی کی شکل و صورت - اس کے طرز و اطوار - اس کے ارد گرد کی اشیاء اس کی شخصیت دوست بنانے اور بنائے رکھنے کی قابلیت یہ تمام باتیں اس کی ترقی کرنے کی قابلیت کا جزو ہیں - صرف دماغ کے اندر کا سفید مادہ ہی سب کچھ نہیں - ترش روئی - نفرت پیدا کرنے والی غلیظ شکل و صورت اور سڑیل طبیعت بڑی لیاقت کو گرہن لگا دیتی ہیں - اور بڑی لیاقت کی نسبت ہمارے دل میں مخالف خیال پیدا کر دیتی ہیں +

مجھے ایک نوجوان شخص کا حال یاد آتا ہے - اس شخص کی کرخت طبیعت کی وجہ سے اس کی بڑی ہمت اور اعلےٰ درجہ کی دماغی لیاقت کا بہت سا حصہ بالکل صفر معلوم دیتا ہے - اس کی غصیلی طبیعت اور درشت کلامی کی وجہ سے اس کے دوست دوستی چھوڑتے جاتے ہیں - یہ شخص بڑا کارکن ہے - لیکن زشت اطواری اور بدمزاجی کی وجہ سے وہ اپنے کام میں گرتا جاتا ہے - اور اگرچہ اس میں لیاقت بڑی اور ہمت بہت زیادہ ہے - لیکن صرف اس نقص کی وجہ سے وہ برابر پیچھے ہٹتا چلا جا رہا ہے - اگر یہ نقص اس میں نہ ہوں - تو وہ بہت جلد ترقی کر جائے - اس قسم کے لوگ بہت زیادہ ہیں - جن میں لیاقت کی تو کوئی کمی نہیں ہے - مگر دلکش دلچسپ اور دلآویز صفات ان میں نہیں - اسی وجہ سے کارخانہ دار لوگ یہ فیصلہ کر دیتے ہیں - کہ فلاں فلاں شخص کو آسامیاں نہ دی جائیں - کیونکہ ان کے طرز و اطوار برے ہیں - یا ان کی ظاہرا شکل و صورت اور رویہ ٹھیک نہیں +

ذاتی خوبی - شستہ اطواری - اور ... لیاقت کا نعم البدل دنیا میں کوئی چیز نہیں ہو سکتی - اور باوجودیکہ لوگوں کا پختہ خیال ہے - کہ یہ باتیں پیدائشی ہیں بعد میں حاصل نہیں ہو سکتیں - مگر ہم یقین دلاتے ہیں - کہ یہ اوصاف حاصل ہو سکتے ہیں - بشرطیکہ ان کے حصول کے لئے اتنی ہی کوشش اور محنت کی جاوے - جتنی

اور کسی قابل حصول چیز کے لئے کی جاتی ہے +

اگرچہ ہر شخص کی یہ خواہش اور تمنا تو ہوتی ہے - کہ اس کے اطوار پسندیدہ ہوں۔ وہ ہر دلعزیزی حاصل کرے - اور ہر شخص اس سے محبت کرے - اور بلاشک اس کی یہ خواہش کہ دوسرے لوگ اس کو اچھا خیال کریں اور اس کی تعریف کریں ایک قدرتی اور جائز خواہش ہے - لیکن دیکھنے میں آتا ہے - کہ ہم میں سے بہت سے اس بڑے ہنر کے حصول کے لئے کچھ بھی قربانی کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ بلکہ برخلاف اس کے ہم ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں - جن سے دوسروں کے دل میں ہماری طرف سے نفرت پیدا ہو جاوے - اور کوئی ہم کو پسند نہ کرے۔ اگر کسی پیشہ یا کسی قابل قدر کام میں کامیابی مطلوب ہوتی ہے - تو ہم کو اس کے حصول میں بہت ہی محنت و مشقت اٹھانی پڑتی ہے - پس کیا یہ امید رکھنی مناسب ہے - کہ سب سے بڑی ہنرمندی یا شخصی خوبی - یعنی دوسروں کو خوش کرنے - اور اپنے آپ کو دلچسپ بنانے کی قابلیت ہم میں بغیر تکلیف اٹھائے ہی پیدا ہو سکتی ہے +

خود غرضی خواہ کسی شکل میں ہو - ہر جگہ ہر وقت نفرت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے - جو شخص اپنی ذات سے ہی بندھا ہوا ہے - ہر وقت اپنے ہی مفاد اور آرام و آسائش کی بہتری کا خیال رکھتا ہے - ایسے شخص کو کوئی پسند نہیں کرتا +

ہر دلعزیزی کا بڑا راز یہ ہے - کہ جس شخص سے تم ملو - اس کو یہ محسوس کرا دو کہ تم کو خاص کر اس کی بہتری کا خیال ہے - اگر درحقیقت تمہارے دل میں دوسروں کے واسطے مہربانی کے جذبات موجود ہیں - اور تم لوگوں کو خوش کرنے کی سچی خواہش رکھتے ہو - تو تم کو اپنے خیالات کے پورا کرنے اور خواہش کے حاصل کرنے میں ذرا بھی تکلیف نہ ہوگی - لیکن برخلاف اس کے اگر تم سرد مہر - بے پروا - چپ گڑپ اور خود غرض ہو - اگر تم اپنی ذات میں ہی لپٹے پڑے ہو - اور تمہارا خیال صرف

یہ ہے۔ کہ تم اپنے مفاد اور آرام و آسائش کو بڑھاؤ۔ تو یاد رکھو کہ تم کبھی ہر دلعزیز نہیں بن سکتے ✽

بدنام لوگوں کی یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ کہ وہ ہر دلعزیز بننے اور قابل محبت اور دلکش صفات کے حصول کی ذرا بھی کوشش نہیں کرتے۔ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے وہ ذرا بھی ایثار نفسی کرنے پر رضامند نہیں ہوتے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں۔ جو مہذب لوگوں کی خوش خلقی اور شائستگی کی باتوں کو احمقوں اور بیوقوفوں کی باتیں تصور کرتے ہیں۔ میں ایک آدمی سے واقف ہوں۔ وہ کہا کرتا ہے کہ خاتونوں سے ذرا ذرا سی باتوں میں خوش خلقی کا اظہار مثلاً رومال اٹھا دینا دروازہ کھول دینا۔ بچہ اٹھا کر لے چلنا اور دیگر بیسیوں اس قسم کی چھوٹی چھوٹی باتیں کرنا کمزوری کی نشانیاں ہیں۔ مگر یاد رہے کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی بڑی قدر ہوا کرتی ہے۔ اور یہی باتیں ہر دلعزیزی کا بڑا ضروری جزو ہیں۔ اس شخص کے ایسے خیال کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ باوجود دولتمند ہونے کے یہ شخص بڑا بدنام ہے ✽

آداب معاشرت کی موٹی موٹی باتوں کی تعمیل کی امید تو خودغرض اشخاص سے بھی کی جاتی ہے۔ لیکن دل و دماغ کے مہربانی کے خیالات و محسوسات کا بیرونی اظہار اور خوش خلقی اور ہمدردی کے چھوٹے چھوٹے کاموں کا عمل وغیرہ وغیرہ ہی وہ چیزیں ہیں۔ جو زندگی کو شیریں اور شستہ بناتی ہیں۔ اور اس بات کی علامتیں ہیں۔ کہ طبیعت قابل محبت ہے۔ بہت سے آدمی اپنی بدنامی اور غیر ہر دلعزیزی کا بڑا افسوس کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں بتا سکتے کہ کیوں ان کی باتوں کو لوگ ٹھیک طور پر نہیں سمجھتے۔ اور کیوں ان سے کنارہ کشی کرتے ہیں۔ وہ یہ تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ ان کی ہر دلعزیزی ناممکن ہے۔ پر یہ ان کی بڑی سخت غلطی ہے ✽

کتنی ہی دفعہ ہم ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں۔ "میں تو اگر کوشش

بھی کروں پھر بھی ہر دلعزیز اور مقبول عام نہیں بن سکتا۔ یہ بات میرے مزاج ہی میں نہیں۔ مَیں تو قدرتاً خاموشی پسند شرمیلا اور ڈرپوک آدمی ہوں میرے میں اتنی ہمت کہاں کہ آگے کی طرف بڑھوں۔ لوگوں کے لئے میرے دل میں مہربانی کے خیال موجود ہیں لیکن مجھ میں یہ ہمت نہیں۔ کہ ان کو دلچسپی دلانے کی کوشش شروع کروں مجھے یہی نہیں آتا کہ ان لوگوں کے ساتھ گفتگو کیسے کروں۔ جس وقت مجھ کو کسی شخص سے تعارف کرایا جاتا ہے۔ میری زبان بند ہو جاتی ہے۔ اور مَیں بُت کی طرح کھڑا رہ جاتا ہوں۔ لوگ جتنی جلدی مہذبانہ طریق سے میرے پاس سے پرے ہٹ سکتے ہیں۔ ہٹ جاتے ہیں۔ وہ میرے سے ایک منٹ کے لئے معافی مانگ کر پرے سرک جاتے ہیں۔ اور پھر لوٹ کر نہیں آتے۔ جتنی بھی کوشش مَیں ان کے خوش کرنے کی کرتا ہوں وہ سرد مہری سے یا جبر سے کی ہوئی معلوم دیتی ہے۔ اور اس سے میری جھجک اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اپنی عادت کے برخلاف چلنے کی کوشش میرے لئے بے سود ہے"۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ کئی شخص ملنے جلنے کی عادت ڈالنا ہی پسند نہیں کرتے۔ اگرچہ ان میں اس کام کی لیاقت موجود ہوتی ہے +

اس میں شک نہیں۔ کہ خاموش شرمیلی طبیعت اور لوگوں سے نہ ملنے کے میلان طبع کو مغلوب کرنے کے لئے کوشش درکار ہے۔ اور کوشش بے سود کبھی نہیں جاتی دوسروں کی بے قراری کو دور کرنا اور ان کو یہ محسوس کرانا کہ وہ اجنبی نہیں ہیں۔ خاص کر ان شخصوں کو جو شرمیلے اور ڈرپوک ہیں۔ ہر دلعزیزی کا ایک عجیب وغریب جزو ہے +

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ ہر دلعزیز بننے کے واسطے ایک طرح کی دوسروں کو مغالطہ میں ڈالنے والی ریاکاری کی ضرورت ہے۔ لیکن ہماری بات مانو۔ تو جس وصف کی ہر دلعزیزی کے لئے بہت ہی ضرورت ہے۔ وہ وصف سچائی ہے۔ اور کوئی وصف اس کی جانشین نہیں ہو سکتا۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم کسی اور کے کام میں دلچسپی لینے کا بہانہ

کریں۔ دوسروں کے کام میں نہ صرف دلچسپی کا اظہار کرنا بلکہ عملاً دلچسپی لینا ہمارا فرض ہے صرف بہانہ کرکے دوسرے کے دل پر اثر پیدا کرنے کی نسبت کسی شخص کے خاص کاروبار میں فی الواقع دلچسپی لینا بہت آسان ہے۔ بہانہ بازی فریب دہی اور ریاکاری زہر قاتل کا اثر رکھتی ہیں۔ کیونکہ ایک شخص کو دوسرے سے اگر کسی چیز کی ضرورت ہے۔ تو وہ چیز سچائی اور راستی ہے۔ اور جونہی بہانہ بازی کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اعتبار جاتا رہتا ہے۔ اور اعتبار ہی ہر چیز کی بنیاد ہے ؎

تمام کاموں کی بنیاد اعتبار پہ ہے
کوئی نہ کام ہو پورا جو اعتبار نہ ہو

کوئی شخص لاف زنی۔ دم دلاسے کی باتیں اور حیلے بہانے سننا نہیں چاہتا۔ کون خواہش کرتا ہے۔ کہ کوئی شخص اپنی اصلی ذات کو چھپا کر اس کے معاملات میں دھوکہ بازی کرکے دلچسپی کا اظہار کرتا ہوا اس کو مغالطہ میں ڈالے۔ جیسے کہ انتخاب سے پہلے ایک حصہ شہر کا امیدوار ممبر رائے دینے والے لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا کراتا ہے۔ کہ مجھے تمہارے کاموں میں پوری دلچسپی ہے۔ ہم سب سچائی اور ایمانداری مانگتے ہیں۔ لوگ ر دانگ کو فوراً سمجھ جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص ریاکاری دکھاتا ہے۔ تو لوگوں کو آسانی سے پتہ لگ جاتا ہے +

اگر تمہاری خواہش ہے کہ لوگ تمہارے کام میں دلچسپی لیں۔ تو ضروری ہے کہ پہلے تم ان کے کام میں دلچسپی لو۔ دوسروں کی باتیں غور سے سننا بھی بذات خود ایک نفیس ہنر ہے۔ اگر کوئی شخص تم سے باتیں کر رہا ہو۔ اور تم اس کی باتوں کو غور سے سنتے ہوئے اور اس کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہوئے معلوم ہوتے ہو۔ تو اس شخص کو بڑی خوشی ہوتی ہے۔ عمدہ باتیں کرنے والے سے دوسرا درجہ غور سے باتیں سننے والے کا ہے۔ اگر کوئی شخص باتیں کر رہا ہو۔ اور تم لاپرواہی کا اظہار کرو۔ یا کمرے میں

اِدھر اُدھر دیکھتے رہو۔ اور اپنی حرکات سے یہ ظاہر کرو۔ کہ تم کو گفتگو سے تکلیف ہو رہی ہے۔ تو گفتگو کرنے والے تمہارے معاملات میں دلچسپی لینے سے ہٹ جائینگے۔ ہردلعزیز بننے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ تم اعلیٰ درجہ کی باتیں کرنے والے بنو۔ مگر یہ لازمی اور ضروری ہے۔ کہ تم اچھے سننے والے بنو۔ مَیں ایک خاتون سے واقف ہوں جو بہت کم گو ہے۔ مگر سب لوگ اُسے پسند کرتے ہیں۔ جب وہ باتیں سُن رہی ہوتی ہے۔ تو باتیں سُن کر جو خیالات اس کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان خیالات سے اس کے چہرہ پر جو مختلف طرح کی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اس تبدیلی کو غور سے دیکھنا ایک قسم کا مطالعہ ہے؀

اگر تم دل میں ٹھان لو کہ جو بھی شخص تم سے ملتا ہے۔ اس میں کوئی نہ کوئی خوبی ضرور ہے۔ تم اس خوبی کو معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم کو گفتگو کرنے میں وہ آسانی حاصل ہوگی۔ کہ تم خود اس حصول سے حیران ہو جاؤ گے؀

ترشرو۔ سڑیل مزاج۔ عیب جو اور طنز آمیز گفتگو کرنے والے لوگ حیران ہُوا کرتے ہیں کہ وہ کیوں ہردلعزیز نہیں۔ اور لوگ ان سے کیوں کنارہ کشی کرتے ہیں وجہ صرف اس کی یہ ہے۔ کہ ہر شخص چاندنی اور روشنی میں رہنا چاہتا ہے۔ اندھیرے کو پسند نہیں کرتا۔ ہم کو ہم آہنگی سے محبت ہے۔ اور ناموافقت سے نفرت۔ کیونکہ ہماری بناوٹ ہم آہنگی اور خوشی سے ہوئی ہے۔ ناموافقت ہماری سرشت میں کہیں نہیں پائی جاتی؀

بعض وقت ہردلعزیزی کے ضائع ہونے کا یہ بھی باعث ہوتا ہے۔ کہ انسان ایک طرح کے باطنی حالات و وضع داری کو سرتاپا چھوڑ کر دوسری طبیعت اختیار کرلیتا ہے۔ صرف مثبت قسم کی صفتوں کی طرف ہی ہردلعزیزی کھچی آتی ہے۔ غم و غصہ خوف و غدشہ۔ بے دلی اور مایوسی منفی قسم کے اوصاف ہیں۔ یہ اوصاف ہر جگہ

اور ہمیشہ تباہ کن اور نفرت انگیز ثابت ہوتے ہیں - ہر قسم کی خود غرضی - تمام منفی قسم کی بیہودہ صفتیں مثلاً تیرگیٔ طبع - مایوسی - اُداسی اور غمگینی - نفرت - حسد - رشک وغیرہ پرے ہٹانے والے وصف ہیں - برخلاف ازیں محبت - مہربانی - اور شیریں طبعی - عدم خود غرضی اور خوبصورتی - خوبی نفس - کشش کرنے والے اوصاف ہیں +

جو بچے قدرتاً ڈرپوک - جھجک والے اور شرمیلے اور مجلسی اوصاف نہ رکھنے والے ہیں - ان بچوں کے والدین اور معلمین کا فرض ہے - کہ محنت کر کے اور تکلیف اٹھا کر ان کی مجلسی دلکش اور خوش آیند اوصاف کی نشو و نما میں کوشش کریں - کیونکہ اس طرح کی ہر دلعزیزی کی تربیت آئندہ کے لئے سوسائٹی میں ان کے منصب کو بالکل بدل دے گی ابتدا میں اس قسم کی جو تعلیم دی جاوے گی - اس پر ہی ہر شخص کی کامیابی اور لطف زندگی کی زیادتی کا انحصار ہے - اگر کسی شخص کی تربیت ایسے کی جاتی ہے - کہ اس میں دلآویز اوصاف کی نشو و نما ہو جاتی ہے - تو اس میں اور سرد مہر - نفرت انگیز اور دوسروں سے الگ تھلگ رہنے والے شخص میں بڑا بھاری فرق پیدا ہو جاتا ہے +

جو شخص ہر دلعزیز بننا چاہتا ہے - اس کے لئے ضروری ہے - کہ وہ حکمت و فراست کی خوب مشق کرے - ایسے لوگوں کو ہم جانتے ہیں - جن کے دل بڑے اچھے ہوتے ہیں - مگر جو بسا اوقات سخت باتیں کہ کر دوسروں کو ایذا پہنچاتے ہیں - اگرچہ ان کی غرض بڑی اچھی ہوتی ہے +

صرف یہی کافی نہیں - کہ ٹھیک بات کہی جاوے - یا ٹھیک کام کیا جاوے - بلکہ یہ ضروری ہے - کہ ٹھیک بات عین وقت پر کہی جائے - اور ٹھیک کام عین موقعہ پر کیا جاوے - اگر موقع کا خیال نہیں رکھا جاتا - تو خواہ ذرا سا بھی آگے پیچھے کا فرق ہو - ٹھیک بات اور ٹھیک کام کا اثر زائل ہو جاتا ہے - صرف اسی پر اکتفا نہ کی جاوے

کہ تمہارے دل میں مہربانی کرنے کا ارادہ موجود ہے۔ کیونکہ جو زخم کہ بے پروائی اور بے عقلی سے لگ جاتا ہے۔ اس کے اندمال کے لئے صرف تمہارا نیک ارادہ کافی نہیں +

اگر لوگوں کے دلوں میں یہ بات بیٹھ جائیگی۔ کہ تم اپنے ہی حال میں مست ہو۔ اور نہیں چاہتے۔ کہ تم کو کوئی چھیڑے۔ پبلک میں رونمائی سے گریز کرتے ہو۔ تم کو اپنے مرتبے کا بڑا خیال ہے۔ اور یہ کہ سب سے الگ تھلگ رہنا۔ اور کسی سے رشتہ رابطہ نہ رکھنا پسند کرتے ہو۔ تو تمہاری نسبت لوگوں کی رائے کبھی اچھی نہ ہوگی اگر تمہارے اندر کوئی خاص لیاقت ہے۔ یا کوئی ممتاز کام تم نے کیا ہے۔ تو گو وہ اس لیاقت اور امتیاز کی بدولت تمہاری تعریف کریں۔ مگر یہ تعریف دور دور سے ہوگی۔ جیسے کہ کسی بلند پہاڑ یا برف کے بڑے تودے کی کی جاتی ہے۔ محبت تمہارے واسطے ان کے دلوں میں کبھی نہ ہوگی +

ہردلعزیزی کے خواہش مند کے لئے بہت ضروری ہے۔ کہ اس کو لوگوں کے نام اور صورتیں یاد رہیں۔ جیمز جی بلین کی ترقی میں اس قابلیت نے بہت کچھ حصہ لیا۔ جب لوگ عرصے کے بعد اس سے ملتے اور وہ پہلی ملاقاتوں کی چھوٹی چھوٹی باتوں کی یاد دلاتا تو ان کو بڑی حیرانی ہوتی۔ مسٹر بلین اس بات پر بڑا زور دیتے تھے کہ صرف نام اور صورت یاد رکھنا ہی کافی نہیں۔ بلکہ خوشگوار واقعات کا یاد رکھنا بھی بہت ضروری ہے ؎

ہمارا نام بھی تم کو نہ یاد ہو صاحب
ہمیں سے لطف و محبت کی آرزو رکھو

اگر لوگوں کو یاد رکھنے میں تمہارا حافظہ کمزور ہے۔ تو تم مرحوم طامس پی ریڈ کی تجویز کو کارگر پاؤ گے۔ یہ صاحب کہا کرتے تھے۔ کہ جب کبھی میں پہلی دفعہ کسی شخص سے ملتا

تو میں اس شخص کی شکل وصورت کی کوئی نہ کوئی خاص یا عجیب بات ضرور غور سے تاڑ لیتا تاکہ اس کی یاد پختہ طور سے میرے دماغ میں قائم ہو جاوے۔ مثلاً چہرہ پر کوئی خط۔کوئی جھری آنکھ کی کوئی خاص بات۔لبوں کی بناوٹ۔ناک کی شکل وغیرہ غرضیکہ کوئی نہ کوئی خصوصیت اس شخص کے چہرہ مہرہ یا طرز و اطوار کے متعلق میں اچھی طرح سے دیکھ لیتا۔تاکہ وہ بات میرے دل پر نقش ہو جاوے۔اور میں اس شخص کو باقی لوگوں سے تمیز کر سکوں +

سوسائٹی میں بسا اوقات دیکھنے میں آتا ہے۔کہ لوگ نام وصورت کے متعلق اپنے حافظہ کی کمزوری کی دلیل پیش کیا کرتے ہیں -اور کہا کرتے ہیں کہ نام وصورتیں ان کو کبھی یاد رہ ہی نہیں سکتیں۔لیکن اس کی بڑی وجہ صرف یہی ہے۔کہ وہ ان کے یاد رکھنے کے لئے تکلیف اُٹھانا تو درکنار دلچسپی تک نہیں لیتے۔بعض شکلیں اور بعض نام ایسے ہوتے ہیں۔جن کو بھولنا سخت مشکل ہے۔کیونکہ ایسے شخصوں سے پہلی ملاقات کے وقت ان کی اور ہماری کسی خاص یکسانیت نے ہم کو ان کی طرف خاص طور پر مائل کیا تھا -اس بات سے یہ ظاہر ہے۔کہ یہ کشش زیادہ تر اس بات پر منحصر ہے۔کہ ہماری اس ملنے والے شخص کے ساتھ دراصل دلچسپی ہے۔جن شخصوں کے حافظے نام اور صورت کے متعلق کمزور ہوتے ہیں۔وہ زیادہ غور سے مشاہدہ کرنے کے عادی نہیں ہوتے۔وہ ملنے والے شخص کے چہرہ مہرہ کی ذہنی تصویر صاف طور پر نہیں بناتے۔نہ ہی شکل وشباہت کا غور سے معائنہ کر کے انہیں یاد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔وہ اپنے دل کی طاقتوں کو صورت شکل کے کسی نقطہ ماسکہ پر نہیں جماتے۔جس سے کہ ایک مستقل اور صاف نقش دل پر قائم ہو سکے۔جب کسی اجنبی شخص سے وہ ملتے ہیں۔تو سرسری طور پر لاپروائی سے اس کے ساتھ مصافحہ وعلیک سلیک کر لیتے ہیں۔اور ان کے دماغ میں اس شخص کے نام یا شخصیت کا کوئی نقش نہیں

رہنا۔ اور دس منٹ کے بعد اگر ان سے اس ملنے والے شخص کے متعلق کچھ پوچھا جاوے۔ تو شاید وہ کچھ بھی نہ بتا سکیں +

جب کسی سے تمہارا تعارف ہو۔ تو نہ صرف اس بات کی کوشش کرو۔ کہ غور سے چہرہ کی طرف دیکھ کر اس کا صاف اور واضح نقش اپنے دل پہ قائم کر لو۔ بلکہ اس شخص کے دل کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ اور کسی ایسی بات کو اپنے دل میں قائم کر لو۔ جو عرصہ تک تمہارے ساتھ رہے۔ صحیح صحیح نام یاد رکھنے کی خاطر نام کا پوری طرح سے اطمینان کر لو۔ بہت سے شخص جب کسی شخص سے انٹروڈیوس ہوتے ہیں۔ تو اس شخص کا نام بھی صاف طور پر سننے نہیں پاتے +

اگر تم کو ہر دلعزیز بننا منظور ہے۔ تو تپاک اور گرمجوشی کی عادت ڈالو۔ تم کو چاہئے۔ کہ اپنے دل کے دروازے بالکل چوپٹ کھول دو۔ بعض آدمی دل کے دروازوں کو ذرا سا کھول دیتے ہیں۔ جس کے معنی ملنے والے کو یہ کہنا ہے۔ کہ تم اندر تو جب آ سکتے ہو۔ لیکن جب تک ہم کو پکا پتہ نہ لگ جاوے۔ کہ تم شناسائی کے قابل ہو یا نہ نہیں۔ تم اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ ایسا نہ کرو۔ جیسے بہت سے لوگ تپاک اور گرمجوشی کے معاملہ میں بڑے کنجوس ہوتے ہیں۔ وہ اس وصف کو خاص موقعہ کے لئے یا خاص دلی دوستوں کے لئے محفوظ رکھ چھوڑتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس وصف کو غیر معمولی طور پر بیش قیمت سمجھ کر ہر کسی پر اس کے اظہار کو نامناسب خیال کرتے ہیں +

دل کے دروازے چوپٹ کھولنے سے ڈرو نہیں۔ غیر موانست اور کم گوئی کی عادت چھوڑ دو۔ کسی شخص سے ایسے مت ملو۔ کہ وہ یہ خیال کرے۔ کہ ملاقات کے کام کو تم ایک بڑی غلطی کا ارتکاب خیال کرتے ہو۔ اور تم کو بڑی خوشی ہوگی۔ اگر اس غلطی کی تصحیح ہو جاوے" +

جب تم سے کوئی شخص ملے - اور تم اس کے ساتھ بڑی خوشی اور گرمجوشی سے ہاتھ ملاؤ - اور محبت کے ساتھ علیک سلیک کرو - تو تمہارے اور اس کے درمیان ارتباط کا ایسا رشتہ پیدا ہو جاوے گا - کہ تم خود حیران ہو جاؤ گے - ملنے والا شخص اپنے دل میں کہے گا واہ - یہ شخص تو درحقیقت بڑا ہی اچھا آدمی ہے - مجھے اس کے حالات معلوم کرنے چاہئیں آج کی ملاقات تو غیر معمولی ہے - ایسا شخص تو پہلے کبھی ملا ہی نہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص کوئی خصوصیت میرے اندر دیکھتا ہے - جو اور لوگوں کو دکھائی نہیں دیتی +

بعض شخصوں کا یہ حال ہوتا ہے - کہ جب وہ تم سے ملتے اور ہاتھ ملاتے ہیں - تو تمہارے اندر لرزہ سا پیدا ہوتا ہوا معلوم دیتا ہے - اور تم کو سردی سی چڑھتی محسوس ہوتی ہے - ان کے مصافحہ میں کسی قسم کی گرمجوشی - فیاضی - دوستانہ فراخ دلی اور دلچسپی نہیں ہوتی ایسے اشخاص سے ملاقات خون کو ٹھنڈا کرنے والا معاملہ ہے - اور ایسے سرد مزاج اشخاص سے جب تم ملتے ہو - تو گویا تمہارے کان میں یہ آواز ان کی طرف سے آتی ہوئی معلوم ہوتی ہے " بھلا اس شخص میں کونسی بات ہمارے فائدہ کی ہے - کیا یہ ہم کو مؤکل بھیج سکتا ہے - کیا کچھ مریض اس کی وجہ سے ہمارے پاس آئینگے - یا کیا اس کے طفیل ہم کو گاہک ملیں گے - مانا اس کے پاس روپیہ نہیں - تو کیا اس کا کچھ رسوخ وغیرہ بھی ہے - یا نہیں - بااثر اشخاص سے اس کی ملاقات ہے یا نہیں - کیا اس شخص سے ہم کو کوئی مدد مل سکتی ہے - یا یہ کوئی ہماری بہتری کر سکتا ہے - اگر یہ باتیں اس میں نہیں تو ہم کو اس کے ساتھ ملنے سے کیا فائدہ " +

جب کوئی شخص تمہارے ہاتھ کو گرمجوشی اور دوستانہ گرفت سے ہاتھ میں لیتا ہے اور تمہاری طرف مہربانی اور موافقت سے اس طرح مسکرا کر دیکھتا ہے - گویا کہ اس کی دلی خواہش تمہارے ساتھ دوستی کرنے کی ہے - تو متذکرہ بالا حالات سے کتنے مختلف

حالات تمہارے دل میں اٹھتے ہیں۔ تم کو پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ اس پرتپاک مصافحہ کرنے والے شخص کا دل مہربانی سے پُر ہے۔ اور تمہارا دل بھی اس کے جواب میں چمک اٹھتا ہے +

خوش مزاجی۔ گرمجوشی۔ سچی محبت اور کھلے دل سے لوگوں کے ساتھ ملنے کی عادت بناؤ۔ اس عادت کی بدولت تمہارے بڑے بڑے عجیب کام بنیں گے۔ تم کو پتہ لگ جاوے گا۔ کہ سخت مزاجی۔ جھجک اور لاپروائی اور دوسروں کے معاملات میں عدم دلچسپی جو پہلے تم کو بہت تکلیف دیتی تھی۔ کس طرح سے مفقود ہوتی جاتی ہیں۔ لوگوں کو خودبخود پتہ لگ جاوے گا۔ کہ تم درحقیقت ان کے معاملات میں دلچسپی لیتے ہو اور تمہاری خواہش ہے۔ کہ تم ان سے شناسا ہو کر ان کو خوش کرو۔ اور ان کی بہبودی کا خیال رکھو۔ خوش مزاجی کی مشق سے تمہاری مجلسی طاقت میں انقلاب پیدا ہو جاوے گا۔ تم میں کشش دار اوصاف ایسے پیدا ہو جاوینگے۔ جن کے موجود ہونے کا تم کو کبھی خیال تک بھی نہیں ہوا تھا۔ اور جب جلدی جلدی تم میں مجلسی خوبیاں اور اصلی عمدگیاں بڑھتی جاوینگی۔ تو تم خود حیران ہو جاؤ گے +

بسا اوقات ایسے مرد و عورت دیکھنے میں آتے ہیں۔ جن کو مہذب سوسائٹی کے رسم و رواج کا ذرا بھی پتہ نہیں ہوتا۔ اور جو عمر بھر ملک کے جاہل سے حصہ میں رہے ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر ان کے طرز و اطوار ایسے دلاویز اور قابل تعریف ہوتے ہیں۔ کہ ہم کو کبھی اس بات کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ ان لوگوں کو اصلی تعلیم و تربیت کی ضروری باتوں کا پتہ نہیں۔ ان کی بزرگ دلی۔ ان کی بلند حوصلگی۔ ان کے چال چلن کی پاکیزگی۔ اور ان کی یہ خواہش کہ خوشی اور مہربانی پھیلا دیں۔ یہی وہ چیزیں ہیں۔ جو مجلسی قوانین اور رسمی قواعد کی عدم واقفیت کا کافی سے زیادہ نعم البدل ہیں +

مجھے ایک عورت کا حال معلوم ہے۔ یہ عورت کبھی کسی سوسائٹی میں نہیں رہی۔ مگر مجسم شائستگی و تہذیب ہے۔ اس کی سمجھ بوجھ ایسی اچھی ہے۔ اور وہ ہر بات

کا انتظام ایسی صفائی - باقاعدگی - اور خوبصورتی سے کرتی ہے - کہ اس کے تمام واقف لوگ اس کو شریفانہ برتاؤ کا نمونہ خیال کرتے ہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ جو بات بھی وہ منہ سے نکالتی ہے - گویا بالکل ٹھیک ہے - جو اسے جانتے ہیں - وہ سب اس کی طرف پریم اور محبت کے خیال رکھتے ہیں - اور کوئی شخص یہ خیال نہیں کرتا - کہ یہ عورت کبھی کوئی غلط کام بھی کر سکتی ہے - اس کے مجلسی قوانین کا جزو اعظم مہربانی ہے - اور وہ اس مہربانی کو کبھی نہیں چھوڑتی - اور نہ اس مہربان مزاجی کی وجہ سے اس کو کوئی تکلیف ہوتی ہے ÷

ٹھیک بات ٹھیک موقعہ پر کرنے کا بڑا راز یہ ہے - کہ تمہارے دل میں مہربانی اور محبت ہو - اور سمجھ بوجھ اور شعور سے کام کرو ÷

بہت سے آدمی ایسے بھی ہو گذرے ہیں - جن کی پرورش اور تربیت جنگلوں اور دیہات میں ہوئی اور جو کبھی مہذب سوسائٹی میں نہیں رہے - مگر جب یہ لوگ اعلےٰ عہدوں پر ممتاز ہوئے - مثلاً صوبوں کے گورنر بنے - یا کانگرس کے ممبر ہوئے - تو ایسی شائستگی سے اور حسب حال کام کرتے رہے - کہ کسی شخص کے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہوا - کہ یہ آدمی سرف رواجی دستور العمل کے مطابق کام کر رہے ہیں - اپنی جبلی فراخ دلی - مہربان مزاجی اور خوش طبعی کی وجہ سے یہ لوگ ہر دلعزیز اور پیارے بن گئے - اس نفیس فراخ دلی اور فیاضانہ بلند حوصلگی کا اثر بہت وسیع اور نہایت زبردست ہوتا ہے - لنکن کی زندگی ان اوصاف کی بہترین مثالوں میں بطور نمونہ پیش کی جا سکتی ہے ÷

تواریخ کے مطالعہ سے تم کو پتہ لگ سکتا ہے - کہ امریکہ کے بہت سے پریذیڈنٹ مدبر اور مشہور اشخاص کے دوستوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور وہ بہت ہر دلعزیز تھے - ان اشخاص میں بے غرضانہ طبیعت اور خوش مزاجی کا مبارک وصف زوروں

پر تھا - اور باتوں میں خواہ ان میں کتنے ہی نقص رہے ہوں +

قصہ مختصر - غور کرو - کہ عمل اور جواب عمل کی مساوات ہونی ضروری ہے - کہ نہیں ؟ کیا یہ ٹھیک نہیں - کہ جتنا ہم دیتے ہیں اتنا ہی یا تقریباً اتنا ہی ہم کو واپس مل جاتا ہے - کیا دنیا مثل ایک گنبد کے نہیں - جہاں اگر ہم سخت بولیں - تو ہم کو جواب سخت اور نرم بولیں تو جواب نرم ملے گا - کیا یہ مانند آئینہ کے نہیں - جس میں سے وہی شکل دکھائی دے گی - جو اس کے آگے رکھی جاوے گی - اگر ہم مسکرائیں - تو کیا یہ ہماری مسکراہٹ کے جواب میں مسکرائے گی نہیں - اگر ہم ماتھے پر بل ڈالیں - تو کیا یہ بل نہیں ڈالے گی - اور اگر ہم حقارت سے اس کی طرف نگاہ کریں - تو کیا یہ حقارت سے ہم پر نظر نہیں ڈالے گی ؎

آئینے میں دیکھ کر اپنی شباہت ایک دن
ہم نے جانا جیسے ہم ہیں ویسا ہی آئینہ ہے

اگر تمہارے دل میں مہربانی ہے - اگر تمہاری طبیعت محبت والی ہے - اگر تمہارا خیال ہر شخص کی نسبت نیک ہے - تو لوگ تم سے محبت کریں گے - تمہاری تعریف کریں گے - اور تمہاری عزت کریں گے تم کسی سوسائٹی میں چلے جاؤ - تم کو یہی احساس ہوگا - کہ تم اپنوں میں ہو - پرایوں میں نہیں ؎

قدم جس طرف کو بڑھاؤ گے اپنا
زمانے کو مدّاح پاؤ گے اپنا

باب ہفتم

قوت جسمانی اور کامرانی

کامرانی کے لئے اوصاف حسنہ شرط ہیں
قوت جسمانی بھی لیکن برابر چاہیئے

فی الحقیقت وہی کام قابل قدر ہے۔جس میں جدت وجودت پائی جائے۔اگر فقدان ہمت کی وجہ سے صبح کے وقت تم کام پر خوشی خوشی نہیں جاتے۔اگر تم طوعاً و کرہاً کام کرتے ہو۔پژمردہ دل ہو۔اور تکان محسوس کرتے ہو اور اگر تمہاری چال ڈھال میں لچک اور بشاشت نہیں۔تو یاد رکھو کہ تمہاری ان کمزوریوں کا اثر تمہارے کام پر بھی ضرور ہوگا +

ہر صبح کام پر تازہ دم اور ہمت سے جانے کی عادت پیدا کرو۔جس کام پر تمہاری زندگی کی کامیابی کا انحصار ہے۔اس کام کو صرف انگلیوں کے سروں سے پکڑنا ہی تو کافی نہیں ہو سکتا۔اس بات کی گنجائش کہاں ہے۔کہ تم اپنے کام میں اپنی ذات کا کوئی ایک جزو ہی لگاؤ۔ضروری ہے کہ کام میں ہمہ تن تازگی۔طاقت اور ہمت سے لگو تاکہ تمہارا کام برغبت و رغبت کیا ہوا کام معلوم ہو۔جبر و اکراہ سے کیا ہوا ظاہر نہ ہو۔کام ہلکا پھلکا دکھائی دے۔بھاری بوجھ محسوس نہ ہو۔لازمی ہے کہ کام پر جاؤ۔تو تمہارے اندر قوت ایجاد و طاقت اختراع موجود ہو۔تمہاری شخصیت پُر زور و توانا ہو۔اگر تم کام پر جاتے ہو۔اور تمہارے قوا بالکل درماندہ کاہلی سے چُور۔رات

کی اوباشی اور بے خوابی سے کسل مند ہوں۔ تو کام میں ہرج مرج لابدی ہے۔ جو کام بھی تم کروگے اس پر کمزوری کی مُہر لگی ہوئی ہوگی۔ اور یاد رہے۔ کہ کمزوری سے نہ تو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی کامیابی +

بہت سے لوگ صرف اس ایک وجہ سے ناکامیاب ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنے کام پر اپنی تمام طاقت نہیں لگاتے۔ جو شخص کم ہمّتی۔ پست حوصلگی۔ شکستہ دلی۔ اور ڈانواں ڈول طبیعت سے کام کرتے ہیں۔ وہ کبھی کوئی قابل قدر کام نہیں کر سکتے +

فرض کرو طاقت جسمانی کا امتحان و مقابلہ ہو رہا ہے۔ اور تم اس مقابلے میں نیم گرسنہ۔ تھکے ماندے۔ کثرت کاروبار کی وجہ سے چُور اور بلا کسی تیاری کے داخل ہو کر انعام حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ تو ایسی حالت میں تم خود ہی فیصلہ کر سکتے ہو۔ کہ ان حالات میں انعام حاصل کرنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کارزار حیات میں کہ جہاں تمہیں دیوؤں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اگر تمہارے اعضا و جوارح طاقت سے خالی اور کثرت حقہ نوشی۔ مے نوشی یا کسی اور قسم کی اوباشی کی وجہ سے مضمحل یا از کار رفتہ ہو رہے ہوں تو فتح و ظفر کی امید رکھنا ایک خیال خام ہے +

زندگی کا بڑا انعام اسی بات پر منحصر ہے۔ کہ تم ہر روز امتحان میں خوب کسے کسلائے تندرست و توانا داخل ہو۔ تمہاری ہر قسم کی قوت بالکل ٹھیک ہو۔ اور جتنی پس ماندہ طاقت و ہمت تم نے جمع کی ہوئی ہے۔ وہ امتحان کے وقت پورے طور پر کام میں لاؤ۔ لیکن صورت معاملہ درحقیقت یہ ہے۔ کہ تم وقت کا بہت سا حصہ اس حالت جسمانی میں صرف کرتے ہو۔ جب کہ تم بالکل چُور اور تھکے ماندے ہوتے ہو۔ تمہارے خون میں ذرا جوش و حرکت نہیں ہوتا۔ نہ ہی تمہارے دماغ میں کوئی پہلی جمع شدہ طاقت موجود ہوتی ہے۔ اور تمہاری ہمت کا یہ حال ہوتا ہے۔ کہ تم زندگی کی شاندار عظمت میں موجودہ دن کو کسی طرح بھی شریک نہیں کر سکتے +

قوت ارادی مقابلہ کے لئے جملہ دیگر قوا کو بلاتی ہے - اور بڑے امتحان کے لئے اپنی تمام طاقت کو لاکھڑی کرتی ہے - لیکن جب کوئی پس ماندہ اور جمع کردہ طاقت کام کے لئے موجود نہ ہو - تو مقابلہ کا لازمی نتیجہ شکست ہوگا - کسی قابل قدر کام کو کرنے کیلئے خون میں رگوں اور پٹھوں میں - دماغ میں جوش ہمت کا ہونا ضروری ہے +

جو احتیاط تم اپنے جسم کو نہایت اعلےٰ حالت میں رکھنے کے لئے کسی کارنمایاں کر سکنے کی غرض سے عمل میں لاتے ہو - اسی احتیاط پر سب باتوں کا دارومدار ہے - ایک کمزور گھوڑے کو سدھانے والا اگر اچھا مل جاتا ہے - تو وہ گھوڑا نیم گرسنہ اور بُری حالت میں رکھے ہوئے اچھے گھوڑے کو شکست دے سکتا ہے - ایک لیاقت اگر اعلےٰ حالت میں رکھی جاوے - تو وہ اوباشی اور لاپرواہی سے خراب کی ہوئی دس لیاقتوں کو نیچا دکھا سکتی ہے - اگر تمہارے خون میں فولاد کا نام تک نہیں - اور تمہارے جسم میں طاقت کا ذخیرہ جمع نہیں - تو تم پہلی ہی لڑائی میں ہزیمت اٹھاؤ گے +

ایک تجربہ کار جرنیل ہرگز کسی بڑے معرکے اور فیصلہ کن جنگ میں اپنی خستہ حال فوج کو نہیں لے جائیگا - جنگ عظیم کے لئے ضروری ہے - کہ فوج کے سپاہی بڑے اچھے قواعد دان ہوں +

بہت عرصہ نہیں گذرا - کہ میرے پاس ایک نوجوان بڑھے چڑھے وکیل کا خط آیا - اس نوجوان وکیل کو بڑی سخت عصبی کمزوری کی تکلیف ہے - جس وقت اس شخص نے کام شروع کیا تھا - اس کا جسم خوب مضبوط تھا - مگر اس کو شہرت کی اتنی زبردست خواہش تھی - کہ اپنے پیشہ میں نامور ہونے کے لئے پندرہ گھنٹہ روزانہ سے زیادہ کام کر کے اس نے اپنی صحت کا ستیاناس کر لیا - اس کے دل میں یہ احمقانہ خیال جاگزیں ہو گیا تھا - کہ جو شخص ہر وقت کام میں لگا رہتا ہے اور سال کے شروع سے سال کے اخیر تک برابر کام کئے جاتا ہے - وہ اس شخص

سے بہت اچھا رہتا ہے - جو تھوڑا وقت کام کرتا ہے - اور بہت تعطیل مناتا ہے۔
کئی سال تک تو اس نوجوان شخص کا یہ حال رہا - کہ اس نے نہ تو آب و ہوا کے تبدیل
کرنے کا خیال کیا - اور نہ سیر و تفریح کی پروا کی - اور اس وقت جبکہ اس کی جدّت
طرازی کی قوت بہت بڑھ جانی چاہیئے تھی - اسے مجبوراً بوجہ دماغی کمزوری کے اپنا کام
چھوڑنا پڑا ہے - اور شاید اس کام کو پھر اختیار ہی نہ کر سکے - وہ ہمیشہ یہ خیال کرتا رہا -
کہ دیہات میں بار بار جانے کی اس کے لیئے گنجائش کہاں - دیگر نوجوان وکالت پیشہ
لوگوں کی طرح اس نے یہ بھی نہ کیا - کہ کسی دن کی تعطیل منا کر گولف وغیرہ ہی کھیلا کرے
اس کے دل میں تو یہی جاگزیں ہو گیا تھا - کہ جس وقت اور لوگ کھیل کود میں لگے ہوئے
ہوں - وہ ناموری کا سامان پیدا کرے - اس طرح وہ گویا قدرت کے خزانہ سے اپنے
حصّہ کا سرمایہ نکلوا نکلوا کر خرچ کرتا گیا - اور اب جسمانی نقطۂ خیال سے وہ دیوالیہ
ہو گیا ہے +

خواہ کتنا ہی تندرست اور لائق آدمی کیوں نہ ہو - اگر خانہائے دماغ اور قوائے
عصبی لگاتار استعمال کی جاویں - تو چلّہ چڑھی ہوئی کمان کی طرح ان کی لچک - ان کی
طاقت گرفت اور مضبوطی ضائع ہو جاتی ہے - اور نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ دماغی قوا کند -
درماندہ اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں +

جو دماغ کہ کاروبار میں ہمیشہ لگا رہتا ہے - اور سیر و تفریح میں اس کو آرام نہیں
ملتا - وہ تفریح و تبدیلی سے بار بار آرام پائے ہوئے دماغ کی طرح نیا نرالا اور طاقتوالا
کام نہیں کر سکتا - جو آدمی ہر وقت کام میں لگا رہتا ہے - اور ذرا بھی سیر و تماشہ
سے دل نہیں بہلاتا - وہ جلد ہی لکیر کا فقیر بن جاتا ہے - اور جدّت و ندرت نہ
ہونے اور دماغی خوراک اور تحریک کی کمی کی وجہ سے سوکھ کر مرجھا جاتا ہے -
دماغی اور جسمانی کام کرنے والوں کے لئے کوئی چیز اتنی مفید نہیں - جتنی کہ بار بار

سیرِ و تفریح اور نیا نقطۂ خیال + ہر جگہ ہم کو ایسے آدمی نظر پڑتے ہیں - جو قبل از وقت بڈھے ہو گئے ہیں - اور ان میں کوئی دلچسپی اور جدّت کی بات باقی نہیں رہی - باعث اس کا یہ ہے - کہ وہ کام بہت زیادہ کرتے رہے - اور کھیل کود کی انہوں نے ذرا بھی پرواہ نہ کی ایک ہی رنگ ڈھنگ پر چلتے رہنے سے لیاقت کا ستیاناس ہو جاتا ہے + اچھی صحت کی حالت میں بلند نظر رکھنے والے آدمی اتنی محنت سے کام کرتے ہیں - کہ تفریح و آرام کی ذرا بھی پروا نہیں کرتے - لیکن بڑے بڑے کام کر دکھانے والے وہ شخص نہیں ہوتے جو ہر وقت کام میں لگے رہتے ہیں - اور جب کبھی تم ان سے ملتے ہو - تو تمہارے دل پر وہ یہی خیال پیدا کرتے ہیں - کہ وقت بڑا قیمتی ہے - اور کام کرنا ضروری ہے +

نیویارک کے ایک بیوپاری کو میں جانتا ہوں - یہ شخص ایک بڑے کارخانہ کا مالک ہے - وہ شاذ ہی دو تین گھنٹہ روزانہ سے زیادہ وقت دفتر میں لگاتا ہے - اور بعض دفعہ تو مہینوں دفتر سے غیر حاضر رہتا ہے - اس عرصہ میں سیر و تفریح کر کے اپنے دماغ کو تر و تازہ کرتا رہتا ہے - اس شخص کو کھیل کی قدر و قیمت معلوم ہے اس نے اوائل عمری سے ہی دل میں ٹھان لی تھی - کہ اپنے آپ کو تر و تازہ اور طاقتور بنائے رکھونگا - اور دل اور دماغ کو اس حالت میں رکھونگا - کہ کام کرتے وقت زیادہ سے زیادہ طاقت لگا سکوں - اور بہت سے دیگر لوگوں کی طرح ہر وقت کام میں لگے رہ کر اپنے آپ کو کمزور اور درماندہ نہیں کرونگا - نتیجہ یہ ہوا ہے - کہ وہ زندگی میں بڑی کامیابی حاصل کر رہا ہے - دفتر میں اس پر زور شخص کی موجودگی کچھ معنی رکھتی ہے ؟ سب چیزیں حرکت میں آ جاتی ہیں - چونکہ اس کے اندر طاقت جسمانی کا بہت کچھ اندوختہ جمع ہے - اس لئے وہ کاروبار کو بہت آسانی اور سرعت سے کر لیتا ہے - اس کے کاروبار کا سلسلہ قواعد علم ریاضی کی طرح درستی سے چلتا

رہتا ہے - جو لوگ آٹھ آٹھ نو نو گھنٹے روزانہ دفتروں میں کام کرتے رہتے ہیں - اور رات کے واسطے گھر پر کام لے آتے ہیں - ان کی نسبت اس شخص کا کام بہت زیادہ ہوتا ہے حالانکہ یہ دن بھر میں صرف دو ایک گھنٹے کام کرتا ہے +

"سارا دن کام ہی کام ہو - اور سیر و تفریح ذرا بھی نہ ہو - تو آدمی سست ہو جاتا ہے" - یہ کہاوت بالکل سچ ہے + ہمارے اندر سیر و تماشے کی جو تحریک طبعی ہے - وہ صاف ظاہر کرتی ہے - کہ قدرت کا منشا یہ ہے - کہ ہم اپنی زندگی میں کافی سیر و تفریح کریں - لیکن دیکھنے میں آیا ہے - کہ بہت سے ملازمین کو دن میں بہت سے گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے - وجہ صرف یہ ہے - کہ ملازم رکھنے والے یعنی کارخانہ دار ان کو اس جادو کا پتہ نہیں لگا - جو تازہ دماغ اور مضبوط جسم میں پایا جاتا ہے - قضا و قدر کا یہ منشا کبھی نہیں تھا - کہ آدمی اپنے کام کا غلام بنا رہے - اور اپنی تمام طاقت روزی کمانے میں صرف کر دے - اور زندگی کے بنانے کے لئے عملی طور پر ذرا بھی طاقت اس میں باقی نہ رہے - وقت آئیگا - جب اس بات کو سب تسلیم کرینگے - کہ موجودہ معمولی گھنٹوں کے دن کی نسبت تھوڑے گھنٹوں کے دن میں کام زیادہ مقدار میں اور بہت اچھا ہو سکتا ہے +

بہت سے لوگ کام ایسے کرتے ہیں - جیسے گلے پڑا ڈھول بجانا پڑتا ہے - کام ان کے خیال میں ایک بیگار ہے - جس کا کرنا ناگزیر ہے - حالانکہ کام ایک فرحت بخش چیز ہونا چاہئے - مگر یہ بات تب ہی ہوگی - جب ہر آدمی کو اس کے مناسب حال جگہ مل جاویگی - اور تازگی و طاقت سے کام کیا جاویگا - جب یہ صورت حال وقوع میں آویگی - تو دماغ اور جسم سے کام لینے پر خوشی کا احساس ہوگا - کام ایک مقوی دوا معلوم ہوگا - نہ کہ چکی کی مشقت - اور زندگی زمانۂ محنت و مشقت ثابت ہونے کے بجائے سرمایۂ مسرت و فرحت معلوم ہوگی +

بہت سے آدمیوں نے اپنے آپ کو کام کا غلام بنا لیا ہے - اور جب ان کے

بلند نظری کے خواب پورے نہیں ہوتے - تو یاس و ناامیدی سے اذیت پاتے ہیں - وجہ صرف یہ ہے - کہ اس قسم کے لوگوں نے یہ سبق نہیں سیکھا - کہ اعلیٰ درجہ کی دماغی اور جسمانی صحت قائم رکھنا - اور ہمیشہ تازہ دم رہنا نہایت ضروری اور لابدی ہے - تاکہ کام میں لگانے کے لئے جتنی بھی قابلیت ممکن ہو - ہر وقت موجود پائی جاوے اپنے آپ کو ہر وقت تازہ دم - چاق و چوبند اور مستعد رکھنا ہی سب ہنروں سے بڑھ کر ہنر ہے +

بہت کم لوگوں نے اس بات کو سمجھا ہے - کہ طاقت جسمانی دنیا میں ترقی کرنے کے لئے کتنی ضروری ہے - اگر صحت اچھی اور مضبوط ہو - تو ہر دماغی قوت ہر جزو لیاقت اور ہر ایک قسم کی طاقت بڑے عجیب طور سے مضبوط ہو جاتی ہے - اور زندگی کی قابلیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے - تندرستی و توانائی آدمی کے دل میں حد درجہ کا اعتماد پیدا کر دیتی ہے - اور خود اعتمادی لیاقت کو عجیب و غریب طرح سے بڑھاتی اور سہارا دیتی ہے +

اگر کسی آدمی کو اپنی ذات پر پورا پورا یقین ہے - کام پر عبور حاصل کرنے کی جسمانی قوت اس میں موجود ہے - اور موقعہ آن پڑنے پر اس کو گھبراہٹ نہیں ہوتی تو وہ فکر و تفکر - شک و شبہ سے آزاد رہے گا - موخر الذکر باتیں کمزور آدمیوں کی کوششوں کو ناکارہ بنا دیتی ہیں +

کامیابی کے خواہشمند کے لئے ضروری ہے - کہ اس بات کی فکر رکھا کرے - کہ طاقت معمول سے زیادہ خرچ نہ ہو - اور قوت حیات غیر ضروری معاملات میں صرف نہ ہو - کیونکہ اس کے بیجا صرف سے ممکن الحصول کامیابی بہت کچھ کم ہو جاتی ہے +

چستی و چالاکی کی تنا اور کام کرنے کی امنگ جو زبردست قوت حیات کی ہمنشین اور ہم صحبت ہے - اور جسمانی کمزوری سے کبھی جدا نہ ہونے والی مجبوری اور بے پروائی

سے کی ہوئی شکیہ کوشش میں بہت بڑا فرق ہے۔ زور دار قوت حیات میں قوت ایجاد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی مدد سے قوائے جسمانی و دماغی کو تقویت پہنچتی رہتی ہے۔ اور وہ زیادہ کام کرنے کے قابل بنے رہتے ہیں۔ اگر قوت حیات کی کمی ہو۔ تو یہ قوا بہت کم کام کرسکتے ہیں۔ درحقیقت جسمانی صحت کی درستی سے زندگی میں لطف پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ ہر کام میں بڑی مددگار ثابت ہوتی ہے +

اسی کے متعلق ایک بات اور قابل غور ہے۔ کہ جسمانی طاقت سے آدمی کی ذاتی مقناطیسی صفت میں عجیب و غریب ایزادی ہوتی ہے۔ ہر شخص عمدہ صحت کی تعریف کرتا ہے۔ کیونکہ یہ ایسی چیز ہے۔ جس کی ہر شخص کو تمنا اور آرزو ہے۔ لیکن بہت کم اشخاص ہیں۔ جو اپنی عادات سے اس کا حصول ممکن بنا سکتے ہیں +

مضبوط طاقتور آدمی جس امید بھری نگاہ سے زندگی اور زندگی کے موقعوں پر نظر ڈالتا ہے۔ وہ کمزور آدمی کی نظر سے بہت مختلف ہوتی ہے۔ کیونکہ کمزور آدمی کمزوری کی وجہ سے یاس و ناامیدی کا شکار بنا رہتا ہے۔ طاقتور آدمی رکاوٹوں کو دیکھ کر تمسخر اڑاتا ہے۔ اور کمزور آدمی ترسیدہ ہو جاتا ہے +

وہ صحت و طاقت کہ جس کی بدولت ایک کمزور شخص حوصلہ پست کر دینے والے حالات پر قابو پا سکے۔ اور جس کی موجودگی سے ثابت قدمی اور کامیابی کا احساس پیدا ہو۔ درحقیقت ایک بڑی رحمت اور نعمت ہے +

طاقت جسمانی بڑی قیمتی چیز ہے۔ اور کامیابی کے لئے بڑی پُر معنی بات ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ اس کو ایسی جائداد خیال کرے جس کا ضائع کرنا۔ جس کو گنوانا۔ جس کا بے جا صرف گناہ ہے +

بہت سے لوگ ایسے ہیں جو خواہش تو بڑی بڑی چیزوں کی کرتے ہیں۔ لیکن ان میں خواہشوں کے حصول کے لئے طاقت جسمانی نہیں ہوتی۔ لوگ ان کا مذاق اڑاتے

ہیں۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو اپنی کامیابی کے حاصل کرنے والی بیش قیمت طاقت کو ایسے ایسے طریقوں سے ضائع کر رہے ہیں۔ جس سے کوئی قابل اطمینان نتیجہ نہیں نکلتا +

قوی الجثہ اور تندرست بننے میں خواہ کچھ بھی خرچ ہو جاوے۔ دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ چیز ہر قیمت پر قابل خرید ہے۔ بڑی سے بڑی لاگت پر بھی یہ سستی ہے۔ اور کوئی چیز ہم کو حاصل ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ اِس کے حصول کی ہم کو ضرور کوشش کرنی چاہئے +

کامیاب زندگی کا پچاس فیصدی راز تو یہ ہے۔ کہ باقاعدہ اور با احتیاط تربیت سے اپنے آپ کو ہمیشہ چست و چالاک رکھا جاوے +

ہم کو کئی ایسے کاروباری آدمیوں کا پتہ ہے۔ جو قدرتی طور پر تو بہت مضبوط اور قابل نہیں۔ لیکن باقاعدہ ذاتی تربیت یا احتیاط خورونوش اور پوری نیند کی مدد سے وہ اتنا زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ جو بہت سے قابل اور مضبوط جسم والے آدمی ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ کچھ ایسا انتظام کر لیتے ہیں۔ کہ جب کام پر پہنچتے ہیں۔ تو روزانہ کام کرنے کے لئے تر و تازہ مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں۔ وہ نیند کے وقت میں کبھی خلل نہیں پڑنے دیتے۔ اور خورونوش اور روزانہ ورزش میں کسی قسم کی خرابی نہیں ہونے دیتے۔ مجھے ایک امیر آدمی کا پتہ ہے۔ اس کے ہاں ایک دن دعوت تھی۔ جس میں لکھپتی اور سوسائٹی کے چیدہ آدمی مدعو تھے۔ جب گھنٹہ نے دس بجائے۔ تو وہ دسترخوان پر سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنے مہمانوں سے رخصت ہو کر خوابگاہ میں چلا گیا۔ جہاں صبح کے چھ بجے تک آرام چین سے سوتا رہا۔ کوئی بات اس کے پروگرام یا نقشہ انضباط اوقات کو درہم برہم نہیں کر سکتی تھی۔ اس کی زندگی کا انجن ٹائم ٹیبل کے مطابق چلتا رہتا تھا۔ تاکہ قدرت کے انجن سے ٹکرا نہ جائے۔ وہ اپنے جسمانی انجن کو معمول سے زیادہ

خوراک نہیں دیتا تھا - اور موجودہ طاقت سے بڑھ کر دوڑنے نہیں دیتا تھا - تمام سفر میں وہ اپنے جسم کی طاقت کو باقاعدہ رکھ کر معمولی رفتار کے موافق چلاتا تھا ؛

آدمی میں حصول کامیابی کی جو طاقت ہے - وہ زندگی کی باقاعدگی سے حاصل ہوتی ہے - جس طرح انعام حاصل کرنے کا خواہشمند آدمی اکھاڑہ میں چاق چوبند داخل ہوتا ہے - اسی طرح تم کو بھی اپنے روزانہ کام پر جانے کی کوشش کرنی چاہیئے - قدرت تمہارے معاملہ میں کسی استثناء کو عمل میں نہیں لاتی - وہ اس بات کا لحاظ نہیں کرتی کہ تم کو پوری نیند حاصل نہیں ہو سکتی یا تم کافی ورزش نہیں کر سکتے - یا تمہاری خورونوش خراب رہی ہے - وہ تو تم سے یہ چاہتی ہے - کہ تم ہمیشہ اپنی جسمانی حالت کے لحاظ سے چوٹی پر رہو - کوئی حیلہ بہانہ وہ نہیں سنتی - اگر تم اس کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے رہو - تو تم کو سزا بھگتنی پڑیگی ؛

اگر کسی گاڑی میں چڑھ کر سفر کو جانا ہو - تو کوئی عقلمند آدمی گاڑی کے پہیوں کو اچھی طرح سے تیل دئے بغیر سفر پر روانگی کا خیال نہیں کرے گا - کارخانہ کی مشین کو صبح کے وقت چلانے سے پہلے ہر کوئی دیکھ لے گا - کہ مشین کا سازو سامان ٹھیک حالت میں ہے کہ نہیں - اور روغن وغیرہ کا پورا انتظام ہو گیا ہے کہ نہیں - مگر اس خالق مطلق کی پیدا کی ہوئی مشین کا کوئی خیال نہیں کرتا - کہ جس میں ہزاروں پیچیدگیاں ہیں - اس کے چلانے کے واسطے مناسب روغن وغیرہ کا خیال نہیں کیا جاتا - کافی ایندھن اس میں نہیں ڈالا جاتا - اور نہ اس کو مناسب آرام یا حرکت دی جاتی ہے - پہلی بات اس معاملہ میں غور طلب یہ ہے - کہ اگر مشین بہت نازک ہو تو نامناسب روغن اُس کو جلد ہی گھسا دے گا - آدمی جانتا ہے - کہ اس کی پیچیدہ کل بے ترتیب ہونے کی وجہ سے نہ صرف کام ادنےٰ درجہ کا کرے گی - بلکہ جلد ہی اتنی خراب ہو جاویگی - کہ پھر اس کی مرمت بھی نہ ہو سکے گی - لیکن پھر بھی اس کو یہی خیال رہتا ہے - کہ بغیر پوری نیند لئے - تفریح و آرام کئے دماغی خانوں کو چند پہلا کر ان سے کام لیتے رہے - اس طرح سے دن بھر گرم شدہ سازوسامان اور آپس میں رگڑ کھائے

ہوئے پرزوں سے وہ کام کرتا چلا جاتا ہے۔ اور امید رکھتا ہے کہ مکمل کام کر سکونگا ۔

رات کو تو آدمی اپنے معدہ کی اس طرح ہتک کرتا ہے۔ کہ ہر طرح کی نا قابل ہضم اور متضاد قسم کی کھانے کی چیزیں ٹھونس ٹھونس کر بھر لیتا ہے۔ اور خواہش کرتا ہے۔ کہ پیچیدہ اور نازک قوائے ہاضمہ عمدہ اور مکمل حالت میں کام کریں۔ اگر معدہ بغیر درد و تکلیف کے اس خوفناک خوراک کے انبار کو ہضم نہیں کر سکتا۔ تو وہ اپنے طبیب کے پاس دوڑا جاتا ہے۔ اور امید کرتا ہے۔ کہ باعث کو دور کئے بغیر دوائی اس کی شکایت کو دور کر کے حالت کو درست بنا دے گی۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے۔ تو پھر کسی چور کو ارنڈی کا تیل پلا کر اس کی بد دیانتی اور بے ایمانی دور کر سکنا بھی ممکن ہے ۔

عمدہ صحت اور کامیابی اتنی کچھ مناسبت۔ بالیدگی کی یکسانیت۔ جسمانی اور دماغی ہم آہنگی پر منحصر ہے۔ کہ جہاں تک ہم سے بن سکے۔ ہم کو جسمانی تناسب حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یاد رہے کہ جسمانی موزونیت کے دوسرے معنی ہیں۔ دماغی اور اخلاقی موزونی۔ بہت سی خرابیاں یک طرفہ بالیدگی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور یہ یک طرفہ بالیدگی خاص ریشہ ہائے جسم و خانہ ہائے دماغ کو حد سے زیادہ متحرک کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ دیگر خانہ ہائے دماغ کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دی جاتی۔ ایک طرف تو پرورش کی زیادتی کی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف کمی ۔

بسیار خوری اور کھانے پینے کی نامناسبت دنیا پر ایک بلا ہے۔ خیال کرو۔ کہ لوگ کس طرح ایک ہی وقت میں مختلف اور متضاد چیزیں اپنے معدہ میں ڈال لیتے ہیں۔ اور پھر ہر قسم کی دوائی کھا کر ان کھانوں کے اثرات کو زائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دنیا میں اس سے بڑھ کر جانکاہ اور نظارہ کیا ہوگا۔ کہ انسان اپنے دلی حوصلوں کے پورا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے جسمانی قوانین کی عدم واقفیت کی وجہ سے کامیابی کے حصول کا راستہ تنگ کرتا جا رہا ہے ۔

کارلائل کی مثال دنیا میں کیسی رقت انگیز ہے۔ یہ شخص یک طرفہ طاقت کا دیو تھا جو خوش اسلوب اور سڈول طاقت کا نمونہ بن سکتا تھا۔ اس کا دماغ بڑا ہی پُرزور تھا۔ مگر سوہضمی والے معدے کے زیر اثر تھا۔ وہ بڑا ترش رو اور تند مزاج آدمی تھا۔ اور ایسے کام کر بیٹھتا تھا۔ جن کے کرنے کو اس کا دل نہیں چاہتا تھا۔ اور جن کے کئے جانے کو وہ نامناسب بھی خیال کرتا تھا۔ لیکن وہ کرتا بھی تو کیا کرتا۔ اس کے رگ و ریشوں کی خوراک بالکل بند ہو چکی تھی۔ غالباً دماغ صرف ہو چکے تھے۔ کیونکہ فراست عامہ کے مطابق ان کی خوراک کا خیال بھی نہیں کیا گیا تھا +

امریکہ کا پریذیڈنٹ ۔ روزی ویلٹ کیا کارنمایاں کر کے دکھا سکتا تھا۔ اگر اپنی جسمانی حالت کا بغور مطالعہ نہ کرتا۔ غالباً وہ ناکامیاب رہتا۔ اور اس کی وہ ناکامیابی قابل رحم ہوتی۔ اس نے اپنی نسبت یہ لفظ کہے ہیں "میں لڑکپن میں کمزور نحیف تھا۔ میری صحت جو کچھ ہے۔ وہ میری اپنی بنائی ہوئی ہے۔ میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ میں مضبوط بنوں گا اور تندرست رہوں گا۔ اس مدعا کو سامنے رکھ کر اس کے حصول کے لئے جو کچھ بھی ہو سکتا تھا میں نے کیا"+

کامیابی کے لئے سب سے پہلی ضروری بات یہ ہے۔ کہ آدمی کے قواء حیوانی اول درجہ کے ہوں۔ لڑکوں کو سکولوں میں یونانی اور لاطینی زبانیں تو پڑھائی جاتی ہیں۔ اور مختلف علوم بھی سکھائے جاتے ہیں۔ لیکن اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ان کے جسمانی اعضاء کا حال معلوم نہیں ہوتا۔ اور علم فزیالوجی وہ بالکل نہیں جانتے +

کیا یہ افسوسناک نظارہ نہیں۔ کہ جو شخص دنیا پر حکومت کرنے کے لئے بنا ہے۔ اور جس کا شہ زور ہونا ضروری ہے۔ وہ اپنے دفتر میں ایک چھوٹی سی بات پر درہم برہم ہو جاوے۔ اور دفتر کے چپڑاسی یا کلارک سے ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہو کر ہوش و حواس کھو بیٹھے۔ جن سے ایک مضبوط اور تندرست آدمی قطعاً رنجیدہ خاطر

نہ ہوتا۔

اس ملک میں ہزارہا آدمی ایسے دکھائی دیتے ہیں۔ جو زندگی میں موت کا دکھ اُٹھا رہے ہیں۔ ان کو ان امنگوں اور خواہشوں سے اذیت پہنچ رہی ہے۔ جن کا حصول ان کے لئے ناممکن ہو گیا ہے۔ بہت سے ان میں سے کالج کے تعلیم یافتہ ہیں۔ مگر بوجہ خرابئ صحت ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ دوران تعلیم میں کسی بڑی کامیابی کے لئے انہوں نے اپنی صحت کو خراب کر ڈالا ہے۔

کیا ہی اچھا ہو اگر بجائے قومی بیماری کے آئیڈیل کے ہم قومی صحت کا ایک آئیڈیل قائم کر لیں۔ اس وقت تک تو ہمارا آئیڈیل اس موروثی اعتقاد پر مبنی ہے کہ بیماری کا کبھی کبھی ہونا ضروری اور لازمی چیز ہے۔ اگر اس کے خلاف قومی صحت کا آئیڈیل قائم ہو جاوے۔ تو اس ملک میں صحت کا معیار بھی اعلےٰ ہو جاوے۔ وقت آئے گا۔ جب ازالۂ ہمت۔ تضیع موقعہ اور زندگی کے کئی سالوں کی عام خودکشی کو ہم لوگ سخت گناہ سمجھیں گے۔ ذرا سوچو تو کہ ان لکھوکھا آدمیوں کے کام نہ کرنے سے دنیا کو کتنا نقصان پہنچتا ہے۔ جو قابل مدافعہ خرابئ صحت کی وجہ سے ناقابل کار ہو جاتے ہیں۔

صحت اور ہم آہنگی ہماری ہستی کے بڑے مشہور قوانین ہیں۔ ہماری تکلیف کا موجب ہمارے خیالات فاسدہ ہیں۔ یا ہمارا جاہلانہ اور خراب طرز زندگی۔ جسم کے مختلف اعمال پر کوئی چیز ایسا اچھا اثر نہیں کرتی۔ جتنا کہ مضبوط اور پُرزور دماغی ورزش۔ صاف اور پُرزور خیالات کا نعم البدل کوئی اور چیز نہیں ہو سکتی۔ جونہی دماغی سلطنت میں اندھیر مچ جاتا ہے۔ اسی وقت جسمانی بادشاہت میں گڑبڑ شروع ہو جاتی ہے۔ یہ بات سب جانتے ہیں۔ کہ ادنےٰ خیالات رکھنے والوں کی نسبت اعلےٰ خیال رکھنے والے عام طور پر زیادہ عمریں

پاتے ہیں +
ایک مشہور انگریز طبیب کا قول ہے۔ کہ لمبی عمر حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ جس پیشہ کا کام کر کے آدمی روٹی کماتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور شغل بھی ضرور رکھتا ہو۔ شغل ایسا ہو۔ جس سے اس کو خوشی حاصل ہو۔ اور جس سے اس کے قوائے دماغی کی خوشگوار اور دل پسند طریقہ سے ورزش ہوتی رہے۔ طریقہ ورزش سخت اور ناخوشگوار نہیں ہونا چاہیئے۔ کام کا کرنا زندگی کا ہونا ظاہر کرتا ہے۔ اور سستی موت پر دلالت کرتی ہے۔ کوئی چیز اپنے آپ کو اتنی جلدی تباہ نہیں کرتی۔ جتنا کہ کاہل دماغ۔ اگر کوئی شخص دنیا میں قابل رحم ہے۔ تو وہ شخص ہے۔ جو خیال کرتا ہے۔ کہ میرے پاس کرنے کو کوئی کام نہیں کوئی خواہش اس کی محرک نہیں۔ کوئی حوصلہ ایسا نہیں جو اس کے دماغ کو کام میں لا کر اس کی ذہانت کو حرکت دے اور اس کی قوت ہمت اور جودت طبعی کو عمل میں لاوے +
کسی کار اہم کی ذمہ داری ایک بڑی طاقتور ہستی کا پتہ دیتی ہے۔ ذمہ داری کے کاموں پر جو لوگ مقرر ہوتے ہیں۔ وہ شاذ ہی بیمار ہوتے ہیں۔ جب کسی شخص کو یہ محسوس ہوتا ہے۔ کہ میری ذاتی کوششوں پر بڑی بڑی باتیں منحصر ہیں۔ تو بیماری اس سے دور معلوم ہوتی ہے۔ اگر ہمیشہ نہیں تو کم از کم اس وقت تک تو اس کے نزدیک نہیں آتی۔ جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہیں کر لیتا۔ یہ بات ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ مشہور گوئیے۔ مشہور ایکٹر اور مشہور لیکچرار اپنے اپنے کام کے دنوں میں بہت کم بیمار ہوتے ہیں۔ سخت محنت اور بڑی ذمہ داری بیماری کے خلاف اعلےٰ درجہ کا بیمہ ہیں۔ جب دل پورے طور پر کسی بات میں مصروف ہو۔ تو بیماری کو دل کے کام میں مداخلت کرنے کا موقعہ بہت کم ملتا ہے۔

کیونکہ مصروف اور کامل طور پر مشغول دل بیماری کے خلاف اعلےٰ درجہ کی حفاظت ہے +

اصل بات یہ ہے - کہ جس دماغ میں کوئی خاص مدعا پورا پورا عمل داخل کر لیتا ہے - اور اس خاص مدعا کے علاوہ اس دماغ کو اور کوئی کام نہیں ہوتا - تو اس میں شکوک وشبہات - خوف وخطر - اضطراب اور بے چینی جو صحت وتندرستی کے دشمن ہیں دخل نہیں پا سکتے +

کاروبار میں مشغول لوگوں کو اتنی فرصت کہاں - کہ وہ اپنی ذات کا خیال کر سکیں - اور ذرا سے دکھ درد ہونے پر اپنی تیمار داری شروع کر دیں - یا کف افسوس ملنے لگ جاویں - کوئی بڑی زبردست مجبوری ان کو کام کرنے کے لئے اکساتی رہتی ہے - خواہ اس مجبوری کا ان کو احساس ہو یا نہ ہو - اس بات کا نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ وہ اپنی چھوٹی چھوٹی تکالیف پر غالب آجاتے ہیں - اور ذرا ذرا سی بیماریاں فوراً دب جاتی ہیں - اور ان کو بڑھنے کا موقع نہیں ملتا - خوف وخدشہ بے کار دلوں کا جانی دشمن ہے - جس شخص کو اپنے کام کا دباؤ محسوس نہیں ہوتا - اس کو فرصت مل جاتی ہے - کہ وہ موجود الوقت پھیلنے والی بیماری کے خیال سے پریشان خاطر رہے - لیکن اگر اس کے دل و دماغ کی ہر دراڑ کام سے پُر ہے - تو بیماری کے خوف سے اس کی طاقت انسدادِ مرض کمزور نہیں ہو سکتی - مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں - کہ مشغول دل ہمیشہ ٹھیک اور باقاعدہ حالت پر رہتا ہے +

دماغ بنا ہے کام کے واسطے - جب دماغ بے کار ہوگا - تو ہر قسم کی تکالیف شروع ہو جاویں گی - خوف وخطر اور اضطراب و بے چینی کی شکل میں مخالف خیالات دماغ میں داخل ہو کر ہر قسم کی تباہی پھیلا دیتے ہیں - اپنے دماغ کو ہمیشہ مشغول و مصروف رکھو - جو دماغ [illegible] ف بکار ہے - کسی شغل میں مشغول ہے -

وہ دماغ صحیح اور خوش ہے۔ یہ ایک مشہور اور قابل غور بات ہے۔ کہ جب کسی شخص کو اس امر کا احساس ہوتا ہے۔ کہ فلاں کام فلاں وقت پر ضرور کرنا چاہیئے۔ تو وہ ضرور اس کام کے کرنے کا انتظام کرلیتا ہے۔ اور باتوں میں بھی اگر توازن قائم ہو۔ تو ایسے شخص کے کسی وقت جسمانی طور پر ناکارہ ہو جانے کا کم احتمال ہے۔ بہ نسبت اس شخص کے کہ جس کو فرصت بہت زیادہ ملتی ہے۔ دماغی مصروفیت اور چستی و چالاکی صحت قائم رکھنے والی اور زندگی بچانے والی چیز ہے +

دماغی اور جسمانی ورزش بیماری کو دور کرنے والی باقاعدہ اور ٹھیک دوائی معلوم ہوتی ہے۔ جو تندرستی اور تنومندی کی حفاظت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کوئی کارگذار عصب و عضو کامل صحت کی حالت میں اس وقت تک ٹھیک نہیں رہ سکتا۔ جب تک کہ اس کی ورزش نہ ہوتی رہے۔ کام انسانی کل کو درست رکھنے والی طاقت ہے۔ کاہلی اور بے کاری ہمیشہ اور ہر جگہ شرارت کی جڑ ہے۔ اس روگ سے برائیاں اور جرائم بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص کسی مفید کام میں مصروف ہوتا ہے۔ تو اس سے کسی قسم کا ڈر نہیں۔ جو طمع نفسانی بے کاری میں اس کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اس سے وہ بچا رہتا ہے۔ جس طرح شہر سے دور اگر کوئی مکان خالی پڑا رہے۔ یا کوئی مشین استعمال میں نہ لائی جاوے۔ تو وہ خراب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سے بے کار دماغ بہت جلد خراب ہو جاتا ہے ؎

دماغ اور جسم سے لو کام اپنے
کلید کامیابی بس یہی ہے

باب ہشتم

درکارِ خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

اڑی خوشبوئے گل ہے رنگ، روئے نسترن پھیکا
بہ عجلت پھول چُن ہونے کو ہے رنگ چمن پھیکا

"جو کام کرنا ہے۔ فوراً شروع کردو" - یہ ایک بڑے کامیاب آدمی کا مقولہ ہے۔ اور یہ ایسا مقولہ ہے۔ جس پر عمل کرنے سے بہت سے نوجوان تباہی سے بچ سکتے ہیں۔ کوئی بات اتنی فریب دہ نہیں۔ جتنی کہ التوا کی مہلک عادت۔ میرے تجربہ میں آیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ صرف توقف۔ کاہلی اور ڈھیل کی وجہ سے جتنے خراب ہوئے ہیں۔ اور کسی وجہ سے نہیں ہوئے۔ توقف کی عادت کام کرنے والے قواء کو جتنا تباہ و مفلوج کردیتی ہے اتنا اور کوئی عادت نہیں کرتی۔ تیر بہدف اور ممکن علاج و تدبیر یہی ہے۔ کہ جو کام کرنا ہے اس کو فوراً ہی شروع کردو۔ ایک ایک منٹ کی دیر کام کے آغاز کو دشوار تر بناتی چلی جاتی ہے۔ ارتکاب جرم کی وسعت سے جس طرح بچنے کی کوشش کرتے ہو۔ اسی طرح کام کو معرضِ تعویق میں ڈالنے کی عادت سے بھی گریز کرو۔ جونہی کہ تم کو یہ طمع ستائے فوراً اُٹھ بیٹھو۔ اور پوری طاقت سے اپنے مشکل سے مشکل کام کرنے کو پل پڑو۔ یہ نہ کرو کہ آسان سے کام کو لے بیٹھو۔ بلکہ پہلے مشکل کام کو لو۔ اور جب تک کہ تمہاری یہ عادت دب نہ جاوے۔ برابر اس میں لگے رہو۔ التوا کی عادت سے ایسے ڈرو۔ جیسے کسی خوفناک دشمن سے ڈرا کرتے ہیں۔ یہ عادت صرف وقت کا ہی نقصان نہیں کرتی۔ بلکہ کیریکٹر کو ضائع کردیتی

ہے۔موقعہ کا ستیاناس کر دیتی ہے۔اور تمہاری آزادی چھین کر تم کو اپنا غلام بنا لیتی ہے ؛
جب کوئی شخص اپنے آنے والے دنوں کو آج کے قرضہ کے عوض میں گرو رکھتا چلا جاویگا۔تو وہ کامیابی حاصل کرنے کی کیسے امید کر سکتا ہے۔صرف وہی لڑکا بازی جیت سکتا ہے۔جو سدا ہوشیار بر تیار۔فوراً کام کرنے کو مستعد۔اگلے کام کے لئے خوب چوکنا اور ضروری کام کے لئے آمادہ رہنے کا عادی ہے۔فوراً کام کرنے کی عادت قواء جسمانی و دماغی کو یک جہت بنا کر مضبوط کر دیتی ہے ؛

ڈاکٹر چامرس کہا کرتا تھا۔کہ انسانی کاروبار کی جد و جہد ثقیل میں عظمت حاصل کرنے کے لئے دو وصف ضروری ہیں۔ایک طاقت اور دوسرے چستی۔طاقت بسا اوقات چستی سے پیدا ہوتی ہے۔جس شخص کے دل میں وقت کی قدر و قیمت کا گہرا خیال نقش پذیر ہو جاتا ہے۔وہ منٹ منٹ کا حساب ایسے رکھے گا۔کہ اس کی زندگی پر طاقت کی اٹل مہر لگ جاوے گی ؛

کوئی واقعی کامیاب آدمی ایسا نہ ملیگا۔جس نے مستعدی کی عادت کی باقاعدہ تربیت نہ کی ہو۔جو شخص ہمیشہ گاڑی پر سوار ہونے سے رہ جاتا ہے۔وہ اپنے سے تعلق رکھنے والے آدمیوں کے دلوں میں بے اعتباری پیدا کر دیتا ہے۔ایسا شخص خواہ کتنا ہی دیانتدار ہو۔اس کے ارادے خواہ کتنے ہی درست کیوں نہ ہوں لیکن وہ قعر ضلالت کے لئے مخصوص ہے۔جیسے ہم سب کو پتہ ہے۔کہ ایک ناقابل بیان جگہ یعنی دوزخ کے فرش پر نیک مگر نامکمل ارادوں ہی کی اینٹیں لگی ہوئی ہیں۔کاروباری دنیا کی تمام بناوٹ عجلت کے بہترین اصول پر مبنی ہے۔جو شخص اپنا کاروبار پورا کرنے میں عجلت کا عادی نہیں۔خواہ اس کے ارادے اور خیال کتنے ہی بلند اور بڑے کیوں نہ ہوں۔دوسرے لوگ اُس پر اعتماد نہیں کرتے۔کاہلی اور سستی سے پیدا شدہ نقصانات کا معاوضہ صرف دیانتداری نہیں کر سکتی ؛

بہت سے نوجوان آدمی صرف توقف و کاہلی کی وجہ سے ترقی پانے سے رہ گئے ہیں۔ اور اچھی اچھی اسامیاں کھو بیٹھے ہیں۔ مرحوم کورنی لی اس وینڈر بلٹ کے نزدیک وقت کی پابندی کی کمی یا اس کا نہ ہونا ایک ناقابل معافی گناہ تھا۔ ایک دفعہ ایک نوجوان شخص نے کسی آسامی کے حاصل کرنے کے لئے اس کی امداد کی خواہش ظاہر کی۔ مسٹر وینڈر بلٹ نے اس نوجوان کو وقت دیا۔ کہ فلاں روز وقت مقرر پر وہ دفتر میں آن کر اس سے ملے۔ تاکہ وہ اس کو اپنے ساتھ محکمہ ریل کے پریذیڈنٹ کے پاس لے چلیں۔ جن کے ہاں کلارک کی ایک آسامی خالی تھی۔ نوجوان شخص مقررہ دن پر دفتر میں گیا۔ مگر وقت مقررہ سے بیس منٹ دیر کر کے پہنچا۔ مسٹر وینڈر بلٹ دفتر میں موجود نہیں تھے۔ وہ کسی جلسہ میں گئے ہوئے تھے۔ کچھ دن بعد وہی نوجوان شخص ان سے پھر ملا۔ تو انہوں نے پوچھا۔ کہ تم حسب وعدہ ہمارے دفتر میں کیوں نہیں آئے۔ نوجوان بولا۔ مسٹر وینڈر بلٹ میں تو دس بج کر بیس منٹ پر پہنچ گیا تھا۔ لیکن جب مسٹر وینڈر بلٹ نے یاد دلایا۔ کہ وقت مقررہ تو دس بجے کا تھا۔ تو نوجوان طراری سے بولا۔ اوہ یہ تو مجھے پتہ ہے۔ مگر میرے خیال میں پندرہ بیس منٹ کے اِدھر اُدھر ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑ جاتا۔ اس جواب کو سن کر مسٹر وینڈر بلٹ بولے "اچھا تم کو پتہ لگ جاویگا۔ کہ پابندئے وقت سے بہت بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ اس دفعہ صرف تمہاری عجلت کی کمی سے تم کو اپنی خواہش کے مطابق اسامی نہیں مل سکی۔ کیونکہ وہ اسی دن پر ہوگئی جس دن کہ دیر سے تم میرے پاس پہنچے۔ سنو۔ اے نوجوان! تم کو کوئی حق حاصل نہیں کہ تم میرے بیس منٹ کو کم قیمت خیال کرو۔ اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا رہوں تم پر مخفی نہ رہے۔ کہ اس دن اس وقت کے اندر میں نے دو ضروری وعدے پورے کرنے کا انتظام کیا ہؤا تھا"۔

پابندئی وقت سے بڑھ کر اور کوئی وصف کاروباری آدمی کے لئے زیادہ ضروری

نہیں۔ اور نہ اس سے بڑھ کر کوئی اور شئے کاروباری یا دیگر کسی شخص کے لئے جو اپنا اور اوروں کا وقت بچانا چاہتا ہے۔ قابل قدر ہو سکتی ہے۔ نپولین نے ایک دفعہ اپنے مارشلوں کو کھانے کے لئے مدعو کیا۔ لیکن وہ وقت پر نہ آئے۔ تو اس نے بغیر ان کا انتظار کئے کھانا شروع کر دیا۔ وہ اس وقت پہنچے۔ جب وہ کھانا کھا کر دسترخوان سے اٹھنے کو تھا۔ ان کو دیکھ کر بول اٹھا "صاحبان کھانا تو ہو چکا۔ اب ہم کو فوراً کام شروع کرنا چاہئے"۔

تاخیر وعدم ایفائے وعدہ کی عادت سے تم خود تو تباہ ہو گے ہی۔ لیکن تم کو کیا حق ہے۔ کہ تم ان اشخاص کا وقت ضائع کرو۔ جنہوں نے شاید خود بڑی تکلیف اٹھا کر مقررہ وقت پر وعدہ وفائی کا خیال رکھا ہو۔ ہوریس گریلے کا قول ہے۔ کہ جو آدمی دوسروں کے وقت کا خیال نہیں کرتا۔ وہ ان کے روپیہ کا کیوں کر خیال رکھ سکے گا۔ کسی آدمی کا ایک گھنٹہ وقت ضائع کرنے اور اس کے پانچ ڈالر چھین لینے میں کیا فرق ہے۔

مستعدی کی عادت بھی مثل دیگر عادات کے حالات ماحول اور تربیت پر منحصر ہے۔ جو لڑکا اپنی ماں کے بتلائے ہوئے کسی کام کے جواب میں۔ "ذرا ٹھیرو" کہتا ہے۔ وہی لڑکا اخیری وقت تک سکول کے کام کو ملتوی کرتا رہتا ہے۔ وہی لڑکا کھیل کود میں مصروف رہ کر پیغام پہنچانے میں دیر کرتا ہے۔ وہی لڑکا بغیر حکم اور جبر کے کوئی کام نہیں کرتا۔ وہی لڑکا زندگی کے اُن موقعوں کو اپنا بنانے میں ذرا سی دیر کر دیتا ہے۔ جن پر قابو پانے سے منتظر و مستعد آدمی خوب نفع اُٹھاتے ہیں۔

جو شخص ہر کام میں پابندیٔ وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے منٹ منٹ کا خیال رکھتا ہے۔ وہ عملی طور پر اپنے وقت کی مقدار کو دوچند کر لیتا ہے۔ نپولین کا قول ہے۔ کہ اُس نے آسٹروی لوگوں کو شکست دی۔ کیونکہ ان کو پانچ منٹ کی قدر وقیمت کا پتہ

نہیں تھا۔ وہ کہا کرتا تھا۔ کہ ہر ایک لمحہ جو ضائع کیا جاتا ہے۔ وہ بدبختی کے لئے ایک موقعہ پیدا کر دیتا ہے +

مستعدی سے اعتبار پیدا ہوتا ہے۔ ہمیشہ پابند وقت ہونے کی شہرت بڑی قابل رشک ہے۔ جس نوجوان میں یہ وصف موجود ہے۔ وہ گویا ان اوصاف سے متصف ہے۔ جس کی بدولت آدمی زبردست اور طاقتور بنتا ہے ؎

کارِ امروز بہ فردا مگزار

باب نہم

پُل عبور پُل دُور

قطع کرو ذرائع پسپائی کو شتاب
ایسا نہ ہو شکست کی صورت انہیں سے ہو

جب جولیس سیزر نے اپنی فوج انگلستان میں لا اتاری۔ تو اس نے پختہ ارادہ کر لیا۔ کہ اپنے ملک کو ناکام واپس جانے کا کوئی موقعہ ہی نہ رہنے دونگا۔ اس نے ارادہ کیا کہ اپنے آدمیوں پر یہ امر ظاہر کر دے۔ کہ جو حملہ انہوں نے انگلستان پر کیا ہے۔ اس کے دو ہی معنی ہیں۔ فتح یا موت۔ چنانچہ اس نے اپنے آدمیوں کے روبرو جہازوں کو تمام وکمال جلا دیا۔ نپولین کی طرح اس میں بھی قطعی فیصلہ دینے کی طاقت تھی اور وہ فیصلہ ایسا ناطق ہوتا تھا۔ کہ وقت پڑنے پر تمام مخالف موقعوں اور تجویزوں کی اس فیصلہ سے یک قلم روک تھام ہو جاتی تھی +

جب یہی سیزر دریائے روبی کون پر پہنچا - جو اطالیہ کی حدِ فاصل تھا - اور جس کو متبرک اور ناقابل تخریب خیال کیا جاتا تھا - اس وقت اس کی بھی قوت فیصلہ اس خیال سے ہچکچا گئی - کہ ایسے علاقہ پر حملہ کرے یا نہ کرے - کیونکہ اس علاقہ میں بغیر اجازت سینٹ کسی جرنیل کو داخل ہونے کا حکم نہیں تھا - لیکن جو شخص یہ کہ سکتا تھا "میں آیا - میں نے دیکھا - اور بس میں نے فتح کر لیا" اس شخص کا بہادر دل بہت دیر تک تذبذب میں نہ رہا - "قرعہ پڑ چکا ہے" کہہ کر اپنے لشکر سمیت دریا میں کود پڑا - اور اس مناسب قوت فیصلہ سے اس نے تمام دنیا کی تاریخ میں تبدیلی پیدا کر دی ؛

نوجوان آدمی بسا اوقات یہ غلطی کرتے ہیں - کہ جب کسی اہم کام کو کرنے لگتے ہیں تو بازگشت بحالت ناکامیابی کے لئے راستہ کھلا چھوڑ رکھتے ہیں - جب تک کسی شخص کو یہ پتہ ہوتا ہے - کہ جنگ کی شدت یا خلاف توقع نتیجہ نکلنے کی حالت میں فلاں راستہ بازگشت کے لئے کھلا پڑا ہے - اس وقت تک وہ کبھی اپنی بڑی سے بڑی مجتمع طاقت کو وقت پر کام میں نہیں لا سکتا - اور جو کار عظیم اس کے لئے کرنا ممکن ہوتا ہے - اس کو بھی نہیں کر سکتا - جب ایک فوج کو یہ معلوم ہو جائے - کہ میدان کارزار سے راہ گریز کوئی نہیں رہی - تو وہ سینہ سپر ہو کر لڑے گی - اور اس کے جان توڑ اور بے پناہ حملوں کی فوج مخالف تاب مقاومت نہ لا سکے گی ؛

بہت سے بڑے بڑے جرنیلوں نے ایسا ہی کیا ہے کہ دشمن کے خلاف چڑھائی کر کے جن پلوں کو عبور کر لیا - ان کو جلا دیا - اور اس طرح سے بازگشت کے لئے جو راستہ ممکن تھا منقطع کر دیا - تاکہ ان کے اپنے اور نیز ان کی فوج کے دلوں پر حوصلہ افزا اثر پیدا ہو جاوے - کیونکہ وہ اس بات سے باخبر تھے - کہ جب بازگشت کا راستہ بند ہو - اور جب اپنی جان سے زیادہ پیاری چیز کے لئے جان توڑ کر لڑ رہے ہوں - تو ایسی حالت میں آدمی اپنی مجتمع طاقت کو کام میں لایا کرتے ہیں ؛

ہماری فطرت اور عادت ہی ایسی ہے۔ کہ جب تک بازگشت کا موقعہ ہو۔ اور جب تک ہمارے پس پشت پُل قائم ہوں۔ اس وقت تک کسی امتحان عظیم کے پیش آنے پر پیٹھ دکھلانے کا خیال بنا رہتا ہے +

دریائے سٹون پر جنرل روزکرینس نے جنرل پیرس سے دریافت کیا "کیا تم اس قلعہ کو بچائے رکھو گے"۔ آخر الذکر نے کہا "جرنیل صاحب میں کوشش کروں گا" اُس نے پھر پوچھا "کیا تم قلعہ کو بچاؤ گے"؟ جواب ملا "قلعہ کو بچانے کی کوشش میں میں جان تک دیدوں گا" "یہ کافی نہیں۔ میری طرف دیکھو۔ اور بتاؤ کیا تم قلعہ کی حفاظت کرو گے"۔ جنرل پیرس نے جواب دیا۔ ہاں میں بچاؤنگا"۔ اس نے درحقیقت قلعہ کو بچا لیا +

جو پُل تمہارے پس پشت رہ گئے ہیں۔ ان سب کے جلا ڈالنے میں تمہارا فائدہ ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ تم اپنے آپ کو اپنے کام میں ایسا لگا دو۔ کہ کسی قسم کی کم حوصلگی تم کو واپس لوٹ جانے یعنی کام چھوڑنے پر مائل نہ کر سکے "یہ نوجوان عزم و حوصلہ کی کمی اور ہمت کی پستی سے پیٹھ دکھا گیا"۔ یہ الفاظ ہزاروں آدمیوں کی حالت میں جنہوں نے جنگ چھوڑ کر پیٹھ دکھائی ہے۔ بطور کتبہ کام دے سکتے ہیں۔ اپنی ہستی اور طاقت کی لہر کو پورے زور سے منزل مقصود کی طرف لگا دینے میں ہر طرح کا فائدہ ہے۔ پس پشت پُلوں کو جلا دینا چاہیئے۔ اور بلا تامل مقصد کے حصول میں لگ جانا چاہیئے +

بہت سے نوجوان کیوں زندگی میں ناکامیاب رہتے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے۔ کہ وہ بازی جیتنے کے لئے اس کام میں داخل نہیں ہوتے۔ وہ کمر کس کر کام کو نہیں چمٹتے۔ اور جس قسم کی فتح کی ان کو خواہش ہے۔ اس فتح کی قیمت ادا کرنے پر رضامند نہیں ہوتے۔ فاتح بننے کے لئے سالہا سال تک جس ناخوشگوار تربیت و تادیب کا ہونا ضروری ہے۔ اس کی ان سے برداشت نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ اپنی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کو ترک کرنے پر رضامند نہیں ہوتے۔ اور وسیع مستقبل کی خاطر

اپنے پیارے پیارے چھوٹے تفریح کے وقتوں کو وہ قربان نہیں کر سکتے۔ وہ اس بات پر خوش نہیں۔ کہ شام کے اوقات اور فرصت کی ساعتوں کو ذاتی ترقی اور حصول تعلیم کے لئے خرچ کریں۔ اور اپنی زندگی کے کام کے لئے عظیم الشان تیاری کریں +

جب لنکن نے اپنے خدا سے وعدہ کیا۔ کہ اگر لی پنسلوینیا سے نکل جاوے۔ تو میں غلاموں کو آزاد کر دونگا۔ اس وقت اس کی ہستی کا ہر رگ وریشہ یہی کہتا تھا۔ کہ یہ کام ضرور ہونا چاہئے۔ اس مصمم ارادے سے اس کی دیووں والی طاقت کئی گنا بڑھ گئی۔ جب زبردست قوت ارادی زندگی کے کاروبار میں عمل دخل رکھتی ہو تو پھر کونسی بات ناممکن الحصول ہے؟

میرے خیال میں ہوریس مے نارڈ ہی وہ شخص تھا۔ جس نے کالج میں داخل ہونے پر اپنے کمرے کے دروازوں پر حرف V لکھ کر لگا دیا تھا۔ اس کے ہم جماعت نہیں سمجھتے تھے کہ اس حرف کا کیا مطلب ہے۔ اس لئے انہوں نے اس کا نام ہی 'دروازہ پر V والا لڑکا' رکھ لیا تھا۔ جب کالج کی تعلیم ختم ہو گئی۔ تو ہوریس مے نارڈ Valedictorian منتخب ہوا۔ تب اس نے لڑکوں کو مخاطب کر کے کہا۔ اب سمجھے کہ حرف V کا مطلب کیا تھا۔ کالج میں داخل ہونے پر میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ کہ میں ضرور Valedictorian بنوں گا۔ بالفرض اگر یہ لڑکا اپنے دل میں کہتا۔ کہ میں تو ایک غریب لڑکا ہوں۔ بڑے بڑے ہونہار لڑکوں سے مقابلہ ہے۔ جن میں سے بہتوں کو تو مجھ پر کئی طرح کی فوقیت حاصل ہے۔ مجھے یقین نہیں۔ کہ ایسے لڑکوں کے مقابلہ میں Valedictorian بن سکوں۔ لیکن میں اپنی طرف سے محنت کر کے اس عہدہ کے نزدیک پہنچنے کی حتی الوسع کوشش کروں گا۔ تو ایسی باتوں سے تو دوسرے لفظوں میں وہ اس بات کا اقرار کر لیتا۔ کہ میں اس عہدہ کے ناقابل ہوں۔ اس طرح سے اس کو ناکامیابی کا منہ ضرور دیکھنا پڑتا۔ لیکن اس کو اس بات کا پورا یقین تھا۔ کہ Valedictorian کا عہدہ ضرور

مجھے ملیگا۔ اور اس کے حصول کا خیال اس طرح سے اس کے دل میں جاگزین ہوگیا تھا۔ کہ وہ بلا تامل اپنے پس پشت پلوں کو خاک سیاہ کرنے پر تلا ہُوا تھا۔ تاکہ کوئی بازگشت کا راستہ باقی نہ رہ جاوے۔ اسی مطلب کے لئے ہوریس نے صرف ۷ اپنے دروازہ پر لکھ رکھا تھا۔ کہ اس کی بلند خیالی کو ہمیشہ تازیانہ لگتا رہے۔ اور اس کی پاک قسم اس کو سدا یاد رہے +

اپنے دل کے ساتھ سمجھوتہ کر لو۔ اور ابتدائے زندگی میں ہی ایسا ارادہ قائم کرلو۔ جس کے پورا کرنے کا تم کو خیال رہے۔ یہ مجمل مگر پکّا ارادہ۔ کہ تم زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کی فکر رکھتے ہو۔ اور سوائے تمہاری اس دل پسند خواہش کے اور کچھ ممکن الحصول نہیں۔ تمہاری عادات کو عجیب طور سے تقویت و طاقت بخشنے گا ہماری دُھن۔ ہماری قسمت کے بنانے میں بہت کچھ دخل رکھتی ہے +

بہت سے غریب لڑکے ایسے ہو گذرے ہیں۔ جنہوں نے کھیتوں میں۔ دکانوں میں۔ کارخانوں میں کام کرتے کرتے اپنے دل کو بڑے زور اور بڑی ہمت سے اپنی بلند خیالی کے مقصد کی طرف لگائے رکھا۔ اور وہ بھی ایسی حالت میں جبکہ ان کے خیالات کے پورا ہونے کا کوئی امکان دکھائی نہیں دیتا تھا۔ لیکن ان علم و ہنر کے دلدادوں کے لئے ان راگ کے رسیوں کے لئے رستہ کھل ہی گیا۔ اور انہوں نے ان فنون کے بڑے بڑے باکمال استادوں سے علم حاصل کیا۔ درآں حالیکہ ایسی بات ان کی مفلسی اور دیگر حالات کی وجہ سے دور از کار اور ناممکن معلوم دیتی تھی +

ایک نوجوان شخص تو ایسا ہے۔ جو زندگی کی ابتدا کرتے وقت اپنے دل میں یہ سمجھوتہ کرلیتا ہے۔ کہ مَیں ضرور کامیاب و کامران بنوں گا۔ خواہ کچھ ہی ہو۔ مَیں بازی جیتوں گا۔ میں ضرور کامیابی حاصل کرونگا۔ اور دوسرا نوجوان کسی خاص مقصد و مدعا یا امنگ کے ساتھ کام شروع نہیں کرتا۔ کسی ایسے مستقل ارادہ کی اس کو تقویت نہیں ہوتی۔ کہ

خواہ کچھ ہو جاوے۔ یا کتنا ہی وقت کیوں نہ لگے۔ کتنی ہی کشمکش کیوں نہ کرنی پڑے۔ وہ دھن کا پکا رہیگا۔ ان دونوں نوجوانوں کے چانسوں (مواقع زندگی) میں بڑا بھاری فرق ہے یہ دیکھ دیکھ کر کتنا افسوس ہوتا ہے۔ کہ دکانوں۔ کارخانوں اور دفتروں میں بیشمار ایسے نوجوان اشخاص کام کر رہے ہیں۔ جن کے دل میں خواہش تو ہے۔ کہ ترقی کریں۔ لیکن انہوں نے کبھی اپنا رخ صرف ایک اٹل مقصد کی طرف پوری طاقت اور زور سے نہیں لگایا اور کبھی انہوں نے اپنے پس پشت کے پلوں کو خاک سیاہ نہیں کیا۔ کہ واپس لوٹنے کی خواہش ہی ان کے دلوں میں نہ اُٹھ سکے +

جس شخص نے بلا کسی اور قسم کے خیال کو دل میں رکھنے کے اپنے آپ کو اپنی زندگی کے مقصد کے حصول میں لگا دیا ہو۔ اور اپنی پس پشت کے تمام پلوں کو جلا دیا ہو۔ اور یہ متبرک قسم کھالی ہو۔ کہ جو کام میں نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس کو پورا کر دکھاؤں گا۔ اور اپنے مقصد کو سرانجام کر دونگا۔ خواہ اس کو سرانجام دینے میں کتنی ہی قربانی مجھے کیوں نہ کرنی پڑے۔ اور کتنا ہی وقت کیوں نہ مقصد کے حصول میں لگ جاوے۔ تو ایسے شخص کی امیدیں اس شخص کی امیدوں سے بہت مختلف ہوتی ہیں جس نے کچا سا ارادہ دل میں کیا ہو۔ تمام دل وجان اپنے کام میں نہ لگا دیا ہو۔ اور بحالت شکست بازگشت کے تمام ممکن رستوں کو بند نہ کر دیا ہو +

مقصد زیست کی تکمیل میں بلا پس و پیش لگ جانا۔ پوری طاقت سے اپنے کام میں مصروف ہو جانا۔ اور یہ ٹھان لینا۔ کہ میں کبھی ہمت نہ ہاروں گا۔ اور قدم پیچھے نہ ہٹاؤنگا۔ ان باتوں میں وہ آگے بڑھنے والی طاقت ہے۔ جس کے آگے کوئی نہیں ٹھیر سکتا۔ آج کل کے نوجوانوں میں یہ ایک بڑی کمزوری ہے کہ وہ اپنی طاقت اپنے مقصد میں لگانے سے پس و پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور دلی تمنا سے حصول مقصد کا خیال نہیں کرتے +

کیا تم پورے زور اور مصمم ارادہ سے بازی جیتنے کے خیال سے کام میں داخل ہوتے ہو۔ اور پورے طور سے اس کے لئے تیار ہو۔ اور شروع سے ہی کام پورا کرنے کا عزم بالجزم رکھتے ہو۔ یا تمہارا یہ خیال ہے۔ کہ کام شروع کر کے آہستہ آہستہ اس کو کرتے رہو گے۔ اور اگر راہ میں رکاوٹیں نہ پیدا ہوئیں۔ تو کام کئے چلے جاؤ گے۔ غور کرو اور بتاؤ کہ کیا ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق نہیں؟

اگر کوئی آدمی یہ ارادہ رکھتا ہے۔ کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جاوے۔ میں بازی جیتونگا اور کامیابی حاصل کروں گا۔ اگر تخت یا تختہ والا خیال اس کے دل میں جاگزیں ہے۔ تو اس ارادے اور خیال میں وہ بات موجود ہے۔ جس کو دیکھ دیکھ کر ہم نہ صرف عش عش کرنے لگتے ہیں۔ بلکہ دل و جان سے اس شخص کی عظمت کے قائل ہو کر اس پر اعتبار و اعتماد کرنے لگ جاتے ہیں ہمارے دل میں یقین پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ جس شخص کے دل کی یہ حالت ہے۔ وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ جو شاندار خود اعتباری اس شخص کے دل میں ہے۔ اس کے پس پشت بڑی سوچ سمجھ ہے۔ اور جس کام کو اس نے اختیار کیا ہے۔ اس کے پورا کرنے کی طاقت سے بھی اس کو واقفیت حاصل ہے +

جب کوئی شخص اپنی روح رواں کو کسی اٹل اور غیر متبدل مدعا پر لگا دیتا ہے تو یہ دیکھ کر تعجب آتا ہے۔ کہ کس طرح اس کے تمام دماغی قوا دوڑ دوڑ کر اس کی مدد کو آتے ہیں۔ تاکہ وہ مدعا و مقصود پورا ہو جاوے۔ اس قسم کا مصمم ارادہ دماغی قوتوں کو بڑے زور کی حرکت دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان قوتوں کی طاقت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اور ہر عضو بدن میں کام کرنے کی تحریک پیدا ہو جاتی ہے +

اگر تم ایسے پورے طور سے اپنے مدعا کے حصول میں لگے ہوئے ہو۔ کہ کوئی بات تم کو اس کے حصول سے ہٹا نہیں سکتی۔ تو بہت سی رکاوٹیں تم کو معلوم تک بھی نہ ہونگی۔

ایسی رکاوٹیں صرف ڈھل مل یقین اور ڈانواں ڈول طبیعت کے آدمیوں کو دکھائی دیا کرتی ہیں - جن وہمی بھوتوں کو دیکھ کر کمزور دل آدمی ٹھٹھک جایا کرتے ہیں - ان میں سے بہت سے وہمی بھوت تمہارے مضبوط ارادے کو دیکھتے ہی دُم دبا کر بھاگ جاوینگے - کام کرنے کا عزم بالجزم بہت سی رکاوٹوں اور مشکلات کو نابود کر دیگا - اس کے مقابلہ میں کامیابی کے دشمن رستہ چھوڑ کر پرے ہٹ جاتے ہیں - اور آخرکار غائب ہو جاتے ہیں - ایسے ارادے والے آدمی کو مقصد سے پرے رکھنے کی کوشش کرنا بالکل فضول ہے - ایسی مصمم ارادے والی روح کے آگے سے شک وشبہ خوف و خطر بھاگ جاتے ہیں +

گرانٹ میں یہ عادت تھی - کہ جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر دیتا تھا - تو وہ فیصلہ نوشتۂ تقدیر کی طرح امٹ اور اٹل ہوتا تھا - اس فیصلہ سے کوئی راہ گریز نہیں ہوتی تھی - اور نہ اس معاملہ پر نظر ثانی ہو سکتی تھی - جنرل بکنر نے جب شرائط صلح کی بابت درخواست کی - تو جو قابل یادگار الفاظ جواب میں گرانٹ نے لکھ کر بھیجے - ان سے اس کے ارادہ کی مضبوطی ٹپکتی ہے - الفاظ یہ تھے "فوراً بلا شرط ہتھیار ڈال دو"

نپولین کے ماتحت ایک افسر تھا - جو نپولین کی نسبت معاملات جنگ کی زیادہ سمجھ بوجھ رکھتا تھا - مگر اس میں فوری اور پختہ فیصلہ کرنے کی طاقت کم تھی جو نپولین میں بہت بڑھی ہوئی تھی +

ڈانواں ڈول آدمی راستہ کی چرخی کے متشابہ ہے - جو ہر شخص کے راستہ میں حائل تو ہوتی ہے - مگر روکتی کسی کو نہیں +

کوئی شخص اس سے بڑھ کر قابل رحم نہیں جس کو اپنے دل کا بھی پتہ نہیں ہوتا جو ہر وقت ڈانواں ڈول اور پوچھ تاچھ میں لگا رہتا ہے - جس شخص کی زندگی کی کوئی ایک چیز بھی مستحکم نہیں - اور جس کی کوئی بات فیصلہ شدہ نہیں - جو ہر بات کو شک و شبہ

اور نظر ثانی کی حالت میں رکھ چھوڑتا ہے۔ دوسری طرف اُن لوگوں کی افسوس ناک حالت بھی ایک رقت انگیز نظارہ ہے۔ جو سالہا سال رو رو کر یہ کوشش کرتے رہتے ہیں کہ اپنے اُن غلط فیصلوں کے بُرے نتائج کے اثرات زائل کرسکیں جو بحالت اشتعال طمع۔ تیز مزاجی۔ پستی طبیعت یا کسی عارضی جذبہ کے غالب آجانے کی وجہ سے بے سوچے سمجھے لاپروائی اور نادانستگی کی حالت میں ان سے صادر یا سرزد ہُوئے ہیں +

مَیں ایسے کئی آدمیوں کو جانتا ہوں۔ جن کو اگر نظر ثانی کا موقعہ نہ ملے۔ تو ان کو فیصلہ کرنے کا مہلک خطرہ لگا رہتا ہے۔ ان کے سر پر غلطی کرنے اور پچھتانے کا ایسا ڈر چڑھا رہتا ہے۔ کہ وہ اپنی قوت فیصلہ پر اعتبار نہ کرتے ہوئے اس قوت کا ہی ستیاناس کر بیٹھتے ہیں۔ ان سے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ جب تک اور لوگوں کی رائے ان کی رائے کے مطابق نہ ہو۔ وہ خود کسی اہم معاملہ کا فیصلہ کرسکیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ کمزور رہتے ہیں۔ خود اعتمادی اور خود مختاری کی ان میں کمی رہتی ہے۔ اور بجائے کوئی نئی بات پیدا کرنے یا کوئی نئی چیز پیدا کرنے کے وہ منفی قسم کے آدمی بن جاتے ہیں +

پس و پیش کی عادت اور تذبذب بہت سے لوگوں کے تو خون ہی میں سرایت کر جاتے ہیں۔ ان کے کسی ایک کام سے بھی یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ وہ اپنے پس پشت پُلوں کے جلانے کے قابل ہیں۔ ان کے دل میں یہ خواہش برابر موجود رہتی ہے۔ کہ اگر واپس لوٹنا پڑے۔ تو راہ بازگشت تیار رہے۔ یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ اگر بلاحیص بیص کے وہ اپنے مدعا پر دل و جان لگاویں اور صرف اپنی ذات ہی پر بھروسہ رکھیں تو ان کی خود اعتمادی کی طاقت نشو و نما پائیگی۔ اور ان کی تذبذب کی عادت کا علاج ہو جاوے گا +

اگر تم کو محسوس ہو۔ کہ تذبذب تمہارے خون میں سرایت کر گیا ہے۔ اور ڈانواں

ڈول طبیعت اور جھجک تم کو موروثی طور پر حاصل ہوئے ہیں۔ تو پکا ارادہ کرکے اس عادت کو توڑ ڈالو۔ ورنہ یاد رکھو کہ یہ عادت تم کو توڑ دیگی +

اہم معاملات میں تعویق و تساہل روا رکھنے کی عادت سے بڑھ کر طبیعت کو بگاڑنے والی اور کوئی چیز نہیں۔ اگر تمہاری طبیعت کا رجحان اس بات کی طرف ہو۔ تو فوری مستقل اور قطعی فیصلہ دینے کی عادت ڈالو۔ جس معاملے کا تم کو فیصلہ کرنا ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو۔ اس معاملہ پر جتنی تم سے ہو سکے روشنی ڈالو۔ اس کو جانچو تولو مگر خبردار فیصلہ کرنے میں التوا نہ کرنا۔ پُرزور کارروائی کے لئے نظر ثانی کی پھسلاوٹ بڑی مہلک ثابت ہوتی ہے۔ تذبذب کی حیلہ ساز عادت کا شکار ہونا بہت بُرا ہے۔ اور غلطیاں سرزد کرنا اس سے ہزار درجہ اچھا ہے۔ سب سے بڑا چور جو دنیا نے پیدا کیا ہے۔ اور اب تک پکڑا نہیں گیا۔ وہ توقف ہے +

فیصلہ کرو۔ فوراً۔ مستقل اور قطعی۔ فیصلہ واپس لینے کا خیال تک بھی نہ ہو۔ نظر ثانی اور مزید بحث کے لئے معاملہ کا پیش نظر لانا فضول تصوّر کرکے مستقل و مضبوط بنو +

متذبذب طبیعت والے آدمی کو جو پکڑلے۔ وہ اسی کے بس میں آجاتا ہے۔ وہ ہمیشہ مخالف و خلل انداز حالات کے رحم پر پڑا رہتا ہے۔ جس شخص کے ساتھ اس کا سب سے بعد سابقہ پڑتا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں وہ کٹھ پتلی بن جاتا ہے۔ سطح دریا پر بہتی ہوئی لکڑی جیسے ہر لہر کی گرداب میں پڑ جاتی ہے۔ اور ہر قسم کی رکاوٹ سے رُک جاتی ہے اسی طرح ڈانواں ڈول طبیعت کا آدمی دوسروں کی رائے کے رحم پر رہتا ہے اس کا اپنے اوپر کوئی قابو نہیں ہوتا۔ نہ ہی اس کی کوئی اپنی رائے ہوتی ہے۔ اگر کبھی وہ اپنی رائے بناتا بھی ہے۔ تو جونہی کوئی شخص اس رائے کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ اس کے زیر اثر آجاتا ہے۔ آج جو رائے اس نے قائم کی ہے۔ اس پر وہ کتنا ہی مضبوط

کیوں نہ ہو۔ کل کو جس کسی سے وہ ملیگا۔ وہ اس کی رائے کو پلٹا دیگا۔ بیکس اور لاچار مجہولیت کی وجہ سے وہ دھکے کھاتا ہوا کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف ہو جاتا ہے۔ اور جس مضبوط شخصیت سے وہ سب سے آخر ملتا ہے اسی کا ہو رہتا ہے ÷

یہ بڑے تعجب کی بات ہے۔ کہ تذبذب کا شکار شدہ آدمی جو موجودہ وقت میں کوئی بھی اہم معاملہ فیصل نہیں کر سکتا۔ اس بات کا دل میں پورا یقین رکھتا ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی بات ایسی وقوع میں آجائیگی۔ جس کی مدد سے کل کو میں زیادہ آسانی اور پختگی سے اس معاملہ کا فیصلہ کر سکوں گا۔ اگر آج فیصلہ کرنے کی ذمہ واری کو ملتوی کر سکوں تو معاملہ ٹھیک ہو جاوے گا۔ جن آدمیوں میں فیصلہ کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ وہ حد سے زیادہ پُر اُمید ہوتے ہیں۔ ان کو خیال رہتا ہے۔ کہ زمانہ آئندہ ہر بات کو پورے طور پر ٹھیک کر دے گا۔ وہ وقت کے گذرنے کے ساتھ اپنی منزل مقصود کے نزدیک پہنچ جائیں گے۔ اور فیصلہ کرنا ان کے لئے زیادہ آسان ہو جائے گا۔ لفظ "کل" میں ان کے لئے ایک طلسماتی طاقت ہے ÷

نپولین کہا کرتا تھا۔ کہ اگر تمہارا دشمن کسی جگہ پر حملہ کرنے کے لئے اپنی افواج تم سے دس منٹ پہلے لا سکتا ہے۔ اور تمہاری کمک دس منٹ پیچھے پہنچتی ہے۔ تو یقین رکھو۔ کہ تم ضرور شکست کھاؤ گے۔ خواہ تمہاری دیگر تنجاویز اعلیٰ درجہ کی مکمل ہی کیوں نہ ہوں۔ زندگی نازک اور معرکے کے وقتوں سے پُر ہے۔ اگر ان وقتوں میں تم عجلت اور استحکام سے کام کرتے ہو۔ تو فتح حاصل کرتے ہو۔ اگر تذبذب میں پڑ جاتے ہو۔ تو تم کو شکست ملتی ہے ÷

کسی نے امیر البحر فیراگٹ سے دریافت کیا۔ کیا آپ شکست کے لئے تیار ہیں۔ تو اس نے جواب دیا ہرگز نہیں۔ جو شخص شکست کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اس کو کام شروع کرنے سے پہلے ہی آدھی شکست ملی ہوئی ہوتی ہے ÷

کئی لوگ شاہراہ مدعا پر گامزن ہونے سے پہلے اور مجموعی اور کُلّی طور پر اپنے مقصد کے حصول میں لگنے اور اپنے پس پشت پُلوں کو ناک سیاہ کرنے سے پہلے ہی اتنے قیمتی سال ضائع کر دیتے ہیں۔ کہ پھر ان کو اپنی حسب لیاقت کام کرنے کے لئے وقت ہی نہیں ملتا۔ یا وہ منزل پر اتنی دیر میں پہنچتے ہیں۔ کہ کام کرنے کے لئے بہت تھوڑے سال عمر کے باقی رہ جاتے ہیں ؛

ہر شخص جانتا ہے کہ مصمم ارادے والا آدمی اگر غلطی کر بیٹھے گا۔ تو وہ اس کی درستی میں بہت دیر نہیں لگائے گا۔ لیکن جو شخص ہر کس و ناکس سے مشورہ کئے بغیر کبھی خود اپنی رائے نہیں بناتا۔ یا رائے بنا کر بھی ہمیشہ نظر ثانی کے لئے ہر سوال پر بحث کرنے کو تیار رہے۔ تو یاد رکھو کہ ایسا شخص کبھی کچھ نہیں کر سکے گا ؛

روس ویلٹ کا قول ہے۔ جو شخص کبھی غلطی نہیں کرتا۔ وہ کسی کام کا نہیں۔ جو شخص ہمیشہ کسی پختہ اور یقینی امر کے پیچھے لگا رہتا ہے۔ جس کی طبیعت میں جرأت ذرا نہیں جو کسی قسم کی جوکھوں اس وقت تک اٹھانے کو تیار نہیں۔ جب تک کہ اس کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ کام بالکل اور ضرور ہی ٹھیک ہو جاویگا۔ تو اس شخص کی قدر وقیمت کبھی نہیں بڑھ سکتی۔ کبھی کوئی بات فیصل نہ کرنے یا سدا سوچ وچار۔ تامل و توقف میں لگے رہنے سے یہ ہزار درجہ بہتر ہے۔ کہ کبھی کبھی کوئی غلطی واقع ہو جاوے ؛

جو آدمی زور دار کام کرتا ہے۔ وہ ضرور اس قابل ہونا چاہئے۔ کہ جب کسی مضمون کو نپٹا لے۔ تو وہ پوری توجہ سے دوسرا کام کر سکے۔ اس قابلیت سے زیر غور مضمون کے متعلق دماغی گرفت کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ لیکن اگر دل اردگرد کی ایچ پیچ باتوں میں اُلجھا ہُوا اور سینکڑوں نیم فیصل شدہ باتیں ہر وقت اس میں موجود ہیں۔ تو دل کی قوت مجتمع و ماسکہ زائل ہو جاتی ہے۔ اگر تم اپنی تمام طاقت کسی کام پر صرف کر رہے ہو تو پھر یہ ناممکن ہے کہ بیسیوں غیر متعلقہ باتیں توجہ کے لئے

تمہارے دل میں خلل انداز ہوں۔ جب کوئی معاملہ زیر غور ہو اس کا فیصلہ کر کے اس کو دل سے دور کر ڈالو۔ نیم فیصل شدہ معاملات دماغ پر بڑا بھاری بوجھ ڈال دیتے ہیں۔ اپنے معاملہ کا غور سے مطالعہ کرو۔ استقلال سے اس کا فیصلہ کر دو۔ اور اس فیصلہ کو ناطق سمجھ لو۔ دوسرے خواہ کچھ نصیحت دیں اور رائے زنی کریں۔ تم اپنے فیصلہ پر قائم رہو۔

اگر تم اپنے فیصلوں کو قطعی فیصلے بنانے کی عادت ڈال لو گے۔ تو تم کو فیصلہ دینے سے پہلے اپنی اعلیٰ درجہ کی قوت استقلال کا استعمال بھی آ جائے گا۔ اگر تمہارے فیصلے تمام کے تمام عارضی ہیں۔ اگر تم کو علم ہے۔ کہ وہ فیصلے ناطق نہیں۔ اور تم ان جھگڑوں کو جن کا فیصلہ کر چکے ہو نظر ثانی کے لئے پھر سے اُٹھانے کے لئے تیار ہو۔ تو یاد رکھو۔ کہ تمہاری قوت استدلال کبھی مضبوط اور نفیس نہیں بنے گی۔

اگر تم قطعی اور ناطق فیصلے کرتے ہو۔ اور اپنے پس پشت تمام پلوں کو خاک سیاہ کر دیتے ہو۔ اگر تم جانتے ہو کہ خراب اور خام استدلال کے نتائج تم کو بھگتنے پڑیں گے۔ تو تم ضرور زیادہ محتاط بن جاؤ گے۔ اور جتنا تم اپنی قوت استدلال پر اعتبار کرو گے۔ اس پر انحصار کرو گے۔ اور اس کا استعمال کرو گے اتنا ہی تمہاری قوت استدلال بہتر بنے گی ؎

عزم بالجزم چاہیئے دل میں
کوئی مشکل اڑی نہیں رہتی

باب دہم

غیر متوقع باتوں سے ہی لیاقت کا موازنہ ہوتا ہے

"رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ پس جانے کے بعد"

سرکاری جنگی جہازوں کے لئے جو توپیں بنائی جاتی ہیں۔ ان کو کام میں لانے سے پہلے سینڈی ہک کے مقام پر لے جاتے ہیں۔ وہاں صرف یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ ٹوٹ تو نہ جائینگی۔ ان میں معمولی مقدار سے زیادہ گولہ بارود بھر کر چلایا جاتا ہے۔ بہت سی توپیں اس امتحان میں ٹوٹ جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر معمولی مقدار کے مطابق ان سے کام لیا جاوے۔ تو وہ ہرگز نہ ٹوٹیں۔ لیکن سرکار کو یقینی طور پر پتہ لگنا ضروری ہے۔ کہ اگر کوئی غیر متوقع بات آن پڑے۔ تو وہ توپیں کام دے سکینگی کہ نہیں +

ہر ایک انجن میں ہمیشہ معمولی اور ضروری "گھوڑوں کی طاقت" سے زیادہ طاقت ذخیرہ میں رکھی جاتی ہے اگر تم فرمایش کرتے ہو۔ کہ تمہارے لئے بیس گھوڑوں کی طاقت کا انجن تیار کیا جاوے۔ تو انجن ساز تیس گھوڑوں کی طاقت والا انجن بنائیگا۔ جس میں دس گھوڑوں کی طاقت کا ذخیرہ مخفی رہتا ہے۔ اگرچہ معمولی ضروریات کے لئے اس قدر ذخیرۂ طاقت درکار نہیں۔ لیکن انجن ساز کا فرض ہے۔ کہ غیر متوقع کاموں کے لئے پہلے ہی سے انتظام کر رکھے۔ اس کو اس امر کا یقین ہونا چاہئے کہ اس کے بنائے ہوئے انجن میں معمولی قوت سے زائد طاقت موجود ہے +

گلاسگو کے ایک کارخانۂ جہاز سازی میں مَیں نے ایک بڑی سوراخ کرنے والی مشین دیکھی۔ اس مشین کی بڑی بڑی فولادی انگلیاں سخت اور موٹی موٹی فولادی چادروں میں سے ایسی آسانی کے ساتھ وار پار جاتی تھیں۔ جیسے باورچی کی انگلیاں خمیرے آٹے میں سے گذرا کرتی ہیں۔ سوراخ کرنے وقت اس بڑی مشین میں سے کوئی آواز تصادم کی پیدا نہیں ہوتی تھی۔ اس راز کو معلوم کرنے کی کوشش پر مجھے مشین میں لگا ہُوا ایک بہت بڑا چرخ توازن ملا۔ جس میں ضروری طاقت سے زیادہ طاقت جمع رہتی تھی۔ اور جس کی وجہ سے سوراخ کرتے وقت تباہ کن تصادم کی تقسیم مساوی طریق سے ہوتی رہتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوتا تھا۔ کہ جب فولادی انگلیاں فولادی چادروں پر پڑتی تھیں۔ تو ان کا اٹکنا یا اِدھر اُدھر جانا ناممکن ہو جاتا تھا۔ وہ صاف طور پر وار پار اِس طرف سے اُس طرف گذرتی رہتی تھیں۔ اور ظاہرا طور پر یہ کام بڑی آسانی سے ہوتا ہُوا معلوم دیتا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ چرخ توازن میں جمع کی ہوئی طاقت فولادی چادر کی رکاوٹ کی طاقت سے بہت بڑھ چڑھ کر تھی +

جس شخص میں بہت زیادہ دماغی طاقت مخفی ہے۔ جس کی قوت فیصلہ صحیح توازن قائم کر سکتی ہے۔ اور جس کا کیریکٹر جنچا تلا ہے۔ وہ خطرات اور غیر متوقع حالات میں جبکہ خام اور سطحی طاقت والے آدمی بالکل گھبرا جایا کرتے ہیں۔ کبھی نہیں لڑکھڑاتا +

بڑے بڑے سوداگروں کو اس بات کا علم ہے۔ کہ ان کے بہت سے ملازم آسودہ حالی اور دولت کی کثرت کے وقت میں کاروبار چلا سکتے ہیں۔ لیکن مشکل وقتوں اور خطرات کی حالت میں جبکہ بغیر کسی بڑے مخفی سرمایہ کے لوگ بالکل تباہ ہو جایا کرتے ہیں۔ ضرورت ہوتی ہے ایسے آدمی کی جس کو مالی جرنیل کہا جاتا ہے۔ یا جس کا سر بڑا لمبا۔ ہوشیار۔ سخت اور ہموار ہو +

بڑے کاروباری آدمی کو دوسروں سے ممیز و ممتاز کرنے والی بات صرف یہی نہیں کہ اس کا علم تجربہ یا کاروبار کی عملی طاقت زیادہ ہو۔ بلکہ ایک وہ تیز مخفی طاقت بھی ہے۔ جس کا احساس اس کے واقف کاروں کو ہوتا رہتا ہے۔ اور اس طاقت کو وہ کسی بڑے کاروباری نازک وقت پر عمل میں لائیگا۔ آدمی کے لیئے یہ مخفی طاقت وہی فائدہ رکھتی ہے۔ جو ساہوکارے کی کوٹھیوں کے حق میں پس انداز کی ہوئی نقدی کی بڑی رقم رکھتی ہے +

کیا وجہ ہے کہ بہت سے آدمی زندگی بھر میں بہت تھوڑا سا کام کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے لیئے بہت بڑا کام کرسکنا ممکن ہوتا ہے۔ یہی کہ اُن کے پاس مخفی طاقت کا سرمایہ کم ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ معمولی اور روزانہ کاروبار کے علاوہ اور کسی بڑی بات کے لئے تیاری کرنے میں وقت صرف نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے تمام کے تمام وسائل و ذرائع معمولی کاروبار ہی کی تکمیل میں صرف کر بیٹھتے ہیں۔ ان میں غیر متوقع موقعوں کے لیئے دماغی تجربہ طاقت یا ترتیب نہیں ہوتی۔ چنانچہ جب کبھی کوئی غیر معمولی بات وقوع میں آتی ہے۔ یا جب کوئی نازک وقت سختی و خطرے کا پیش آتا ہے۔ تو وہ دھکے کھاتے ہوئے سایۂ دیوار ہی میں پناہ گزین ہونا غنیمت جانتے ہیں +

ایک دفعہ مجھے ایک قصبہ میں جانے کا اتفاق ہُوا۔ میرے وہاں جانے سے ایک دن پہلے ایک بڑا سخت طوفانِ باد وہاں آیا تھا۔ اس شہر میں سوائے مضبوط اور سخت عمارتوں کے تمام کمزور بوسیدہ درخت اور ہلکی کمزور عمارتیں غرضیکہ ہر بودی اور ڈگمگانے والی چیز اس سخت طوفان کی نذر ہوگئی تھی۔ سختی اور مصیبت کے زمانہ میں سب سے کمزور لوگ ہی سب سے پہلے مصیبت کا شکار ہُوا کرتے ہیں۔ جو کمزور ہوتے ہیں۔ جن لوگوں میں کاروبار کی لیاقت نہیں ہوتی۔ یا جن کے پاس سرمایہ

تجربہ اور کاروباری سمجھ بوجھ کی مخفی طاقت کم ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو نازک زمانہ کے طوفانی ہاتھ باہر اکھاڑ کر پھینک دیتے ہیں۔ امریکہ میں آخری دفعہ جب کاروبار کے متعلق خطرہ پھیلا۔ تو ہزاروں کمزور کاروباری آدمی تباہ ہوگئے۔ کیونکہ ان میں سرمایہ اور تجربہ کی مخفی طاقت موجود نہیں تھی۔ بریڈسٹریٹ نے جو آخری تخمینہ لگایا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ 33 فیصدی ناکامیاں گذشتہ آٹھ سال کے اندر محض ناکافی سرمایہ کی وجہ سے وقوع میں آئیں۔ معمولی حالات میں بہت سے ناکامیاب لوگوں کے کاروبار کا چلتے رہنا ممکن تھا۔ جن بنکوں میں کافی سرمایہ پس انداز نہیں ہوتا۔ وہی بگڑا کرتے ہیں۔ "بوجہ پس انداز سرمایہ نہ ہونے کے ناکامیاب رہا" یہ کتبہ ہزارہا ناکامیاب لوگوں کی قبروں پر لگانے کے لئے مناسب اور موزوں ہے +

یہی اصول بڑی بڑی متعدی بیماریوں میں بھی کارفرما ہے۔ جن شخصوں میں جسمانی طاقت کا اندوختہ کم ہوتا ہے۔ اور بیماری کی روک تھام کرنے کی طاقت بہت کم ہوتی ہے۔ وہ سب سے پہلے بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔ اس کے حملوں سے صرف مضبوط طاقتور اور تنومند آدمی ہی بچا کرتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کو ہم سب جانتے ہیں۔ جن کی پس پشت کوئی اندوختہ طاقت کوئی ذخیرۂ معلومات۔ کوئی خاص قسم کی تربیت و تعلیم کوئی بڑا دماغی سرمایہ صرف کرنے کے لئے نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ اپنی زندگی میں اپنی پونجی روزانہ صرف کرتے رہتے ہیں +

زندگی میں ایسے ایسے نازک وقت اور غیر متوقع موقعے پیش آتے رہتے ہیں۔ جن پر بڑے سرمایہ۔ عظیم قوت رفتار اور زبردست مقابلہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر یہ باتیں وقت پر موجود نہیں پائی جاتیں۔ تو تباہی و زوال لازمی طور پر آمنہ دکھاتے ہیں روزانہ ضروریات کے لئے قواء بدنی اور دیگر لیاقتیں اگر موجود ہیں۔ تو بڑی اچھی بات ہے۔ مگر غیر متوقع معاملات کے لئے ایک اور قسم کی اور مختلف درجہ کی طاقت کی

ضرورت ہے +

جو سوداگر بطور شاگرد پیشہ کے کام شروع کر کے تدریجاً ترقی کے مقام اعلےٰ تک پہنچتا ہے۔ وہ ایسا تجربہ اور سرمایہ جمع کر لیتا ہے۔ جو کسی نازک تجارتی موقعہ پیش آنے پر اس کے آڑے آتا ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ اندوختہ اور سرمایہ ہی وہ چیزیں ہیں جو وقت پڑے پر کام آتی ہیں +

اکثر اوقات جنگ کی فیصلہ کن طاقت لڑائی کے موقعہ پر قوم کی باقاعدہ فوج میں نہیں پائی جاتی۔ بلکہ اس ریزرو فوج میں پائی جاتی ہے۔ جو بوقت ضرورت میدان کارزار میں بُلائی جاسکتی ہے۔ بڑے بڑے جرنیلوں نے اکثر اوقات صرف اس وجہ سے فتح پائی ہے۔ کہ ان کے پاس نازک وقت کے لئے اعلےٰ درجہ کی فوج اور بہترین ذخیرۂ خوراک جمع تھا۔ برخلاف اس کے جو جرنیل لڑائی میں اپنے ہر ایک آدمی کو لڑاتا ہے۔ اور کوچ کے دوران ہی میں گھوڑوں کے گھاس دانہ کا بندوبست کرتا ہے۔ اس کے لئے کامیابی کا بہت تھوڑا موقعہ ہے۔ واٹرلو کی جنگ میں جو ولنگٹن کو فتح ہوئی۔ وہ ولنگٹن کی اپنی کسی خاص اعلےٰ قابلیت کی بدولت نہیں ہوئی۔ بلکہ اس ریزرو فوج کی بدولت نصیب ہوئی۔ جو بلوچر اور اس کے تیس ہزار جرمن سپاہیوں کی شکل میں بروقت آ پہنچی۔ اس موقع پر نپولین کی ریزرو فوج دیر سے پہنچی۔ بروقت آ پہنچنا ولنگٹن کے حق میں مفید اور بعد از وقت آنا نپولین کے لئے مضر ثابت ہُوا۔ جس آدمی کے پاس محفوظ سرمایہ نہیں اس کے لئے ہر شکست واٹرلو کی شکست ہے +

بہت سے زن و مرد اپنی زندگی میں بالکل ناکامیاب رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ذخیرہ طاقت پس انداز نہیں کرتے۔ وہ اپنے آپ کو اپنے موجودہ کام سے بڑا نہیں بناتے۔ نہ ہی وہ جسمانی طاقت اور کارآمد معلومات و تجربات کا سرمایہ جمع کرتے ہیں۔ جو غیر معمولی ضرورت یا نازک موقعہ پیش آنے پر کام آسکے +

فرانسیسی اور جرمن جنگ کی تیاری کے لئے جس میں نپولین سوئم اور اس کی سلطنت کا تختہ اُلٹ گیا جو طریقہ **وان مالٹکے** نے اختیار کیا تھا۔ اس سے بڑھ کر تاریخ میں کوئی اعلےٰ نظیر سیاسی پیش بینی اور غالب رہنے والی ریزروطاقت کی صلاحیت پر تعمیر کی ہوئی نہیں ملتی ÷

لڑائی شروع ہونے سے تیرہ سال پہلے ہی اس نے ہر تفصیل پر غور کر لیا تھا۔ ہر ایک فوجی افسر اور ریزروگارڈ کے ہر ایک آدمی کے پاس لکھی ہوئی یا چھپی ہوئی ہدایات اس مطلب کی موجود تھیں۔ کہ اگر لڑائی شروع ہو تو کیا کرنا ضروری ہے۔ سلطنت کے ہر کمانڈر کے پاس خاص اور راز کی باتیں سر بہ مُہر لفافوں میں بند موجود تھیں۔ جن میں افواج کی ہر نقل وحرکت اور ترتیب کے متعلق ہدایات تھیں۔ جن کی تعمیل احکام موصول ہونے پر کرنا ضروری تھا۔ فوجی رسد وغیرہ کے ذخیرے بھی صرف ان جگہوں میں رکھے گئے تھے۔ جہاں سے ان کا استعمال بغیر کسی توقف کے ہو سکتا ہو۔ اور بحالت جنگ رسل و رسائل کی آسانیوں کا سلسلہ تھوڑی سی دیر کے لئے بھی منقطع نہ ہونے پائے۔ اس تیرہ سال کے عرصہ میں وان مالٹکے اس پروگرام کو ادل بدل کرتا اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق بناتا رہا۔ تاکہ جس وقت بھی لڑائی شروع ہو پروگرام بالکل تیار ملے کہتے ہیں کہ آخری تجاویز جو ۱۸۷۰ء میں عمل میں لائی گئیں۔ وہ ۱۸۶۸ء میں بنائی گئی تھیں۔ سب سے پہلی تجاویز ۱۸۵۷ء میں تیار ہوئی تھیں۔ جرمنی کی افواج عظیم کی نقل وحرکت اس اُستادِ فن حرب اور ماہر جنگ شخص کی رہنمائی میں مثل گھڑی کی رفتار کے باقاعدہ ہوتی رہیں۔ وان مالٹکے کی دقیق پُراسرار دانشمندانہ اور مدبرانہ تدابیر کے مقابلہ میں فرانس کا محکمہ جنگ کتنا کریہہ المنظر اور بدصورت نظر آتا ہے۔ وان مالٹکے نے کوئی ایک بات بھی چانس پر نہ چھوڑی۔ اور فرانس والوں نے ہر ایک بات اس خیال سے التوا میں رکھ چھوڑی کہ جیسا موقعہ آئیگا دیکھا جائیگا۔ فرانسیسی افسر سرحد

پر سے جنرل ہیڈ کوارٹر کو تار دیتے ہیں۔ کہ ذخیرہ رسد وغیرہ ان کے پاس نہیں۔ خیمہ۔ تنبو۔ قنات موجود نہیں۔ فوجوں کے تمام آدمی حاضر نہیں۔ ہر بات میں ایسی گڑبڑ تھی۔ کہ کسی جگہ بھی فرانسیسی فوج دشمن کا لگا نہیں کھا سکتی تھی۔ ہر جگہ تدبیر میں جرنیلی میں ہوشیاری میں دماغی قابلیت میں جرمن فوج ان سے سبقت لے گئی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ فرانس کی وہ درگت ہوئی جو اس سے پہلے کسی قوم کی نہیں ہوئی تھی۔ **واشنگٹن۔ لنکن۔ گلیڈسٹون۔ ڈزرائلی** جیسے اشخاص میں جو اتنی بڑی طاقت پائی جاتی تھی۔ وہ اسی ایک بات کی بدولت تھی۔ کہ انہوں نے فتح کے سالوں میں ذخیرۂ طاقت جمع کر لیا۔ اور اپنے اندر ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کی عادت پیدا کر لی +

کسی مشہور و مستند کتاب کے الفاظ و سطور کے پس پشت جو ریزرو طاقت ہم کو محسوس ہوتی ہے۔ صرف وہ طاقت ہم پر بڑا اثر ڈالتی ہے۔ نہ کہ الفاظ و سطور۔ **وبسٹر** ایسے فصیح کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ہم پہ اتنا اثر نہیں کرتے۔ جتنا کہ ان الفاظ میں ضمناً اور کنایتاً کہی ہوئی باتیں اثر انداز ہوتی ہیں +

ہین کی تقریر کے جواب میں **وبسٹر** کی وہ معرکتہ الآرا تقریر جو امریکہ کی بہترین تقریر مانی جاتی ہے۔ غیر متوقع موقعہ پر زبردست محفوظ طاقت کے استعمال میں لائے جانے کی بہترین اور عظیم الشان مثال ہے۔ یہ بحث کئی دن تک ہوتی رہی تھی۔ ہین کی تقریر اس کے اپنے خیال کے مطابق ایک بہترین اور لاجواب تقریر تھی۔ **وبسٹر** کے دل کو محسوس ہوتا تھا۔ کہ ہین کی اس لاجواب تقریر کا اگلے دن ضرور جواب دینا چاہئے تیاری کے لئے کوئی وقت نہیں تھا۔ نہ اتنی فرصت تھی کہ حوالہ جات و تصدیقات دیکھی جائیں۔ اور تاریخ پڑھی جاوے۔ یا قوت حافظہ کو تر و تازہ کیا جاوے۔ حالت یہ تھی۔ کہ **وبسٹر** یکہ و تنہا۔ بے یار و مددگار اس مقام پر استادہ تھا۔ جیسے فلسفہ تاریخ کی اصطلاح

ہیں مقام توجہ الی العروج کہتے ہیں۔ اب ہر بات اس کی ریزرو طاقت پر منحصر تھی۔ یعنی جو کچھ اس نے اپنی پہلی زندگی میں جمع کیا تھا۔ وہی ایسے نازک وقت میں اس کے اٹھ آسکتا تھا۔ ظاہرا طور پر اس کی تقریر کی تیاری کا وقت صرف وہ تھا۔ جو سینٹ کی شام کے وقت برخاستگی۔ اور اگلے دن کے اجلاس کے شروع ہونے تک اس کو ملا تھا لیکن حسب قول **ویبسٹر** مصالح کا بہت سا حصہ ان مختصر نوشتہ جات یا یادداشتوں سے اس کو ملا۔ جو اس نے بڑی احتیاط کے ساتھ ایک دیگر موقعہ کے لئے تیار کئے تھے۔ اور جن کو اس نے سنبھال کر ایک دراز میں رکھ چھوڑا تھا۔ ویبسٹر کے اس وقت اور اس موقعہ کے متعلق اپنے الفاظ اس طرح ہیں۔

"جب **ہین** نے مجھ پر اور نیو انگلینڈ پر وہ حملہ کیا۔ تو میں اس کے حملہ کے جواب کے لئے تیار بر تیار تھا۔ مجھے صرف نوٹ نکال کر اپنے حافظہ کو تروتازہ کرنا تھا اگر **ہین** بالکل میرے نوٹوں کے مطابق تقریر کرنے کی کوشش کرتا۔ تو جو تقریر اس نے کی۔ اس سے بڑھ کر نہیں کر سکتا تھا۔ موقعہ پڑے پر الہام نہیں ہوا کرتے۔ کسی آدمی کو ایسا الہام نہیں ہوا۔ کم از کم مجھے تو ہر گز نہیں"۔

ویبسٹر کے دشمن **ہین** کی کامیابی پر خوشیاں منا رہے تھے۔ لیکن کانسٹی ٹیوشن کے زبردست حامی کو اپنی عظیم الشان ریزرو طاقت کا پتہ تھا۔ اور وہ ضرورت اور وقت کے موافق ایسا ثابت ہوا۔ گویا کہ یہ موقع اس کے لئے معمولی روزانہ قسم کا موقعہ تھا۔ جن لوگوں نے اس کی تقریر کو سنا ان کو ایسا محسوس ہوتا تھا۔ کہ **ویبسٹر** اس سے بھی بڑھ کر کام کرنے کے قابل تھا۔ دوران تقریر میں اس نے کسی بڑے جذبہ یا غصہ کا اظہار نہ کیا۔ الفاظ اس کے لبوں سے ایسی آسانی سے نکلتے تھے۔ کہ سامعین کو یہ محسوس نہیں ہوتا تھا۔ کہ کسی بات میں اس کا دماغ حد درجہ کا کام کر رہا ہے۔ **ہین** نے بھی جواب میں بڑی کوشش کی۔ مگر اس کی وسعت معلومات اتنی بڑھی ہوئی نہ

کافی نہیں تھی۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ سابقہ تقریر سے بڑھ چڑھ کر تقریر کر سکنے کی ریزرو طاقت اس میں موجود ہے۔ اس کی تقریر سے اس کی لیاقت کی حدود کا پتہ لگ گیا۔ اور معلوم ہو گیا کہ اس سے بڑھ کر وہ اور کچھ نہیں کر سکتا۔ ویبسٹر نے ایسی سنجیدگی اور خود ضبطی سے کام لیا۔ کہ اس کی تقریر ایک معمولی قدرتی بات معلوم ہوتی تھی اور وہ ایسا بے غم و فکر اور سرد مزاج معلوم ہوتا تھا۔ جیسے موسم گرما میں سمندر ہوتا ہے امریکہ کی ساری تاریخ میں یہ بڑا ہی شاندار منظر تھا +

اگرچہ مقدموں کی بڑی تعداد تو خاصی اچھی طرح سے چھوٹے چھوٹے وکیل چلا سکتے ہیں۔ لیکن جو قانون کے اصولوں سے اچھی طرح آشنا نہیں۔ اور تیاری بھی نہیں کرتے وہ غیر متوقع موقعوں پر ایک دوسرے کا منہ تکنے لگتے ہیں۔ مقدمہ پر مقدمہ ہارتے۔ اور غلطی پر غلطی کئے چلے جاتے ہیں۔ جس سے وہ اور ان کے موکل ہمیشہ زیر بار ہوتے رہتے ہیں +

حال ہی کا ذکر ہے۔ کہ ایک ماہر فن کے بل میں مفصلہ ذیل پر مذاق مدیں دیکھی گئیں۔ **اُجرت کارکردگی۔ ۲۵ ڈالر۔ اُجرت تعلیم کارکردگی۔ ۹۹۷۵ ڈالر۔** کام کرنے میں تو بہت تھوڑا وقت لگتا تھا۔ مگر دوسری مد میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ کس طرح سالہا سال محنت اور مشقت میں بلا کسی قسم کی آمدنی کے صرف کئے گئے۔ اور رکاوٹوں پر غالب آنے کے لئے کس قدر جدوجہد کی گئی۔ اُجرت تو اس علم اور اس لیاقت کی تھی۔ جس کی بدولت تھوڑے سے وقت میں بخوبی خوش اسلوبی کے ساتھ کام کرتا آیا تھا +

بہت سے لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اپنے اپنے پیشہ کے ماہر شخص کیوں اپنی خدمات کے عوض میں اتنی بڑی بڑی فیس چارج کرتے ہیں۔ مثلاً کیوں ایک مشہور جراح صرف ایک ہی اپریشن کے لئے پانچ ہزار یا دس ہزار ڈالر کی رقم کثیر وصول کرتا

ہے۔ یا کیوں ایلی ہوروٹ جیسا مشہور ماہر قانون صرف چند گھنٹے ایک گواہ پر جرح کرنے کے عوض میں ڈھائی ہزار ڈالر لیتا ہے۔ ایسے لوگ اس بات کو خیال میں نہیں لاتے کہ اس سرجن نے سالہا سال اس بات کے سیکھنے میں خرچ کئے ہیں۔ کہ کس طرح تیزی اور قابلیت سے ایسے مشکل اپریشن کو کیا جاوے۔ جس سے کسی کی جان کا بچاؤ ہو جاوے بحالت دیگر کم ہوشیار سرجن کے ہاتھ میں اسی اپریشن سے جان جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ماہر فن سپشلسٹ کی تعلیم کا بہت سا حصّہ صرف غیر معمولی اور غیر متوقع ضرورت کے موقعوں پر کام آنے کے لئے وقف ہوتا ہے۔ جو سرجن نازک ترین اپریشن اور نادر الوقوع موقعہ کے لئے تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اس کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی ایسے موقعے ہوتے ہیں۔ جبکہ ان باتوں کا علم جن کے حصول کا معمولی سرجن نے زیادہ خیال نہیں کیا۔ جان بچانے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ ایسے کئی سرجن موجود ہیں۔ جن کو اپنی ساری عملی زندگی میں جراحی کے ایسے غیر معمولی کیس ایک درجن سے زیادہ نہیں ملے ہیں۔ جن میں اعلےٰ قابلیت اور لیاقت درکار ہوتی ہے۔ صرف انہی سخت خطرناک اپریشنوں کی بدولت ان کی شہرت کی بنیاد پڑی۔ اور انہی میں ان کو بڑی بڑی فیسیں مل سکیں *

جس وقت صرف زندگی اتنی ہی باقی ہوتی ہے۔ جس کو رمق کہتے ہیں۔ اس وقت صرف اچھّے سرجن ہی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس غیر متوقع موقعہ پر نازک اپریشن کرنے کے لئے کسی ماہر فن اور ایسے اعلےٰ درجہ کے اپریشن کرنے والے کی تلاش ہوتی ہے۔ جس کو اناٹومی علم تشریح الاعضاء اچھے سرجن کی نسبت کچھ زیادہ آتی ہے جو دل کا ذرا زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ جو نشتر ذرا زیادہ صفائی سے چلا سکتا ہے۔ اور جس کی تعلیم ذرا زیادہ اچھی ہوتی ہے۔ ذرا خیال کرو۔ کہ نوجوان سرجن کی زندگی میں ایک نازک موقع پیش آیا ہے۔ اور ایک قیمتی جان اپریشن کرنے والے ہنر پر اس